دہکتے احساس

(نظمیں)

www.khrooj.com

شہزادۂ فصیح البیان

مؤلف

السید محمد جعفر الزمان نقوی

Www.khrooj.com

مصنف کا نام : سرکار السید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

کتاب : دہکتے احساس

مرتب : مہتاب اذفر

تکنیکی معاونین : علی رضا، بلال حسین

سنۂ اشاعت : 2016ء

تعداد : 500

ایڈیشن : اول

پرنٹرز : فدک پرنٹنگ پریس لاہور

پبلشرز : القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی

کمرہ نمبر 11 اے اینڈ کے چیمبر 14 ویسٹ اینڈ وہارف روڈ

کراچی نمبر 2 پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان

فون نمبر 021-3 220537,32311979,32311482

Email: klbehaider@yahoo.com

ملنے کا پتہ : المنتظرین پبلی کیشنز جمن شاہ ضلع لیہ

فون نمبر 0606460259

ویب سائٹ : www.Khrooj.com

ای میل۔ Email.jammanshah@gmail.com

ISBN-969-8806

www.khrooj.com

انڈکس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	بیاد سرکار السید محمد جعفرؒ الزمان نقوی	2
2	نقوش ہستی	6
3	خوش فہمی	14
4	یاسیت	18
5	شکستنی	22
6	نمود	25
7	عشق ہوس سوار	27
8	فردِ محض	36
9	چراغِ ہستی	39
10	نقطۂ آغازِ حیات	41
11	سالِ رفتہ	49
12	شادیٔ مرگ	51
13	برتھ ڈے	54
14	وقت	56

www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
64	سرابی سوچ	15
67	بلند پستی	16
79	مسجد ولیب	17
84	احساس	18
86	اظہارِ حیات	19
88	کشمکش	20
90	بہ حضورِ کیواں	21
94	تقاضائے عصر	22
98	صیحہء ثورہ	23
106	آ ثار وموثر	24
109	بے ذوقی	25
110	ارتقائے شعر	26
116	بچپن کی تصویر	27
119	تصویر مستقبل	28
122	بدبہءِ قلم	29
123	خوش خیالی	30

www.khrooj.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
31	فرمانِ عشق	129
32	صدقِ جنوں	131
33	عقل و جوانی	134
34	کسیلی لذت	137
35	وحشت	140
36	من مورت	142
37	پگوڈا دیوی	145
38	عیادت	151
39	ماضی	154
40	وہ لمحہ	157
41	ترچھی سوچ	160
42	ایک جھلک	163
43	دھندلکا	166
44	قبل از وقت	169
45	حسرتِ ناکام	172
46	پیار نہ کر	175

www.khrooj.com

Www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
178	چلمنِ ماضی	47
181	یادش بخیر	48
183	اجنبی	49
187	کشاکش	50
189	موزوں غرور	51
192	لمحہءِ فراق	52
194	بہارِ رفتہ	53
196	اقدارِ فکر	54
199	چشمِ طلب	55
203	فکرِ امروز	56
208	کربِ نظر	57
212	فطرت	58
214	امیدِ یاس	59
218	سپردگی	60
219	زہر خیال	61
222	تُو	62

Www.khrooj.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
63	جہانِ نو	224
64	یادِ شجر	226
65	زندگی	233
66	حساس گنہگار	236
67	خیال کا سفر	246
68	سگریٹ	250
69	انسان کے دو روپ	254
70	تعزیت	260
71	تصفیہ	266
72	اندوہِ دروں	269
73	معذرت خواہی	273
74	دوست کے نام	278
75	سالگرہ	283
76	گنگ محل	289
77	احساسِ ندامت	292
78	منافقت	293

www.khrooj.com

Www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
294	جسم و روح	79
298	مجبوریاں	80
304	قصور وار	81
307	تلاش	82
312	دل شکنی	83
313	خاک	84
318	آفتاب	85
324	خورشید	86
329	آزادی	87
331	برعکس میری ماں	88
334	مفہومِ فراق	89
335	علم الاخلاق	90
339	خواہش	91
341	سنہری منزل	92
347	بے نیازی	93
349	امید فردا	94

Www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
351	ردِّ عمل	95
354	منزلِ گم کشتہ	96
356	عہدِ وفا	97
359	مآلِ آرزو	98
364	انفرادیت	99
367	حاصلِ مراد	100
371	چہرہ	101
374	حصولِ مسرت	102
376	یاس	103
378	بچپن	104
380	بے برگ	105
382	قناعت	106
384	بدگمانی	107
386	ہار جیت	108
388	شاہکار	109
389	سزائے موت	110

Www.khrooj.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
111	سمِیّت	396
112	شکریہ	398
113	امیدِ سحر	401
114	گوسفند	405
115	غروبِ آفتاب	408
116	احساسِ غم	410
117	مرگِ ناگہاں	413
118	درد	416
119	شرابِ طہور	419
120	میرے بعد	422
121	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات	424

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

زیست کی مانگ میں سیندور سجانے کے لئے
اپنے دہکے ہوئے احساس اُٹھا لایا ہوں

جعفر نقوی

www.khrooj.com

بیاد

مرشد شہزادہ سرکار السید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

میں کہاں کہاں نہ پھرا کیا تیرے نقش پا کے سراغ میں
میرے روز و شب کے سبھی سفر تیرے پاک رخ کی طلب میں تھے
میری شہر شہر مسافتیں میری دشت دشت سیاحتیں
میری بحر بحر شناوری تیری کھوج تیری تلاش میں

تجھے دیکھنے کی دعائیں مانگتے کتنی صدیاں گزر گئیں
تیری انتظار میں کٹ گئے کئی سال عمر عزیز کے
دل نامراد کو کل بھی تیرے پلٹ کے آنے کی آس تھی
دل غم نصیب ہے آج بھی تیرے راستوں میں بچھا ہوا

www.khrooj.com

وہ جو میرے ساتھ کے راہ رو تھے وہ منزلوں پہ پہنچ گئے
مگر ایک میں ہوں کہ آج بھی تیری جستجو کا اسیر ہوں
میری چشم نم میں جدائیوں کے اداس لمحوں کا کرب ہے
میرے راستوں میں دکھوں کی دھول صعوبتوں کے ببول ہیں

یہ قدم قدم پہ خلیج درد یہ گام گام پہ کوہ غم
مجھے کیا خبر تھی تیری طلب مجھے عمر بھر کا خواب ہے
تیری آرزو کے سفر میں میرے لئے فنا کا پیام ہے

میری کتنی اجلی دوپہریں گہری سیاہ راتوں میں ڈھل گئیں
میرے دن کے پھول بکھر گئے میری شب کے رنگ ہوا ہوئے
وہ چٹان جسم پگھل گیا ...... وہ گلاب چہرہ کھنڈر ہوا

www.khrooi.com

مگر اے میرے مجھے آج تک تیرا نقش پا بھی نہ مل سکا
وہی جسم و جاں کی فسردگی وہی روز و شب کی اداسیاں
تیری دوریوں کے طویل دن مجھے لمحہ لمحہ عذاب ہیں
مجھے کیسے تیری خبر ملے ...... کوئی ہے جسے تیرا علم ہو
تیرا منتظر ہے نفس نفس کبھی دوریوں سے پلٹ کے آ

مجھے تیری قربتوں کی قسم تیرے بعد زندگی موت ہے
میری آرزو کے سہاگ مجھ کو جدائیوں کی سزا نہ دے
تجھے گزرے لمحوں کا واسطہ میرے دکھ کا کچھ تو خیال کر
مجھے ایسے گہرے الم نہ دے جنہیں جھیلنے کی سکت نہیں
کوئی ایسی راہ بتا کہ جس پہ چلوں تو تیرا وصال ہو
میری ریزہ ریزہ بکھرتی زندگی کو نصیب ثبات ہو
میری جان میرے قریب ہو

www.khrooj.com

میں دن ایسی دھوپ میں سر برہنہ کھڑا ہوں شام کے وقت بھی

تو سراپا مہر ہے اب تو میرے سلگتے دشت پہ چھاؤں کر

میرے زخم ڈھانپ میری صدا کی برہنگی کو لباس دے

یہ زوال عمر کا سخت پل یہ غروب جاں کی کٹھن گھڑی

میرے پاس آ میرے پاس بیٹھ مصیبتیں میری سہل کر

میرے قطرہ قطرہ ٹپکتے اشکوں کو پونچھ ہاتھ میں ہاتھ دے

مجھے اس گھڑی سے نجات دے

دعا گو علی رضا

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

نقوشِ ہستی

دوستو! تم میری ہستی کو غنیمت سمجھو
میری ہر سانس کو توحید کی رحمت سمجھو
میری صحبت کے ہر اک لمحے کو نعمت سمجھو
تم میرے دم سے بہاروں کی عنایت سمجھو
اور میرے بعد خزاؤں کی حکومت سمجھو
مجھ کو کھویا تو میرے دوست قیامت سمجھو

ہاں میری یاد میں مایوس نظارے ہوں گے
محو افسوس میں پھر ہاتھ تمہارے ہوں گے

www.khrooi.com

صحن گلشن میں میری ذات سمن زاری ہے
میری خوشبو ہے کہ ہر گل پہ مہک طاری ہے
پتے پتے پہ میرے پیار کی پرکاری ہے
خار و خس میں بھی میرا خون جگر جاری ہے
میرے جلوؤں سے ہر اک شئے پہ ضیا باری ہے
اکتسابات سے ہر بات میری عاری ہے

خوں فشاں بعد میرے دیدۂ شبنم ہوں گے
میری یادوں کے ہر اک ذہن میں ماتم ہوں گے

دیکھو خورشید سر بزم تمنا میں ہوں
اپنے احباب کی محفل کا اُجالا میں ہوں
روئے اقمار کو تابندگی دیتا میں ہوں
لطف خالق کا سر عصر وسیلہ میں ہوں
ڈوب کر چاند کے چہرے پہ چمکتا میں ہوں
برف زاروں میں حرارت کا ذخیرہ میں ہوں

ظلمتیں ٹوٹ کے برسیں گی میرے جانے سے
منسلک ہو گا جہاں درد کے پیمانے سے

www.khrooj.com

تم میری ذات چراغِ شب یلدا جانو
مجھ سے ہر چیز کا دِکھتا ہے سراپا جانو
اور میرا نورِ محبت ید بیضا جانو
میرے اخلاص کو محفل کا اُجالا جانو
اور میری آتش شعشہ سے سویرا جانو
رہنمائی کو مجھے خضر کا سایہ جانو

چشمِ کنعانِ چمن جب نہ مجھے پائے گی
چاہِ یوسف سے میرے جسم کی بو آئے

اپنے ماحول کی ہر شئے میں سمایا میں ہوں
جدتیں توڑ کے افلاک سے لایا میں ہوں
جملہ افکار کے ہر فرد کا سایہ میں ہوں
جن کا اپنا ہوں میں ، یا جن کا پرایا میں ہوں
ابر آذر ہوں ہر اک ذہن پہ چھایا میں ہوں
اُٹھ کے جاتا نہیں جس دل میں بھی آیا میں ہوں

جب میں جاؤں گا تو فریاد کریں گے کیا کیا
اپنے بیگانے سبھی یاد کریں گے کیا کیا

www.khrooj.com

جب میں جاؤں گا تو ہر دل میں سما جاؤں گا
اپنی یادوں کے دیئے ہر سو جلا جاؤں گا
اپنی خوشبو سبھی پھولوں میں رچا جاؤں گا
اپنی یادوں کی میں اک دنیا بسا جاؤں گا
اپنے افکار کے مینار بنا جاؤں گا
دشمن اور دوست کے دل گویا چرا جاؤں گا

دوست روئیں گے سدا میری وفاداری پر
یاد دشمن کو بھی آؤں گا روا داری پر

سب کہیں گے میرے چہرے پہ کہ رُو ہو ایسا
روئے خوشرو پہ مروّت سے وضو ہو ایسا
اور منافق بھی کہیں ظرفِ علو ہو ایسا
جس سے سیراب ہو ہر شخص سبو ہو ایسا
حسن اخلاق کا رگ رگ میں لہو ہو ایسا
میرے دشمن بھی پکاریں گے عدو ہو ایسا

مجھ پہ اضداد کے گیسو بھی پریشاں ہوں گے
مجھ کو کھو کر میرے دشمن بھی پشیماں ہوں گے

www.khrooj.com

میں تو بادل ہوں کہ برسوں گا بکھر جاؤں گا
زندگی عالم امکان میں بھر جاؤں گا
میں تو سورج ہوں کہ اُبھرا ہوں اُتر جاؤں گا
روشنی محفل احباب میں کر جاؤں گا
میں تو جھونکا ہوں کہ دھیرے سے گزر جاؤں گا
راحتیں جسم شرابور میں بھر جاؤں گا

جب میں جاؤں گا تو ہر شخص صدائیں دے گا
جل بجھی راکھ کو بے سود ہوائیں دے گا

کوئی تقریب میرے بعد نہ کامل ہو گی
سونی سونی سی یہ ماحول کی محفل ہو گی
جب کوئی فکر میری یاد سے غافل ہو گی
میری تصویر ہر اک چیز سے حاصل ہو گی
سب کی سوچوں میں میری سوچ بھی شامل ہو گی
مثل اِلہام میری یاد بھی نازل ہو گی

گر یہ اذہان میرے نقش مٹا ڈالیں گے
بام و در پھر میری تصویر بنا ڈالیں گے

www.khrooj.com

اے میرے دوست مجھے کھویا تو پچھتاؤ گے
مجھ کو ڈھونڈو گے ہر اک سمت نہ پھر پاؤ گے
خود کو مجرم بھی میرے قتل کا ٹھہراؤ گے
سر کو در سے کبھی دیوار سے ٹکراؤ گے
اور تصور میں مجھے دیکھ کے گبھراؤ گے
مجھ سے آنکھیں نہ تصور میں ملا پاؤ گے
مسکراتا ہوا چہرہ جو نظر آئے گا
خونِ دل پلکوں کی چلمن سے نتھر جائے گا
ہنس کے احباب کا ہر ظلم اٹھایا میں نے
جملہ آلام کو سینے سے لگایا میں نے
سو کے کانٹوں پہ ہر اک لمحہ بِتایا میں نے
لیکن احباب کو خوشیوں میں بسایا میں نے
خونِ دل آنکھوں سے خلوت میں بہایا میں نے
سب کو محفل میں سدا ہنس کے ہنسایا میں نے
میں نے سکھ بانٹ کے ہر دُکھ کو صدائیں دی ہیں
اپنے قاتل کی بھی دردوں میں بلائیں لی ہیں

میں چلا جاؤں گا افکار تو رہ جائیں گے
میری تخلیق کے شہکار تو رہ جائیں گے
میری تعمیر کے مینار تو رہ جائیں گے
میرے مہکے ہوئے اشجار تو رہ جائیں گے
میری آواز یہ اشعار تو رہ جائیں گے
میرے لہجے سرِ گفتار تو رہ جائیں گے
روح فطرت میرے اطوار پہ جانیں دے گی
اور میرے نام کی ہر چیز اذانیں دے گی
جب کسی ٹیپ سے آواز میری آئے گی
روح میں درد کی اک موج اُتر جائے گی
جب کسی گیت کی دھن پیار کو گرمائے گی
ہاں میرے دل کی تڑپ قلب کو برمائے گی
جب میری کاشتہ یاد عصر کو تڑپائے گی
میری خوشبو میرے ماحول کو مہکائے گی
جب کوئی شخص کسی بزم کو گرمائے گا
سب کے ہونٹوں پہ میرا نام مچل جائے گا

www.khrooj.com

دوستو جذبِ محبت کو فراواں کر لو
اکتسابات سے حکمت کو فراواں کر لو
قدرِ نعمات سے نعمت کو فراواں کر لو
میری عظمت ہی سے عزت کو فراواں کر لو
مجھ سے توحید کی رحمت کو فراواں کر لو
میں غنیمت ہوں محبت کو فراواں کر لو

مشعلیں لے لو کہ ہر گام پہ ظلمت ہو گی
ہر قدم پر تمہیں جعفرؑ کی ضرورت ہو گی

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

خوش فہمی

اتنی خوش فہمی میں اے دل تو رہا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

گل چلا جائے تو بو ساتھ چلی جاتی ہے
پھر کوئی تازہ کلی ذہن کو مہکاتی ہے
جب چلا جائے بشر یاد کہاں آتی ہے
دوستی دامن نسیاں میں سکوں پاتی ہے
خستہ قبروں سے بھلا کون وفا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے
تیرے افکار کتابوں سے چپک جائیں گے
تیرے اشعار خلاؤں میں لٹک جائیں گے
تیرے اطوار خیالوں سے بھٹک جائیں گے
تیری تصویر کو سب دیکھ کے تھک جائیں گے

www.khrooj.com

سرد جسموں سے کہاں پیار ہوا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

وقت جلاد ہے ہر کیف مٹا دیتا ہے
کوئی حالت ہو یہ اک پل میں بھلا دیتا ہے
کوئی محزوں ہو تو ہنستے ہی ہنسا دیتا ہے
کوئی مسرور اگر ہے تو رُلا دیتا ہے
ہاں بگڑتا ہے یہاں جو بھی بنا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

تیرے آلام کو سینے سے لگانے والے
ہوں گے دنیا کو تیرے عیب بتانے والے
تیری الفت کے دیئے دل میں سجانے والے
تجھ سے نفرت بھی ہیں دنیا کو سکھانے والے
بند آنکھوں سے بھلا کون حیا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

www.khrooj.com

لوگ کیا مرتے ہیں یادیں بھی تو مر جاتی ہیں
جملہ احباب کی سوچیں بھی ٹھٹھر جاتی ہیں
باتیں جب وقت کی موجوں سے گزر جاتی ہیں
سب کے اذہان کے اُس پار اتر جاتی ہیں
چند رسمیں کوئی مشکل سے ادا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

www.khrooj.com

دوست احباب تیری قبر پہ جب آئیں گے
رخ پہ ہلکی سی اداسی ہی چڑھا پائیں گے
لمحہ بھر ٹھہریں گے سوچیں گے گزر جائیں گے
ایک لمحہ بھی جو ٹھہریں گے تو گبھرائیں گے
فاتحہ قبر پہ اب کون پڑھا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

مرنے والوں سے کوئی پیار بڑھائے کیونکر
اپنے ماحول کو افسردہ بنائے کیونکر
کس کو فرصت ہے کوئی اشک بہائے کیونکر
کچی تربت پہ کوئی پھول چڑھائے کیونکر
اپنی اغراض میں ہر شخص جیا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

جب تو جائے گا تو جن ہونٹوں پہ آہیں ہوں گی
جعفرؔ ان کی تیری اشیاء پہ نگاہیں ہوں گی
تیری گردن میں بھی جس شخص کی باہیں ہوں گی
اس کی سوچیں ہوں گی اغراض کی راہیں ہوں گی
مر کے دنیا میں ہر اک شخص لٹا کرتا ہے
عمر بھر کون کسے یاد کیا کرتا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

یاسیت

اے میرے دوست نہ جینے کی دعا دے مجھ کو
میری بھیگی ہوئی آنکھوں کو تو پتھرانے دے
اب دعاؤں کا اثر ہوگا نہ درمانوں کا
موت کے گھاٹ سے اُس پار اُتر جانے دے

میرے مرنے سے ذرہ بھر نہ کمی آئے گی
سونی ہو جائے گی محفل نہ میرے جانے سے
قہقہے گونجتے پاؤ گے سدا یاروں میں
اور دھواں اُٹھے گا اک قبر کے ویرانے سے

www.khrooi.com

یونہی دامن کو بھی پھیلاتی رہیں گی راتیں
چاند تاروں میں نہ کوئی بھی کمی پاؤ گے
چاندنی بچھتی رہے گی یونہی صحراؤں میں
طربیہ نغمے ہمیشہ یونہی تم گاؤ گے

مسکرائیں گے یونہی غنچے سر فصل بہار
یوں ہی شبنم کو جوانی کے پسینے ہوں گے
چہچہائیں گے درختوں پہ پھدکتے طائر
بحر آواز میں گیتوں کے سفینے ہوں گے

میرے جانے سے بھلا کیسے کمی آئے گی
گر خلا تھوڑا سا ہو گا بھی تو بھر جائے گا
محو چند روز میں ہو جاؤں گا میں یادوں سے
پھر کوئی ذہن مجھے یاد نہ کر پائے گا

www.khrooj.com

کتنے احباب جو بچھڑے ہیں سرِ راہِ حیات
اپنی یادوں سے جنہیں ہم نے مٹا ڈالا ہے
کتنے رنگین صحیفے تھے وفاداری کے
خود جنہیں وقت کی آتش نے جلا ڈالا ہے

میرے مرنے پہ بھی اے دوست یونہی رسماً سا
چند لمحوں کیلئے سوگ منانا ہو گا
صف ماتم پہ تجھے بیٹھ کے چند لوگوں کو
ایک مرحوم کا قصہ بھی سنانا ہو گا

پھر یہی قہقہے ہونٹوں سے تیرے پھوٹیں گے
پھر یہی طنز و مزاح آپ میں عود آئے گا
پھر لطیفے تیری گفتار کی زینت ہوں گے
گیت پھر کوئی تیری بزم کو گرمائے گا

www.khrooj.com

پھر یہ گپ شپ یہ ظرافت یہ تخاطب ہو گا
پھر یہی رقصِ طرب قلب کو بہلا لے گا
یہ خیالات جو مرکوز ہیں اب جعفرؔ پر
ان خیالات کو پھر کوئی تو پھسلا لے گا

اے میرے دوست نہ جینے کی دعا دے مجھ کو
اے میرے دوست نہ جینے کی دعا دے مجھ کو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

شِکَستنی

میری ہستی کی راہِ وسعت میں
زندگی اک حصار لگتی ہے
پھر حصول مراد کے در پر
موت بھی خوشگوار لگتی ہے

قطرہ اپنے مدوّر عالم میں
حبس جز کا شکار رہتا ہے
اپنے اندر میں گھٹ کے مرتا ہے
اپنی ''میں'' کا حصار رہتا ہے

www.khrooj.com

ٹوٹنے کی حسیں تمنا میں
کتنے خوابوں کی ضم ہیں تعبیریں
خود سے خود کو لپیٹ لینے میں
گھوم جاتی ہیں گرد زنجیریں

ٹوٹنے کا عمل حقیقت ہے
ٹوٹنا زیست ہے حرارت ہے
عام ذرہ حقیر ذرہ بھی
ٹوٹ جائے تو پھر قیامت ہے

ٹوٹنے کے عمل میں قوت ہے
ٹوٹنے سے شعور آتا ہے
دل جو ٹوٹے تو اس شکستہ میں
عرشِ اعظم سے نور آتا ہے

www.khrooj.com

ٹوٹنے کا عمل فنا تو نہیں
اس سے عالم حیات پاتے ہیں
بیج دھرتی میں ٹوٹ کر خود سے
دیو پیکر شجر اگاتے ہیں

ٹوٹنے میں بقائے ہستی ہے
موت توسیعِ مدرکات بھی ہے
زندگی ہے سلاسل جامد
اس سے آگے خطِ حیات بھی ہے

میری ہستی یہ پیکر خاکی
بذر عالم کا قید خانہ ہے
جب بھی جعفرؔ میں ٹوٹ جاؤں گا
میری ہستی میرا زمانہ ہے

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

نمود

اے سوارِ موجہءِ آلام تمثیل حباب
لمحہءِ ہستی میں ہے لپٹا ہوا تیرا شباب

منتظر ہے ایک جھونکے کا یہ اندازِ نمود
اور مرہون ہوا تیرا فنا رُستہ وجود

تیرے اندر کی ہوا جب اصل میں مل جائے گی
تب نمودِ ذات پر موج فنا لہرائے گی

ہاں وجودِ ناقہ و محمل ہے از محمل نشیں
لیلیٰءِ تعین اُٹھ جائے تو پھر کچھ بھی نہیں

www.khrooj.com

زندگی اک موت ہے اور موت ہے ابدی فنا
اور فنا کی منزل مقصود ہے بابِ بقا

ایک لمحے کیلئے سود و زیاں کیا سوچنا
دو گھڑی کے قرض پر بخت جواں کیا سوچنا

کل نمودِ کن فکاں بھی ہے حبابوں کی طرح
رقص کن ہے نیستی جعفرؔ سرابوں کی طرح

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

عشق ہوس سوار

اے سرابی عارضوں کے دَلدلستانِ شباب
اے پری اوہام جذبوں کے گلستانِ خراب

تیری دلدل میں اُگا کرتے ہیں کتنے دام زُور
کتنے دل مدہوش کرتا ہے تیرا اک نطقِ طور

اک طرف ہر پیکر زرفام لب غنچہ نژاد
جن کے زیرِ مشق رہتا ہے شعورِ کیقباد

کتنی زلفوں کے شبستاں ہیں یہاں پونم خمیر
جن کے درسِ قدس میں ہکلا کے رہ جائے ضمیر

www.khrooj.com

کتنے ہی مخمور جذبوں کو ہے چشمایا گیا
کتنی مرمر فام باہوں کو ہے گجرایا گیا

داستانِ عشرتِ امروز تب کہتے ہیں سانس
جب کبھی سیال آتش کی طرح بہتے ہیں سانس

اے ہوس کے درسِ زندہ ! دھڑکنوں کے روپ میں
غسل ہے تیرا دہکتے عارضوں کی دھوپ میں

فربہانِ کشورِ تکفیر کے اے تاجدار
طول و عرضِ کج روی جحم ہوس کے کوہسار

بے انا فطرت تیری کرتی ہے عطر دل کشید
برزخِ اوہام میں دیتی ہے عشرت کی نوید

www.khrooj.com

رات دن رہتا ہے اس کا خیر و شر سے لین دین
ہر نماز اس کی ادا ہوتی ہے یوں ذوالقبلتین

اور شریعت کے تعین سے یہ روزہ دار ہے
اُسوۂ بے دہرواں سے دائمی افطار ہے

انبساطِ نقد کے رہتی ہے یہ احرام سے
اور یہ ڈرتی ہے اُدھاری لذتوں کے نام سے

حسن کی قربت کا یہ ہر اِستعارہ دیکھ لے
یہ سلگتے سانس گن کر اِستخارہ دیکھ لے

زمزما لیتی ہے یہ بنت عنب کی گرمیاں
چوس لیتی ہے یہ چکنے پیکروں کی نرمیاں

www.khrooj.com

تلبیہ کہتی ہے بربط پر بہ رقص و نغمہ گوں
سعی میں پازیب کی جھنکار ہو عشرت فسوں

اور تصرف میں یہ رکھتی ہے تو جسم نازنیں
سوزنِ بے تار سے ہے ٹانکتی دنیا پہ دیں

اور تبذر میں سدا رکھتی ہے لب دیدہ بدن
اور یہ آنکھوں پر لٹاتی ہے اچھوتے بانکپن

لمس کی حدت میں رکھتی ہے حلاوت کے خزیں
آتشیں ہونٹوں کو دیتی ہے یہ قند آتشیں

گرم رکھتی ہے یہ غمزوں سے ہمیشہ انجمن
کِرکِرے لگتے ہیں اس کو وعظ سے بھیگے بدن

www.khrooj.com

یہ اُلٹتی ہے ہوس کے نت نئے صفحات کو
کروٹیں لینا سکھاتی ہے اُبچ جذبات کو

نیلگوں ماحول میں پلتی ہے پی پی کر خیال
اس کے ابرو پر نہیں آتا ندامت کا سوال

جاگتی ہے رات کی تنہائیوں کی جیل میں
خوش رہے یہ موتیوں اور سیپیوں کے کھیل میں

اے امیر شہر عشرت ، اے فقیہہِ دلستاں
تاجدارِ قیس و لیلیٰ حکمرانِ وامقاں

لاجوردی پیکروں سے فرد بنی چاہیے
ایک لمحے کیلئے عزلت نشینی چاہیے

وامق = چاہنے والا، عرب کی مشہور معشوقہ عذرا کا عاشق

www.khrooj.com

عشرتیں سب کچھ نہیں بت خانہءِ حالات میں
ٹھہرنا لازم بھی ہے فردوسِ امکانات میں

عشرتِ امروز کی سرگرمیاں ہیں سبز باغ
کند ہو جاتے ہیں جس سے ذوالفقارانہ دماغ

یہ بہیمی خواہشیں سوندھی ہوئی اک دھول ہیں
پیار کے جذبات پتھرائے ہوئے کچھ پھول ہیں

صرف تپتے ہونٹ ہی راحت کا سرمایہ نہیں
صرف بادہ گوں نگاہیں چین کی مایہ نہیں

لذتیں تب تک ہیں جب تک فکر کجلائی رہے
عصمتِ چشم انا جب تک غبارائی رہے

www.khrooj.com

زندگانی کی زحل دیدہ ادائیں بھی تو دیکھ
بیوگی کی نقرئی سلکی جٹائیں بھی تو دیکھ

نزع کی ان ہچکیوں میں زندگی بٹتی بھی دیکھ
ورطہءِ سکرات میں آنکھوں کی لو گھٹتی بھی دیکھ

پیار کے مخبوط رشتوں کی شکستِ حال دیکھ
چلچلاتے پیکروں کا قریہءِ اعمال دیکھ

دھوپ میں جلتی ہوئی قبروں کی ویرانی بھی دیکھ
پھر عناصر کے عجائب گھر کے زندانی بھی دیکھ

موت نے لوٹی ہے ہر اس رخ کی اقدس آبرو
سرف تھا جس رخ کی سرخی میں مصور کا لہو

www.khrooj.com

غور کر بوڑھی قضا کے دیدۂ بیباک پر
شعلہ زن ہے جو لب و رخسار کے خاشاک پر

ٹیستی ہے قہقہوں میں حسرتِ گریہ کی آنچ
کرچیانے پر مچلتی ہے جواں جسموں کی کانچ

چاندیاں بھی لازماً اُگتی ہیں کاکل زار میں
غم بھی آتش بازیاں کرتے ہیں اس تہوار میں

زندگی عہد حشیشی میں یوں پل سکتی نہیں
ہاں یہ دوشیزہ تنے رسوں پہ چل سکتی نہیں

اے ہوس ، اے بنتِ ساغر ! آلِ عشرت کی کلی
اے گٹکتے عارضوں کے خون پی پی کر پلی

www.khrooj.com

میرے فکرستاں میں تو نافذ نہ کر فقہِ یزید
عشرت امروز ہے میری شریعت سے بعید

یوں سکونِ سایہ خصلت ہاتھ آ سکتا نہیں
آدمی نجم سکونِ قلب لا سکتا نہیں

سرحد ادراک پر خامہ کی پامردی نہ لے
اس مجاہد کے تن دو چاک کی وردی نہ لے

تو مجھے جاوید لمحوں سے شناسائی تو دے
قلب یوسف کو ذرا جذبِ زلیخائی تو دے

تیری عشرت کا ملخص ہے غم تربت فشار
اس سے بہتر ہے عطا کر تو غمِ راحت سوار

رات دن کے کھیل میں جعفرؔ ہو گر ہنگامہ بیں
زندگی شمعِ اولمپک کے سوا کچھ بھی نہیں

فردِ محض

کس غلط فہمی میں الجھے ہیں خیالات تیرے
رونق گلشن ہستی یہ تیری ذات نہیں
پوری دنیا کا ہر اک فرد اکیلا ہے یہاں
تجھ سے وابستہ بھری دنیا کے حالات نہیں

مرنے والے تو شب و روز مرا کرتے ہیں
صورت حال مگر کیسے بدل سکتی ہے
تو نہیں ہو گا تو کیا فرق پڑے گا اس سے
دنیا ، ہر شخص بھی مر جائے تو چل سکتی ہے

www.khrooi.com

جس سڑک سے بھی جنازوں کا گزر ہوتا ہے
رونقیں ان کی کہاں ماند ہوا کرتی ہیں
بھیڑ بھاڑ ان کی ، وہ غوغے ، وہ جواں ہنگامے
گہماگہمی کی فضائیں تو رہا کرتی ہیں

مرنے والے کو اٹھائے ہوئے لوگوں کا ہجوم
اپنی ہی ذات کے محور میں سفر کرتا ہے
ریستورانوں یا دوکانوں کا امڈ جم غفیر
ایک ہی شخص کے مرنے سے کہاں مرتا ہے

قہقہے اور حسیں گیتوں کے کندن لہجے
لاکھوں افراد کے مرنے پہ رواں رہتے ہیں
قمقمے بلب ، لپکتے ہوئے کاروں کے ہجوم
جتنے بوڑھے ہوں مگر پھر بھی جواں رہتے ہیں

لاکھوں افراد بیک وقت اگر مر جائیں
دنیا اس بات کا کب کوئی اثر لیتی ہے
یہ تو افراد کی گنتی کو بھی پورا کر کے
اپنی رونق کے اضافے کو جنم دیتی ہے

تو تو اک فرد ہے اور فرد زمانہ تو نہیں
تو ہے اک گل تیری گلشن کو ضرورت کیا ہے
پھول کھلتے ہیں ، مہکتے ہیں ، اُجڑ جاتے ہیں
جعفرؔ اک گل کی گلستاں میں حقیقت کیا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

چراغِ ہستی

جل رہا ہے دیا خموشی سے
دنیا بھر کی اُداسیاں لے کر
سہم جاتا ہے جھونکے جھونکے سے
ڈوبتی لو میں زردیاں لے کر

اپنا ہی خون پی رہا ہے یہ
دھیرے دھیرے سلگتا جاتا ہے
اتنی کمزور ہے اساسِ حیات
حسرتیں گن کے ٹمٹماتا ہے

www.khrooi.com

بجھنا تقدیر ہے مقدر کی
کوئی جھونکا اسے بجھا دے گا
تیل نے بھی تو ختم ہونا ہے
خود کو یوں بھی تو یہ مٹا دے گا

کتنا مجبور ہے چراغِ سحر
اپنی ہستی بچا نہیں سکتا
اپنی اک شب کی زندگانی کو
حسبِ منشا نبھا نہیں سکتا

جعفرؔ اب اس چراغ یک شب کو
کوئی حسرت بھی روشنی کی نہیں
دھیرے دھیرے سلگنے والے کو
کوئی خواہش بھی زندگی کی نہیں

www.khrooj.com

نقطۂِ آغازِ حیات

جب عدم سے آدمیت کو ملا اذنِ خرام
زندگانی نقطۂِ آغاز سے تھی ہمکلام

روح کے الطف لبادوں میں تھی پنہاں زندگی
عنصری تلبیس سے تاہم تھی عریاں زندگی

بے تنفس زندگی کی حلقۂِ ذر میں نمود
پیکری تخیئل کے لاگو نہ تھے اس پر قیود

اپنے مادی جسم سے نا آشنا تھی زندگی
موت سے اوجھل در آغوش بقا تھی زندگی

www.khrooj.com

حادثاتِ کن فکاں میں زیست بے نقص و وفور
زیست کیا تھی جس طرح سے آدمی کا لا شعور

زیست جیسے لوحِ قدسی پر رقم ہو آدمی
جس طرح خوابوں کے پس منظر میں ضم ہو آدمی

انفرادی سرحدوں سے دور تھا قصرِ حیات
جیسے دریا کے ضمیر گنگ میں قطروں کی بات

جی رہی تھی زندگی لیکن بہ ایمائے خصم
ذہن انساں کے تصرف میں چلے جیسے قلم

کیا اسی کو زندگی کا راز کہنا چاہیے؟
زندگی کا نقطۂ آغاز کہنا چاہیے؟

www.khrooj.com

''نہیں''

آسمانِ فکر پر ہلکی گھٹا چھانے لگی
ذہن کے ترچھے کواڑوں سے پھوار آنے لگی

اس اندھیری زیست کی گمبھیرتا دُھلنے لگی
زندگی کی زلف مشکیں پئے بہ پئے کھلنے لگی

کہر میں ملبوس نقشے سامنے آنے لگے
سوچ کے کومل فرشتے سر کو کھجلانے لگے

حجرۂ قرطاس پر نطق خرد کا در کھلا
اور قلم اپنی زباں سے بات کرنے پر تلا

اک دھواں ارواح کی دہلیز سے اٹھنے لگا
بڑھتے بڑھتے زیست کا پھر سے سراپا بن گیا

چہل قدمی کو زمیں پر آ گئی جیون پری
دوش پر اُڑتی ہوئی زلفیں نگاہیں مد بھری

سرخ ہونٹوں پر معانی اور مطالب کی مسی
رنج و غم کے ممتزج جذبوں کی رخ پر بے کسی

بے شکن رخسار اور توبہ شکن انگڑائیاں
زندگی وہ ایک پیکر اور کئی پرچھائیاں

حشر گستر ہر قدم شب خون خو ہر اک ادا
کار اور کوٹھی کے جذبوں میں مگن اندھی انا

خود بڑی خوش زندگی ، پرچھائیاں یکسر تضاد
زندگی نورانیت ، پرچھائیاں ظلمت نژاد

اصل پیکر ملکۂِ طناز جابر حکمراں
اور سبھی پرچھائیاں مایوسیاں محرومیاں

سر تا پا مجبوریاں معذوریاں لاچاریاں
ان گنت بیماریاں مزدوریاں ناداریاں

اصل پیکر عیش و ناؤ نوش ساقی اقتدار
قہقہے ، جگتیں ، کلب ، مہکار ، طاؤس و گٹار

اصل پیکر فتح کشت و خون آتش تیغ و بم
نو دموں کے زیر سایہ پئے بہ پئے اٹھتے قدم

اور وہ سائے آہ و شیون نالہ و فریاد و شور
تھرتھراتے جسم مسلے لوتھڑے وہ چاروں عور

www.khrooj.com

گندی گلیاں چیتھڑے گدڑوں کے مرہونِ کرم
سسکیاں افلاس بھوک اور پیاس لاغر جسم خم

ہاں یہاں بھی لے چکی ہے زندگی ساتوں جنم
ہاں بہ ایں آرام و راحت ، ہاں بہ ایں درد و الم

کیا یہ ہستی خواب حسرت بیز کا اک راز ہے؟
کیا یہی اس زندگی کا نقطۂ آغاز ہے؟

"نہیں"

مطلع ادراک پر سورج ہوا پھر ضو فشاں
مر مٹیں اس زندگانی کی سیاہ پرچھائیاں

www.khrooj.com

زندگی نکلی نہیں اب تک عدم آباد سے
منطقیں ٹوٹی پڑی ہیں فکر کی فریاد سے

پھر تعمق نے دیا افہام کو درس تعب
ہاں مشی فی النوم کے مصداق ہیں یہ روز و شب

زندگی جھکنے لگی پھر موت کی دہلیز پر
مردنی طاری ہوئی آورد کی ، ہر چیز پر

زندگی کربِ مسلسل ، زندگی ابدی سکوں
زندگانی منزلِ مقصود کا سوزِ دروں

زندگی احیائے باطن ، زندگی وقف ثبات
زندگی پرخار وادی میں بھٹکنے سے نجات

www.khrooj.com

زندگی آلام کے زنداں سے آدم کا ہبوط
زندگی اروح زاروں میں حقیقت کا حنوط

زندگی قید عناصر سے حقیقت میں نجات
زندگی جسدی لبادوں سے رہا ہونے کی بات

زندگانی خواب رفتہ سے جگا دینے کا نام
زندگی فانی کو فانی سے ملا دینے کا نام

زندگی قطرے کو دریا سے ملا دینے کی بات
زندگی باقی کو باقی میں کھپا دینے کی بات

اصل میں جعفرؔ یہی اس زندگی کا راز ہے
موت کیا ہے؟ زندگی کا نقطۂ آغاز ہے

www.khrooj.com

سالِ رفتہ

میں نے دیکھی اک جواں میت سر دوشِ خیال
پیکرِ حسن و شباب اور لالہءِ خونیں کفن
حسرتوں کا کارواں ماتم کناں ہے ساتھ ساتھ
خاک بر سر ، بین کرتا بے کسی کا بانکپن
محو شیون کتنی دوشیزہ امیدوں کے مزاج
مرثیہ خواں لاکھوں ارمانوں کی مضطر انجمن
درد میں ڈوبے ہوئے لاکھوں عزائم کے وجود
غش زدہ کتنے ارادے درد سے محو سجود

وا ہوئے بند کفن جب رو نمائی کیلئے
رخ پہ دیکھے میں نے لاکھوں درد جذبائے ہوئے

www.khrooj.com

زرد چہرے پر اداسی مقتلِ شوقِ حیات
بند آنکھوں میں ہزاروں خواب دفنائے ہوئے
خشک پتوں کی طرح خاموش ہونٹوں کا سکوت
سرد پیشانی میں گرم انداز برفائے ہوئے
تھیں خراشیں ناخنِ آلام کی رخسار پر
خون کی بوندیں رواں تھیں عصر کی دیوار پر

تھی ابھی پہچان کی راہوں میں چشمِ جستجو
سینکڑوں طوفان سینے میں مچل کر رہ گئے
کتنی آہیں تھیں لبوں تک آتے آتے مر گئیں
کتنے گریے تھے جو اک دامن میں ڈھل کر رہ گئے
مادرِ ایام نے رو رو کے سمجھایا مجھے
وہم کے نقشے حقیقت میں بدل کر رہ گئے
لاش یہ جعفرؔ تمہارا پیکرِ اعمال ہے
قدسیوں کے دوش پر تیرا یہ مردہ سال ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

شادیِ مرگ

لوگ مرتے ہیں مرا کرتے ہیں مر جاتے ہیں
تجھ کو مرنا ہے تو اس شان سے مرنا ہوگا
دل بھی آنکھوں کی طرح روئیں تیری میت پر
مر کے افسردہ بھری دنیا کو کرنا ہو گا
لاشہ تیرا نہ بنے بوجھ کسی کاندھے پر
مثل احساں تجھے شانوں سے گزرنا ہو گا
تیری تعظیم کو تا حشر جھکیں عصر کے سر
تیرے ماتم میں رہیں تا بہ ابد جن و بشر

بیٹھیں افکارِ جہاں آ کے صف ماتم پر
کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کی دعائیں روئیں

www.khrooi.com

مسکراتے ہوئے پھولوں کی ہوں آنکھیں پر نم
جھلملاتی ہوئی پلکوں کی گھٹائیں روئیں
بھیگیں رخسارِ سمندر بھی وفا پر تیری
تیرے انداز پہ جنت کی فضائیں روئیں
موت دلہن ہے جسے عقد میں لانا ہو گا
اپنی محبوبہ کی آغوش میں جانا ہو گا

حجلہءِ گور تو اک حسرتِ دیرینہ ہے
قبر کی سیج چھپرکھٹ کے سوا کچھ بھی نہیں
خلوتِ قبر شب وصل ہے عاشق کیلئے
اور کفن رخ پہ ، یہ گھونگھٹ کے سوا کچھ بھی نہیں
یہ تو محبوبہ کی باہوں میں ہے پیکر تیرا
قبر سیجوں کی سجاوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں
لوگ روتے ہیں مگر آج میری شادی ہے
خانہ آبادی ہے ، آبادی ہے ، آبادی ہے

www.khrooj.com

خود ہی نہلایا تو پہنایا عروسی جوڑا
ریشمی پرنیاں کتنی ہیں میرے پیکر پر
میرے ماتھے پہ ہیں سہرے کی چمکتی لڑیاں
لوگ روتے ہیں بھلا اتنے حسیں منظر پر
خطبۂ عقد کو کہتی ہے جنازہ دنیا
بین کیوں جاتے ہیں لوگوں کے مہ و اختر پر
میری بارات میرے گھر کی طرف جاتی ہے
جانے کیوں لوگوں کے رونے کی صدا آتی ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

برتھ ڈے

وقت کی تیز گام سطح پر
طرح قصرِ حیات ڈالی ہے
جس پہ ہنستے ہیں ترش رو لمحے
ایسی تعمیر پھر سنبھالی ہے

بے گچ و خشت کا یہ تاج محل
بے در و بام بنتا جاتا ہے
بے ثباتی حباب چنتی ہے
گنبد عمر سر اُٹھاتا ہے

www.khrooj.com

عمر بڑھتی ہے عمر گھٹتی ہے
کیا ضعیفی ہے نوجوانی ہے
جو ہے بیتی وہی تو باقی ہے
جو ہے باقی وہی تو فانی ہے

آج اک سالِ نو کی گردن پر
میرے ماضی کا خون آیا ہے
خوں بہا کون کس سے لے جعفرؔ
جب عدالت کا رُخ پرایا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

وقت

صحنِ ہستی منقلب طینت بہ رفتارِ فلک
وقت کے اندھے فرشتے شمر خو نوکِ پلک

وقت کی جلادگی معصوم جذبوں کی عدو
پیار کی بے عیب حوروں کیلئے چنگیز خو

وقت کیا ہے حال پیکر میں ہے بو کافور کی
وقت کیا ہے دار پر دھیمی صدا منصور کی

وقت بے آزار لمحوں کا مسلسل قتلِ عام
زندگی کے بے خطا مجرم سے پیہم انتقام

www.khrooj.com

آدمی کو آدمیت سے گرا دیتا ہے وقت
جملہ احساسات کو پل میں مٹا دیتا ہے وقت

ریشمیں پلکوں میں دُر پارے پرو دیتا ہے وقت
بین ہونٹوں کے تبسم میں سمو دیتا ہے وقت

تال پر ماتم کی پیہم ٹھمریاں گاتا ہے وقت
اور کن اکھیوں سے سدا لاشوں پہ طنزاتا ہے وقت

اور حنا مانوس ہاتھوں پر لہو ملتا ہے یہ
ہر کنوارے اشک میں رخسار پر چلتا ہے یہ

جب یتیم آواز میں محشر جوان ہونے لگے
چشم تر بھی نطق دل کی ترجماں ہونے لگے

www.khrooj.com

درد کے خونیں سمندر موجزن ہونے لگیں
سوچ کی روشن چٹانیں تیرہ تن ہونے لگیں

ناچ تگنی کا روابط کو نچا دیتا ہے وقت
باپ کو بیٹا، پسر کو ماں بھلا دیتا ہے وقت

بچپنے کی دودھیا مشعل بجھا دیتا ہے یہ
ننھی سوچوں میں تناور دکھ اُگا دیتا ہے یہ

درد گوں ہونٹوں کی قند شیر کا لطف رواں
وقت کے اشکیں نمک پاروں سے وقف صد خزاں

وقت کیفیات کی یکسانیت کا اک عدو
وقت کرتا ہے تغیر کے سمندر سے وضو

www.khrooj.com

وقت جب دیکھے ہمالہ افگن اندازِ شباب
اس کے استحکام پر کھاتا ہے پیہم پیچ و تاب

گندمی کہسار پر گرتی ہیں اک دم بجلیاں
ایمنی جلووں کی اُڑتی ہیں فلک پر دھجیاں

آفتابی حسن کو رہ رہ کے گہناتا ہے وقت
رستمی اعصاب کو رعشے سے کفناتا ہے وقت

جب کبھی نخل جوانی لے کسی ٹہنی پہ بور
برق باری کو مچل جاتا ہے اک دم نخل طور

زندگی اے شعلۂ آلام مرہونِ فنا
وقت کے میٹھے سرابوں سے ذرا دامن بچا

www.khrooj.com

بے شکن رخسار کیا ہوں گے تمہارے ترجمان
بوڑھے چہروں پر تو گن اس کے طمانچوں کے نشاں

نوجوانی کے جواں چہرے نہیں تیرا بھرم
جھرّیاں بوڑھے رُخوں کی وقت کے نقش قدم

بچپنے کی غنچگی کیا دال ہو اثبات پر
خم شدہ کمریں ہیں شاہد وقت کی ہر بات پر

شادیانے ، رقص ، سہرے ، وقت کا اک رُوپ ہے
رُوپ بھی ایسا کہ جس پر اک سنہری دھوپ ہے

تین چھ فٹ کی لحد ، کوٹھی پسند انسان کی
مرکری فانوس کی عادی نگاہیں ، تیرگی

فوم اور مخمل کے بستر کے وہ عادی نازنیں
بر زمیں ، ہاں در زمیں ، کیسے کہوں زیرِ زمیں

پھول سے رخسار اور مٹی کے بوسوں کا حصار
نرگسی آنکھیں کہ جن میں وقت کا میلا غبار

خاک پر وہ تاج سے مانوس فرقِ پر غرور
اب ذرا بیدار ہو اے آدمی کے لاشعور

ناز لا حاصل ہے بھائی! زیست کے اعزاز پر
دیکھنا پڑتا ہے مڑ کر موت کی آواز پر

زیست کیا ہے موت کے گنجان جنگل کا سفر
بیوہ روحوں کی عروسِ زیست پر گہری نظر

زیست کیا ہے نازیوں کا ایک بستی سے گزر
وقت خوں آشام ویمپائر کی بچے پر نظر

تخت کی تحریص بھی ہے موت سے غفلت بھی ہے
لمبی امیدوں سے چھوٹی عمر سے الفت بھی ہے

زیست ماضی کی لحد میں حال کی تدفین ہے
حال مستقبل کے لاشے پر رواں تلقین ہے

وقت کی انگری ہوئی زلفیں بہ خم شب زاد ہیں
اور تغیرات کیا ہیں وقت کی فریاد ہیں

وقت کے زنداں میں ہے گویا عمر قید آدمی
موت کے جبڑوں میں پلتی ہے بشر کی زندگی

www.khrooj.com

وقت کیا ہے جسم انساں میں چھپا اک ٹائم بم
زندگی ہے وقت کی رفتار کے زیرِ کرم

صرف وہ جیتا ہے جو اس وقت کو ٹھہرا سکا
دے کے فانی ، جاویدانی زندگی اپنا سکا

جعفرؔ اپنی عمر فانی کی تو قربانی تو دے
مل بھی جائے گی بقا ، پہلے تو یہ فانی تو دے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

سرابی سوچ

کیوں حقائق سے نگاہوں کو چرا بیٹھے ہو تم
کس لئے خوابوں کی دنیا کو بسا بیٹھے ہو تم

تم حقیقت ہو تمہارا خواب سے کیا ربط ہے
کس لئے خوابوں میں یوں خود کو بھلا بیٹھے ہو تم

تیری ہستی تیرا پیکر تیرا افکارِ وجود
خواب کی جلتی چتاؤں میں جلا بیٹھے ہو تم

اپنے گرد و پیش کی واضح حقیقت بھی تو دیکھ
زندگی کو دیو مالائی بنا بیٹھے ہو تم

www.khrooj.com

ہر حقیقت سر کی جانب اک رواں تلوار ہے
آنکھ بند کر لیں تو یہ تلوار رُک جائے گی کیا

آک کی املی پہ خوابوں کے چڑھا لیں گر گلاب
آم کے انداز ان باتوں سے اپنائے گی کیا

کیا تصور کی جواں جنت تیرے اوہام سے
خوش خیالی سے حقیقت کے بھی پھل لائے گی کیا

ہر طرف پھیلا ہوا صحرا یہ تپتا ریگزار
ان سرابوں سے تمہاری پیاس بجھ جائے گی کیا

ان سرابوں میں سرابی سوچ خود تیری ہی ہے
ورنہ تو بھی جانتا ہے ان کے در پردہ ہے کیا

www.khrooj.com

زندگی فلمی نہیں ، یہ تو حقیقت ہے ، یہ دیکھ
خواب کے ڈرتے ہوئے لمحوں سے واپس لوٹ آ

اپنی طبعی عمر اور طبعی ترقی بھی تو دیکھ
اور معاشرتی قیود و بند گنبد کی صدا

خوش خیالی کا سمندر نقش بر آبِ خیال
جعفرؔ اپنی سوچ کو پھر ٹھوس بنیادوں پہ لا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بلند پستی

ورطہءِ کن میں ہوئی مد و جزر کی جب نمود
مادّے کو جسم لا شئے سے ملا شئے کا وجود

گہرے گہرے سانس لے کر زندگی جینے لگی
آدمیت آکسیجن نیند میں پینے لگی

کسمسا کر آنکھ کھولی لیلیٰءِ اوقات نے
زیست کو غاروں سے کھینچا شاہد حالات نے

کن منا کر کروٹیں لینے لگی روحِ حیات
کاکلیں کھینچے چلی رخسار پر ہستی کی ذات

www.khrooj.com

کچھ نہ کچھ کرنے کی خواہش چٹکیاں لینے لگی
دجلۂ ایجاد میں سوچوں کے خس کھینے لگی

وحشتوں کے خول سے نکلے فرشتے نور کے
الفتوں کے رنگ میں اُبھرے تماشے طور کے

جنگلوں کی وحشتوں میں آ گئی موزونیت
آ گئی جیون پری کے خال و خد میں تمکنت

درد ہائے کن فکاں کی بو سر جسمِ حیات
اور بھوؤں کی قوس میں چلے چڑھی اشیاء کی بات

بھگ بھگے پیکر میں گویا گرمیءِ آغوشِ حق
جذبِ بے احساس چہرے پر صدائے جوشِ حق

www.khrooj.com

ہر طرف گہرے تعجب اور تجسس کی فضا
پوری دنیا کی ہر اک شئے بے زبان و بے صدا

حیرتِ طفلی نے کھولے باب استفہام کے
اور جواباً لب رہے خاموش فکر خام کے

ہلکی سی ٹک کر کے گھومی پھر کلید بابِ نو
چھل قدمی کو چلے افکار کے آدابِ نو

عارضانِ تازہ شستہ پر نمی ایجاد کی
فکر کے نازک سے ہونٹوں پر دمک فولاد کی

کھل گئے لاکھوں صنم خانے درِ آغوشِ نمود
مادیت کے پرس میں تڑپے ستارے کے وجود

www.khrooj.com

آدمی پر لا شعوری انقلاب آنے لگا
نوعِ انساں کے خط آئے ، اور شباب آنے لگا

رقص میں کھوسٹ تمدن تھا اُپی تلوار پر
مہرباں ہستی ہوئی پھر آتش بازار پر

حرف و معنی میں بھی ہم آغوشیاں ہونے لگیں
مطلب و مفہوم میں سرگوشیاں ہونے لگیں

حاشیہ تفصیل کا چڑھنے لگا اجمال پر
اور تھرکنے لگ گئی سلمائے فکر اس تال پر

مطلع ایجاد پر اک دم چڑھے لاکھوں قمر
جھانک کر آہن کی درزوں سے ہنسی تازہ صحر

www.khrooj.com

منہ سبھی نادار زروں کے بدخشاں بن گئے
عجز ٹوٹا ، علم کے روٹھے فرشتے من گئے

کہکشاں پر آدمی کروٹ بدل کر سو گیا
خواب میں پھیکا ہوا انساں کچھ اونچا ہو گیا

پھر تو ہر شئے کو نئے انداز سے دیکھا گیا
از سرِ نو پھر پرانی بات کو پرکھا گیا

موسموں کی نبض پر انگلی رکھی ادراک نے
ما تشاؤنَ کو دیکھا ہنس کے مشت خاک نے

کشت زارِ فکر میں اُگنے لگا اک انقلاب
بو دیئے ذروں کے آنگن میں ہزاروں آفتاب

www.khrooj.com

رات صد نوروں نہائی مانگ سے افشاں ڈھلی
صبح کاذب کی جھپک اٹھیں نگاہیں اَدھ کھلی

آسماں پر مادیت سرگوشیاں کھینے لگی
آدمی کے سانس آہن کی انا لینے لگی

چوڑیوں کی نقرئی آواز میں گایا گیا
برقِ موجِ آب سے ہستی کو طورایا گیا

ذہن کے کانٹے میں رازِ آسماں تولے گئے
گنبدِ بے در کے بے دردی سے در کھولے گئے

آدمی اپنے قمر پامال قدموں سے بڑھا
فرقِ زہرہ سے ردائے نور کو چھینا گیا

خون لاسلکی سے فصل فکر کو سینچا گیا
ابر پاروں کو نکیلیں ڈال کر کھینچا گیا

آتشی تیروں سے گردوں کی ردا چھیدی گئی
دھات کو افلاک کی پیغمبری دے دی گئی

اور تہہ بارِ تعمق وہم خم کھانے لگے
ریڑھ کی ہڈی کے منکے پور چٹخانے لگے

سارقِ ادراک نے صدیوں کی خندق پاٹ لی
دن دہاڑے جیب آثارِ قدیمہ کاٹ لی

ارتقائی مرحلوں میں فکر فرسائی ہوئی
ہڈیوں سے آدمی کی عمر پیمائی ہوئی

www.khrooi.com

ہنس پڑا علم حقائق مجمع اقمار پر
نوجوانی تمتما اٹھی لب و رخسار پر

بہہ گئے جملہ عقائد بحر ایجادات میں
راستہ گم کر چلی انسانیت اس رات میں

آدمی کا جسم سوئے آسماں جانے لگا
وامق روحانیت کو وقت گورانے لگا

روح جھک کر فوق سے پستی کا رس پینے لگی
عرش خو روحانیت مبروص سی جینے لگی

برق زاروں میں لطافت آ گئی گلزار کی
پیار کے پھولوں میں آتش آ گئی تلوار کی

www.khrooj.com

فاصلے سمٹے کہ بُعدِ آسماں جاتا رہا
آدمی سے آدمی کا فاصلہ بڑھتا گیا

خود کفیل انساں ہوا ہر دولت دارین سے
اور ہوا محروم صرف اور صرف دل کے چین سے

اقتصادی طور پر حاصل ہوئیں خوش حالیاں
پر ہوئیں قحط سکونِ قلب کی بمباریاں

گو دخیل کار نظم کوبکی میں ہو گیا
پر یہ اخلاقاً رہا دب کر تہہ تحت الثریٰ

آدمی محو ترقی خواب میں پایا گیا
خلد میں گمراہیوں کی زد میں ٹھہرایا گیا

www.khrooj.com

شہ رگِ آہن میں خوں چلنے لگا احساس کا
آدمیت کو کلیجہ لگ گیا الماس کا

امن کے پرچار کے مصحف سنا کر رہ گیا
تخلیہ میں صرف ایٹم بم بنا کر رہ گیا

آدمی کی خیر میں آئے مشینی آدمی
پر مشینی بن گیا تھا جو یقینی آدمی

کائناتِ کور پیدا کو ملیں بینائیاں
خود بشر کی چشم بینا پر پڑیں پرچھائیاں

ربڑی فیتے چہک کر کچھ گفتگو کرنے لگے
ناطقے انسانیت کے سسکیاں بھرنے لگے

www.khrooj.com

آدمی روبوٹ کے انداز میں چلنے لگا
بھٹیوں میں پیکر ذہن بشر ڈھلنے لگا

روح کی شبنم کے موتی پئے بہ پئے جمنے لگے
رحمتوں کے ڈونگرے پچھلے پہر تھمنے لگے

مرکز اغراض پر گھومی جو پرکارِ بشر
بندہ کل پرزوں کا بندہ ، بے نیازِ خیر و شر

اب ضرورت ہے کہ اِس دورِ تمرد ساز میں
کوئی ظہرانہ تو دے اس وقت کے اعزاز میں

جو مشینی آدمی کو فکر استقبال دے
آدمی کو روح کی گہرائیوں میں ڈال دے

www.khrooj.com

انفرادی منفعت کو بانٹ دے انسان پر
خیر و شر کی حد فاصل ڈال دے اذہان پر

منتشر افراد کو جو باندھ دے الطاف سے
متصِّل کر دے پرستاں کو جو کوہِ قاف سے

الفتوں کی کشت ہستی پر جو بارانی کرے
فہم میں کروبیاں کی بال جنبانی کرے

آسماں سے کھینچ لائے رودبارِ احترام
جو خدا کا نوعِ انساں کو کرے قائم مقام

اہرمن سے انتقامِ خونِ انسانی بھی لے
مادرِ گیتی کے لب سے مرثیہ خوانی بھی لے
☆

☆☆☆

www.khrooj.com

مسجد و لیب

اِدھر اقوال کی ہے نہر جاری
اُدھر اعمال کی ہے تاجداری

اِدھر الفاظ پر زیر و زبر ہیں
اُدھر الفاظ خود زیر و زبر ہیں

اِدھر مفہوم طاعت راہبی ہے
اُدھر مفہوم طاعت ایٹمی ہے

اِدھر اوہام خوردہ نظریے ہیں
اُدھر الہام گستر تجربے ہیں

www.khrooj.com

اِدھر تبلیغ حق ہے گفتگو ہے
اُدھر جویندگی ہے جستجو ہے

اِدھر محصورِ عقبیٰ خیر و شر ہے
اُدھر انسان ہی پیش نظر ہے

اِدھر ہے اعتقاف حبس پیہم
اُدھر زیرِ قدم آفاق و انجم

اِدھر اک موت ہی کی آرزو ہے
اُدھر خود زندگی کی جستجو ہے

اِدھر کچھ نظریوں کی پیروی ہے
اُدھر تحقیق کی دنیا بسی ہے

www.khrooj.com

اِدھر توحید تقریروں میں ضم ہے
اُدھر وحدت کی جانب ہر قدم ہے

اِدھر منطق کی ہر دم موشگافی
اُدھر گم کردہ سوچوں کی تلافی

اِدھر اوہام پر بنیادِ حق ہے
اُدھر ہر شئے پرکھنے کا سبق ہے

اِدھر روحانیت میں مادیت ہے
اُدھر خود مادّہ روحانیت ہے

اِدھر شبہات کا قیدی خدا ہے
اُدھر محکم ہے محکم کبریا ہے

www.khrooj.com

اِدھر جو بھی جہاں تھا بس وہیں ہے
اُدھر جو کل یہاں تھا ، اب کہیں ہے

اِدھر خود بے دلیل اوراقِ حق ہیں
دلائل کے اُدھر پیہم سبق ہیں

اِدھر جملہ عقائد ہیں شنیدہ
شنیدہ گے بود مانند دیدہ

اِدھر سینے تہی ہیں کبریا سے
اُدھر ذرے بھی روشن ہیں خدا سے

اِدھر قلب بشر ظلمت سرا ہے
اُدھر ایٹم میں نورِ کبریا ہے

www.khrooj.com

اِدھر بے یکسوئی جملہ نمازی
اُدھر وحدت میں گم ایٹم کے غازی

اِدھر لینے کی باتیں ہو رہی ہیں
اُدھر دینے کی باتیں ہو رہی ہیں

اِدھر محتاج اور عاجز بھکاری
اُدھر جبروتیت اور تاجداری

کوئی جعفرؒ بتائے حق کہاں ہے
کہ حق اب لیب میں ہے یا وہاں ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

احساس

جس سمت بھی دیکھا ہے یہ احساس ہوا ہے
کونین کی ہر چیز سے ناراض خدا ہے

اس دور میں لٹتے ہوئے انساں بھی ہیں شاہد
اس دور میں پٹتے ہوئے حیواں بھی ہیں شاہد
اس دور میں کچلے ہوئے ارماں بھی ہیں شاہد
اس دور میں دہکے ہوئے زنداں بھی ہیں شاہد
اس دور میں بکتے ہوئے ایماں بھی ہیں شاہد
اس دور میں جلتے ہوئے قرآں بھی ہیں شاہد
کونین کی ہر چیز سے ناراض خدا ہے

www.khrooj.com

ترسے ہوئے ہاتھوں سے حنا روٹھ چکی ہے
رِستے ہوئے زخموں سے دوا روٹھ چکی ہے
رکتے ہوئے سانسوں سے فضا روٹھ چکی ہے
گہنے ہوئے چہروں سے ضیا روٹھ چکی ہے
گھلتے ہوئے جسموں سے قضا روٹھ چکی ہے
بکھرے ہوئے لفظوں سے دعا روٹھ چکی ہے
کونین کی ہر چیز سے ناراض خدا ہے

غنچپائے سے ہونٹوں سے مہک روٹھ چکی ہے
مہتابی سے چہروں سے چمک روٹھ چکی ہے
بندیائی جبینوں سے دمک روٹھ چکی ہے
گجری ہوئی باہوں سے لچک روٹھ چکی ہے
احساس کی سینوں سے کسک روٹھ چکی ہے
معصوم سے پھولوں سے لہک روٹھ چکی ہے
کونین کی ہر چیز سے ناراض خدا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

اظہارِ حیات

اختصارِ عمرِ طبعی کا ہے احساسِ گراں
کس قدر اظہار سے بھر پور ہے عمرِ شرر
اختصارِ وقت کے شکووں میں کیوں گزرے یہ وقت
اتنا روشن ہو کہ بجھ جائے یہ بجھ جانے کا ڈر

مختصر لمحات پر مبنی ہے گو عمرِ حباب
پشتِ موجِ آب پر اجلال شاہانہ بھی دیکھ
تنگیِ دامانِ عمرِ مختصر کچھ بھی نہیں
جوشِ طوفاں پئے بہ پئے انداز جانانہ بھی دیکھ

www.khrooi.com

فرش گل پر مسکراتے اوس کے قطروں کو دیکھ
لمحہ بھر میں اک مکمل عمر بیتائی ہوئی
گر حیاتِ خضر دیدہ ، ایک لمحہ بھی ملے
ہے اسی لمحے پہ عمر جاویداں چھائی ہوئی

یہ بھی ہو سکتا ہے عمر جاویداں کے باوجود
زیست رہ جائے سدا محروم اظہارِ حیات
موت کو اس نعش متحرک سے گھن آنے لگے
جس میں ہوں بے جان لمحوں کے ٹھٹھرتے التفات

جعفرؔ اب تپتی ہوئی سوچوں کی لو تاباں کرو
چاہے جتنی مختصر ہو زندگی بھر پور ہو
اپنی ہستی میں سلگ اُٹھنا ہے اظہارِ حیات
ایک ہی گر سانس ہو تو زیست سے معمور ہو

www.khrooj.com

کشمکش

سسکیوں کے راستے محرومیوں کے موڑ پر
یوں ابھرتے ہیں کہ ہو جاتی ہے تکذیب حیات
رود کوہی کی طرح اٹھتا ہوا ہر اک قدم
پیچ و خم سے بے خبر کرتا ہے خود تعمیر ذات

موجِ باراں جب بہا دیتی ہے کچے جھونپڑے
کچھ نہ کچھ کرنے کی خواہش مانگتی ہے کائنات
فطرتی کمزوریاں سر پیٹتی ہیں ہر طرف
آدمی دفع ضرر میں ڈھونڈ لیتا ہے ثبات

www.khrooi.com

عالم ایجاد ہے دشت ضرورت کا شجر
چاہیے دشت ضرورت کیلئے وسعت ہنوز
آدمیت اونگھنے بیٹھے نہ در راہِ نجات
چاہیے آفاتِ ارضی کیلئے جدت ہنوز

مشکلیں آفاق سے برسیں برستی ہی رہیں
حل طلب ذہنوں کو حاصل نو بہ نو ہوں مشغلے
مشکلوں کے دشت سے اگتے ہیں اشجارِ نجات
چاہیے پیدا کریں تازہ بہ تازہ مسئلے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بہ حضورِ کیواں

اے کہ وہمستانِ ماضی کے شہِ نیرو صفات
زائچوں کی خانقاہی کے امیر بوم ذات

دبدبہ تیرا رہا ہے کشورِ اوہام میں
تو دخیل کار انساں ہے شعور عام میں

تجھ سے ہٹلر کی طرح دہشت زدہ ہیں قسمتیں
اور نحوست سے تیری وحشت زدہ ہیں قسمتیں

دست انساں کے ابھاروں میں تیرا استھان ہے
جملہ ریکھاؤں سے تیرا عقربی وجدان ہے

www.khrooj.com

تو رہا ہے آج تک اعصابِ انساں پر سوار
کچھ نہ کچھ توڑا ہے وائجر نے یہ آسیبی حصار

اے خلا کے کرمکِ شب تاب اے روشن قبا
اے اسیر مسلک خورشید اے جگنو ادا

تیرا طول و عرض بھی زیر کمند انس ہے
تو میری بھٹکی ہوئی سوچوں ہی کا ہم جنس ہے

دائرے بنتی ہوئی تیری فضائے وایگوں
تجھ پہ یہ گیسوں کے پہرے تو کہ محتاج سکوں

اور تیرے اطراف میں ہے ایک طولانی ریکارڈ
جس سے آتی ہے صدا کہ ہیلپ می ، مائی ہیلپ گاڈ

Help me, My help God

www.khrooi.com

تیری ہستی خود خلا میں بیکس و مجبور ہے
تو وہ پروانہ ہے جو شمع سے کافی دور ہے

اصل میں تیری نحوست کا ہے خود تجھ پر اثر
اور تیرے دستِ تصرف سے پرے ہے یہ بشر

تو بھی پابند مشیت ، میں بھی پابند قضا
تو بھی آتش زیر پا اور میں بھی آتش زیر پا

تیرے بھی جملہ حقائق مستعار و مستفاد
میری ہستی بھی ادھاری میں بھی بیگانہ نہاد

تجھ سے وابستہ نہیں ہے میری قسمت کا ہبوط
کر نہیں سکتا مجھے تو میری فطرت سے قنوط

www.khrooj.com

تو ہے خود سر در گریباں ، میں کہ خود در خود دخیل
میرے پاؤں عرش پیما ، میں کہ زیر پائے فیل

آدمی اپنے مقدر کا ستارہ آپ ہے
جعفرؒ اس وائجر کی اور اِس نجم ثاقب کی قسم

”نے ز دانش کامیاب و نے بہ سختی تنگدل“
”شرمسارِ کوشش برجیس و کیوانش منم“
(غالب)

﴿نوٹ﴾

جب امریکی راکٹ وائجر اول زحل پہ پہنچا اور اس نے معلومات زمین پر بھیجیں
تو یہ نظم اس سے متاثر ہو کر لکھی گئی

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

تقاضائے عصر

منتظر ہے یہ نظام پیر سن صد ہا جہات
اپنے ہر پہلو پہ لائے اک تغیر کائنات

آج اقدارِ کہن کے سر اُڑانے چاہییں
بوڑھی رسموں کیلئے اب قید خانے چاہییں

ان تعیناتِ فرسودہ کی بھی تدفین ہو
از سر نو ان تعینات کی تعیین ہو

مردہ قدروں کو لحد میں اب اتارا چاہیے
اس سماجِ ظلم پرور کو بھی دارا چاہیے

www.khrooj.com

بوڑھی بحثوں کیلئے لازم ہیں کافور و کفن
آشنائے گور قصر و غلو کی ہو انجمن

جملہ سٹھیائی ہوئی سوچیں بھی ہوں دنیا بدر
زرد رُو افکار کے اُڑتے پھریں جسموں سے سر

کھنگی ہی کھنگی ہے کیوں حصارِ عصر میں
بوڑھا پن گوندھا ہوا ہے کردگارِ عصر میں

آج خم گشتہ عقائد جو ہیں رعشے کے مریض
اب تو لازم ہے قضا کے درس سے ہوں مستفیض

شمس در عقرب تعلّم پر گہن ہے ناگزیر
نحس اکبر اعتقادوں کے بدل جائیں ضمیر

www.khrooj.com

اور نابینا ارادت کی بھی ہو گردن زنی
اور ستی ہو اجتہادی کفر کی خستہ تنی

دیو مالائی رواجوں کا گرے ہر سومنات
دقیانوسی دین داروں کے گریں لات و منات

جملہ بوڑھے فلسفے چن دیں نئی اقدار میں
بانجھ منطق کو بھی بھر دیں عصر کی دیوار میں

آج کھوسٹ علم ہیئت کو دبا دیں قبر میں
وہم خوردہ تھیوریوں کو پھر سلا دیں قبر میں

حجری ڈھانچوں کے سوا کچھ بھی نہیں علم کلام
فربہ تفسیروں کے بھی ہیں اب ِکرم پرور مشام

www.khrooj.com

اب بھی حجری دور میں محصور ہے فکر بشر
کس رہی ہے اب بھی اپنی ذات پر ہر خیر و شر

ربع مسکوں پر ہرے سورج کو آنا چاہیے
جوہری کرنوں سے ظلمت کو مٹانا چاہیے

پھر حرا کی کوکھ سے لے عدل کا سورج جنم
لوحِ کعبہ پر کریں پھر اِنّا اَعطَینا رقم

جعفرؔ ان اقدار کہنہ پر شباب آ جائے گا
نظم عالم پر نیا اک انقلاب آ جائے گا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

صیحۂ ثورہ

زبانِ خلق مجھے انقلاب کہتی ہے
قضا و قدر میرے ہمرکاب رہتی ہے

میرے مزاجی عناصر میں شعلہ گیری ہے
میرے وجود میں تاجوں کا عہد پیری ہے

میرے خمیر میں محشر بھی رو کے جیتا ہے
میرا ضمیر کہ شاہوں کا خون پیتا ہے

میں بن کے موت سدا زندگی پلاتا ہوں
گلوں کو درسِ خزاں دے کے گدگداتا ہوں

www.khrooj.com

میں ظلم و جبر میں اک اطمینان دیتا ہوں
میں سولیوں پہ کڑے امتحان دیتا ہوں

جب انتقام کا خنجر نکال لیتا ہوں
حیات و موت کو حیرت میں ڈال دیتا ہوں

ہمیشہ جرم کی صورت ہوں میں جنم لیتا
سروں سے کھیل کے ہاتھوں سے ہوں علم لیتا

ہر ایک خستہ مکاں ہے میرا زچہ خانہ
ہے جھونپڑوں کی فضاؤں میں میرا کاشانہ

ہمیشہ زرد جبینوں کا دودھ پیتا ہوں
سلگتے ذہنوں کے افکار کھا کے جیتا ہوں

www.khrooj.com

میں بکتے جسموں میں ہنس کر جوان ہوتا ہوں
اور لٹتی عصمتوں کے درمیان ہوتا ہوں

میں محنتوں کے پسینوں میں سانس لیتا ہوں
زمیں پہ گرتے نگینوں میں سانس لیتا ہوں

میں چیتھڑوں کی کُچیلی فضا میں پلتا ہوں
میں خالی جیبوں کے میدان میں ٹہلتا ہوں

ہیں پھولتی سدا افلاس سے رگیں میری
ہیں غربتوں سے سدا بھیگتی مسیں میری

میں سازشوں کے بھی لشکر اتار لیتا ہوں
بغاوتوں کو بھی بڑھ کر پکار لیتا ہوں

www.khrooj.com

میں جھونپڑوں کی قطاروں سے جب نکلتا ہوں
تو قصرِ شاہی گرا کر ہی میں سنبھلتا ہوں

میں آندھیوں کو تناور حیات دیتا ہوں
میں انتقام کو اک کائنات دیتا ہوں

تجوریوں کے دہن سے زباں چراتا ہوں
سزائیں کاٹ کے اک جوئے شیر لاتا ہوں

میں چیخ اُٹھتا ہوں تقسیم زر کی غلطی پر
ہیں چبھتے کرسی کے آگے جھکے ہوئے پیکر

ہمیشہ گود میں محرومیوں کے کھیلا ہوں
میں کشتِ زار کا سرتاج خود اکیلا ہوں

www.khrooj.com

خلافِ عدل نظاموں کی موت بھی میں ہوں
اور خضر عصر کی دزدیدہ زندگی میں ہوں

میری امنگوں پہ جسدم شباب آتا ہے
قضا بھی دھاڑتی ہے ، انقلاب آتا ہے

جب اپنے آپ کو وقف نمود کرتا ہوں
تو نسل زر کے میں چہرے کبود کرتا ہوں

میں انتقام کی دنیا اجال دیتا ہوں
اجارہ داری کی پگڑی اچھال دیتا ہوں

میں بحر نظم سے اُس پار جا کے لڑتا ہوں
تو کشتیاں سر ساحل جلا کے لڑتا ہوں

www.khrooj.com

میری غذا ہیں امارت کے بے ادا پیکر
میں جھوم جاتا ہوں اک نغمۂ تپک سن کر

میری پسند ہے بارود کی جواں خوشبو
مجھے عزیز ہیں دھوئیں کے دلربا گیسو

یہ رقص آتشِ بے باک کا جواں منظر
میں شاد رہتا ہوں توپوں کی دھڑکنیں گن کر

بشر کا خون سدا نوشِ جان کرتا ہوں
بموں کی باڑھ سے میں اور بھی نکھرتا ہوں

سلگتے شہروں سے بمبار جب گزرتے ہیں
تو بیوہ سوچوں کی رہ رہ کے مانگ بھرتے ہیں

www.khrooj.com

نہتے مفلسوں کو ٹینک جب کچلتے ہیں
تو میری فتح کے تب قہقہے نکلتے ہیں

مہکتے شہروں کو جب گوریایا جاتا ہے
تو اس جگہ میرا مشہد بنایا جاتا ہے

وہ بے گناہ جو کوڑوں کی زد میں آتے ہیں
زبانِ زخم سے میرے وہ گیت گاتے ہیں

سیاستیں میرے مدّ و جزر میں رہتی ہیں
لہو کی موجیں ہی خوش آمدید کہتی ہیں

سروں پہ چل کے میں قصرِ شہی میں جاتا ہوں
لہو سے اپنے چراغوں کی لو بڑھاتا ہوں

www.khrooj.com

اور تخت و تاج کی تابش بھی نوچ لیتا ہوں
ملوکیت کی میں گردن دبوچ لیتا ہوں

جب انتقام کی حسرت نکال لیتا ہوں
تو دوجی قسط کو میں کل پہ ٹال دیتا ہوں

نظام عصر میں تب امن مسکراتا ہے
افق پہ پھر میرا سبز آفتاب آتا ہے

یہ اونچ نیچ کی طبقاتی کشمکش کھا کر
میں بخشتا ہوں مساوات عرش سے لا کر

زمانہ کہتا ہے جعفرؔ پھر انقلاب آئے
ذرا سا ارضِ زلیخا پہ پھر شباب آئے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

آثار و مؤثر

ابو میلے ابو بھلا تتویل ہے کت کی
دیتھو یہ کنا اچھا پلنداہ ہے چھجل ہے
بیتھا ہے لئے تونت میں اک پھول گلاپی
یہ لنگ بھی پیالا ہے یہ آنتھیں ہیں یا پل ہے

ابو یہ پلندے والی تتویل ہے کت کی
یہ کت نے بنائی ہے بھلا کیتے بنی ہے
اس حیرتِ طفلی سے اُبلتی ہوئی سوچیں
معصوم سوالات کی اک پھول جھڑی ہے

ایک معصوم بچے کے سوالات، میرے ابو! بھلا یہ تصویر کس کی ہے؟ دیکھو یہ کتنا اچھا پرندہ ہے، جو اپنی چونچ میں ایک گلابی پھول لئے بیٹھا ہے، اس کا رنگ کتنا پیارا ہے اور اس کی آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں، ابو! یہ پرندے والی تصویر کس کی ہے؟ یہ کس نے بنائی ہے؟ اور یہ کیسے بنی ہے؟

www.khrooj.com

کیوں اور یہ کیسے کا دل آویز ترنم
آثار سے لیتا ہے مؤثر پہ گواہی
جاتی نہیں بے عقل طبعیات پہ سوچیں
مصنوع سے صانع کی اخذ کرتا ہے شاہی

کیسا یہ تشابہہ یہ تصادف کا حوالہ
ہر فعل سے فاعل کا پتہ پوچھ رہا ہے
فطرت میں ہیں اسلام کی مسئول نگاہیں
تخلیق سے عالم کا خدا پوچھ رہا ہے

تعمیر سے معمار تو تخلیق سے خالق
آثار و مؤثر ہی کے نقش کف پا ہیں
بے عقل طبعیات ہو ذی عقل کی خالق
عقلاً یہ کُلیّات جہالت کی عطا ہیں

www.khrooj.com

مفضول ہے تصویر تو فاضل ہے پرندہ
مفضول بھی خالق کے سوا بن نہیں سکتا

یہ دائرہءِ کن فیکوں ، اُف میری توبہ
ثابت ہے کہ جز ذاتِ خدا بن نہیں سکتا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بے ذوقی

ہے عشق خدا لذتِ احساس سے محروم
اور عشق بتاں حامل معیار نہیں ہے
میں بت سے گریزاں تو خدا مجھ سے گریزاں
اس بات سے طرفین کو انکار نہیں ہے

اصنام کے جلوے کہ کئی طور اُگا دیں
خالق ہے تو خمیازۂ اظہار نہیں ہے
دل کلمۂ طیب کا ، پڑھے کلمۂ اول
یعنی کسی خالق کا بھی اقرار نہیں ہے

بے ذوقی و بیزاریِٔ ہستی کا یہ عالم
جعفرؔ کو عقائد سے بھی اب پیار نہیں ہے

www.khrooj.com

اِرتقائے شعر

جب عدم سے شعر کو حاصل ہوا اذنِ سفر
نطق حیواں پر ہوا جذبات کا وزنی اثر

منتشر الفاظ کو احساس میں تولا گیا
قبلہءِ افکار کی دیوار کو کھولا گیا

تیکھے جذبوں کو سلیقہ خیزیاں بخشی گئیں
سرد لفظوں کو شرر آمیزیاں بخشی گئیں

فکر کی دہلیز پر الہام کو لایا گیا
اونٹ کو صحرا کی حدت دے کے بزمایا گیا

www.khrooj.com

پر خطر سفروں میں دل کی کیف سامانی ہوئی
صبر پیما راستوں پر پھر حدیٔ خوانی ہوئی

گلشن اظہار میں طوبیٰ کے گل کھلنے لگے
دفن جذبوں کو رہِ نطق نظر ملنے لگے

عشق صمت انداز کے ہونٹوں کے بخیے کھل گئے
حسن کے مایوس سائے آبِ زر میں ڈھل گئے

ہر ادا میں حشر کے انداز تاباں ہو گئے
یوسفانہ خال و خد جلووں میں رقصاں ہو گئے

ریشمیں زلفیں سرِ تحسیں شبستاں ہو گئیں
ہونٹ نخل رنگ و بو کی سرخ کلیاں ہو گئیں

www.khrooj.com

جملہ احساساتِ حسن و عشق کی وہ جملگی
روشناسِ معنیٔ اظہارِ الفت ہو گئی

اور لطافت کو نئی میزان میں لایا گیا
پھر عروضِ شعر کو بحروں میں پیمایا گیا

قافیوں کے ہم مزاج انداز کو تولا گیا
رکن واحد پر زحافوں کا بھی در کھولا گیا

پھر سببؔ کی آنچ سے اوتادؔ پھیلائے گئے
فکر کے دریا درِ اشعار پر لائے گئے

بحر کے دریا میں گردابی سجائے دائرے
دائروں سے بیسوں بحرِ بیکراں بنتے گئے

www.khrooj.com

اور حدیث حسن قدسی کو ثقاوت مل گئی
اہل بیت عشق کو ناطق شہادت مل گئی

مصحف جذبات کو ثقلین کا تحفہ ملا
نطق کو سبع معلقہ کا شرف حاصل ہوا

شعر کی گویا زباں کو طرزِ سبحانی ملی
شاعری کو فکر خنسآ کی نگہبانی ملی

مغز ہومرؔ سا ملا گہوارۂ لطف عمیق
نطشےؔ ورجلؔ کیٹؔ گوئٹےؔ سے ملے پیہم رفیق

ارضِ فکرِ حافظؔ و سعدیؔ ہوئی کشت حیات
رومیؔ فردوسیؔ قاآنیؔ سے ملا لطف ثبات

www.khrooj.com

جب کھلی غالبؔ کی سوچوں میں جواں کومل کلی
کہا کہوں شیر بلاغت شاعری پی کر پلی ہے

مامتا سی لوریاں دیتی رہی فکرِ انیسؔ
جدتیں کھا کر جواں ہونے لگی طرزِ سلیس

جب ملا دبیرؔ کا گہوارۂ نطق و بیاں
ہر رگ و پئے میں صنائع لے اُٹھے انگڑائیاں

مہملہ منقولہ ذوسخنہ وہ تجرید و تضاد
مستوی مقلوب ردالعجز و تفریق و معاد

جمع اور تضمین تطبیق و مراعات النظیر
حسن تعلیل عکس اور ایہام و تکرار و حصیر

www.khrooj.com

یوں عروس شعر کی مشاطگی ہونے لگی
حضرتِ دبیرؔ کے گھر میں یہ دلہن بن گئی

شاعری کی گود میں گل ہائے نو کھلنے لگے
وحی گستر سوچ کو رف کے پر ملنے لگے

ساحرؔ و اقبالؔ و میرؔ و جوشؔ محمودیؔ رُبا
کردگارِ شاعری ، گہوارہءِ فکر رسا

اب بھی جعفرؔ شاعری محو خرامِ ناز ہے
مختلف اذہان میں مائل بہ صد پرواز ہے

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

بچپن کی تصویر

بچپنے کی یہ میری تصویر شرح زندگی
یہ میرا مرحوم ماضی ہے بر افگندہ نقاب
زانوئے موجِ صبا پر جیسے کلیوں کا خروش
یا چرایا تھا میرے احساس نے رضواں کا خواب

گنگنا کر چھیڑتے ہیں مجھ کو یہ میرے نقوش
اور یہ قندیں لب کی جن میں انجذابِ قیل و قال
اس کے بے احساس چہرے میں قیامت جذب ہے
منہ چڑانے پر تلے ہیں یہ طلائی خد و خال

www.khrooi.com

ہر ادائے بے عمد فطرت کے دودھوں میں پلی
بے شکن چہرہ کہ جیسے عرصۂ اعراف ہو
دور تر کیفیتوں کے حلقۂ تزویر سے
سردیوں کی چاند شب میں جیسے مطلع صاف ہو

معرضِ تشبیب ہو جیسے قصیدے کی اُٹھان
غرفۂ تصویر سے یوں جھانکتا ہے بانکپن
حال کی رہزن گزیدہ زندگی کہتی ہے یہ
کاغذی چادر میں ہے یہ مردہ ماضی کا بدن

زندگی بنت تغیر صورتیں تغیر خو
اصل میں یہ آدمیت کی شکستِ فاش ہے
میرے عبرت جو تفکر نے کہا تصویر سے
وقت کے ہاتھوں حنوطائی ہوئی تو لاش ہے

سوچتا ہوں وقت کے جلاد ہاتھوں نے یہ کیوں
ریزہ ریزہ کر دیا ہے زندگی کا بانکپن
وقت نے جعفرؔ بکھیری ہیں بشر کی کرچیاں
اک سروتے سے کٹے جیسے سپاری کا بدن

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

تصویرِ مستقبل

جب تصور کی رواں سکرین پر
رقص فرماتے ہیں متحرک نقوش
مجھ کو مستقبل دکھاتا ہے خیال
لمحہءِ تعمیرِ بے بام و عروش

حلقہءِ دزداں محافظ ایک تن
خود بخود لٹنے پہ آمادہ خزیں
اپنی نیلامی کی لے کر آرزو
رُو بہ شہرِ سارقاں دُرِّ ثمیں

www.khrooj.com

ہر طرف پھیلے ہوئے ناگوں کے پھن
چار سو نشتر نہاں در آستیں
آدمیت خور ہنستی گھاٹیاں
محنت پیہم گہر گستر جبیں

سر پہ گرنے کو ہے اک وحشی چٹان
جس کو چند رسموں نے ہے روکا ہوا
کس قدر ہو گا وہ منظر درد ناک
ٹوٹنا اس آخری زنجیر کا

جب بہاریں دست شفقت کھینچ لیں
زرد پتوں کو اڑاتی ہے ہوا
کوئی مستقبل کے پاؤں تھام لے
کس شجر میں ہے خزاں کا حوصلہ

www.khrooj.com

جعفرؔ انساں نے ابھی نعمات کی
شکل نعماتی بھی پہچانی نہیں
نعمتوں کے بعد پچھتاتے ہیں لوگ
پھر پشیمانی پشیمانی نہیں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

ندبہءِ قلم

چھو گئی بربط کو جب انگلی میری
تار لمس درد سے چلا اُٹھے
آتش فرقت کی بھی حد ہو چکی
حدتِ غم سے وہ سب جھنجھلا اُٹھے

حسرتیں تارِ نفس میں گھل گئیں
بوئے رازِ درد افشانے لگی
میری سانسوں میں تھا ضم سوزِ حیات
بانسری کم ظرف تھی گانے لگی

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

خوش خیالی

اپنے ارمانوں کی لمحاتی گھنی چھاؤں میں
میں نے بے اصل تمنا کو سلا رکھا ہے

جنبش کن بھی جنہیں پورا نہیں کر سکتی
میں نے ان خوابوں کو سینے سے لگا رکھا ہے

حشر تک پیدا نہیں ہونا جنہیں گلشن میں
شاخ دل پر وہی اک پھول کھلا رکھا ہے

جن کی تکمیل میری قسمت مبہم میں نہیں
میری خوش فہمی نے وہ خواب دِکھا رکھا ہے

www.khrooj.com

شاخِ برقِ مہِ آذر ، جو نہ ہو گی پیدا
اس پہ چھوٹے سے نشیمن کو سجا رکھا ہے

بجلیاں جس کے ہر اک خوشے میں پلتی ہیں سدا
میں نے جیون کا وہی کھیت اُگا رکھا ہے

اپنی محرومیءِ لازم پہ پشیماں تو نہیں
زیست ویراں ہے تو کیا ، سوچیں بھی ویراں تو نہیں

......☆......

جسم و جاں چاہے جہنم کے تہہ بار بھی ہیں
لذت انگیز خیالات ہیں جنت کی طرح

جو اساسِ خس ہستی ہیں وہ افکار میرے
وہم مطلق ہی سہی ، ہیں تو حقیقت کی طرح

www.khrooj.com

جو سر آبِ تصور ہیں جواں تاج محل
سرف خوں ان میں بھی ہوتا ہے محبت کی طرح

جو دل آویز تصور ہے میرا عرشِ بریں
اس میں خود رہتا ہوں میں جلوۂ وحدت کی طرح

ہجر افلاک میں گیتی کا دھڑک جائے جو دل
گو ہے ناشدنی پہ ہے عشق کی لذت کی طرح

من کی دنیا کو ہی آباد کیئے رہتا ہوں
اپنے اَن دیکھے خداوند کی عظمت کی طرح

اپنی افسردہ جوانی کی عدالت میں سدا
پیش ہونا ہے مجھے جرم صداقت کی طرح

www.khrooi.com

کیا شب تار میں جگنو کا اجالا کم ہے
کچھ نہ ہونے سے کہو ان کی تمنا کم ہے

......☆......

اس تصور کے دل آویز شبستانوں میں
میرے غم دیدہ خیالات بہل جاتے ہیں

لمبی امید کے پر نور گھروندے گن کر
میرے بے ربط سے اوقات بہل جاتے ہیں

اپنی فردوس کی تصویر کشی کرنے سے
قلب مضطر کے بھی لمحات بہل جاتے ہیں

اپنی ناشدنی مسرت کا تصور کر کے
درد و آلام کے حالات بہل جاتے ہیں

www.khrooj.com

کوئی اس دل میں محبت سے قدم رکھے گا
اتنا سوچ سے مہیجات بہل جاتے ہیں

چاند اُترے گا کبھی آ کے میرے آنگن میں
اس توہم سے بھی جذبات بہل جاتے ہیں

فرض کر لینے میں ہوتی بھی ہے تکلیف کہیں
سوچ لینے میں تو اے دوست کوئی حرج نہیں

......☆......

من کی دنیا بھی وہ دنیا ہے کہ جس کو میں نے
صرف کن کہہ کے بنا ڈالا ہے یزداں کی طرح

صرف سوچیں ہیں کہ سوچوں پہ تو تعزیر نہیں
سوچ ہوتی ہے فقط شمع شبستاں کی طرح

www.khrooi.com

کاغذی پھول امیدوں کے سجا رکھے ہیں
میں نے اک عمر سے باغیچہءِ رضواں کی طرح

اپنی تاریک حویلی کی اداسی چن کر
بام و در میں نے سجائے ہیں گلستاں کی طرح

اس میں خود میں نے بسا رکھے ہیں بے ربط خیال
من کی خوش فہمی بھی ہے رحمتِ یزداں کی طرح

دل کو بہلانا تصور سے کوئی جرم نہیں
ورنہ یہ زیست ہے اک شہر خموشاں کی طرح

جعفرؔ اِس شہر خموشاں کو سجانے کیلئے
پالتا نطق ہوں میں دل کو لبھانے کیلئے

www.khrooj.com

فرمانِ عشق

اے بندگانِ خداوند عشق عز و جل
یہ فقہِ عشق ہے اے عاشقانِ عشق اجل

دلوں کو راہروِ جادۂ دروں کر دو
خیالِ اندک و بسیار کو زبوں کر دو
فقیہ عقل کو سر گشتۂ جنوں کر دو
اور فکر فردہ کی سوچوں کا کشت و خوں کر دو
اور چشم بینا پہ اک اسودی فسوں کر دو
دماغِ مصلحت آمیز واژگوں کر دو
میرے حضور معِ تاج سر نگوں کر دو

www.khrooj.com

ہر ایک تار سلاسل کو نغمگی دے دو
ہر ایک زخم بصد لب کو گیت بھی دے دو
عروجِ دار کو رقص پیمبری دے دو
کلاہِ ظلم و تشدد میں کچھ کجی دے دو
اور کھنچتی کھال پہ کوڑوں کو رقصگی دے دو
اور گوشہ ہائے صعوبت کو میکدی دے دو
محبتوں کو سر بزم بے خودی دے دو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

صدقِ جنوں

جنونِ عشق کی زد میں ہے مہر ضبط و سکوت
خبر کرو ذرا فتوے لگانے والوں کو
مزاجِ دار و رسن منتظر ہیں مدت سے
میرا پتہ ہی بتا دو زمانے والوں کو

رُشیدؔ و میثمؔ و بوذرؔ کا ہم زُباں میں ہوں
درونِ ذات میں سلمانؑ کے راز رکھتا ہوں
مجھے ہے کیونکہ معارف میں عجز کا اقرار
مزاج سلم جبین نیاز رکھتا ہوں

www.khrooi.com

میں ایک قطرہ ہوں امواج میں فنا ہو کر
سمندروں میں ہوں جویندۂ رموزِ حیات
مجھے توقع تعزیر اپنے جرم سے ہے
کہ دے رہا ہوں تغیر زدوں میں بانگ ثبات

میری زباں ہے سزاوارِ خنجر براں
کہ اس کی نوک سے ٹپکے ہیں رازہائے خفی
کہ ابلہانِ قبا پوش کی حکومت میں
میں بیچتا ہوں مئے ناب کی جواں مستی

قصاص لو کہ ہوں میں قتل کفر کا مجرم
کہ معرفت کو سکھاتا ہوں سر کشی کرنا
محبتوں کے مچلتے ہوئے سمندر میں
سکھا رہا ہوں خرد کو میں خود کشی کرنا

www.khrooj.com

میں باب عشق پہ عقلوں کے سر جھکاتا ہوں
جنوں کی عزم تلاطم سے مانگ بھرتا ہوں
میں عقل و ہوش سے جعفرؔ خموش رہتا ہوں
جنون و عالم مستی میں بات کرتا ہوں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

عقل و جوانی

اک طرف جوشِ جوانی سیلِ طوفانِ جنوں
ایک مادر زاد اندھا جذبہٴ حیوانیت
اک طرف دیوارِ عقل و ہوش آئینہ مزاج
مذہب ، اخلاق و خرد، ملکوتیت ، انسانیت

اک طرف بارود کا مدفن ذخیرہ جذبِ دل
مہلک و سفاک و آتش خو ، فنا بارِ جہاں
اک طرف اخلاقِ نرم و نازک و شبنم صفت
گلستان و گلبن و ابرِ بقا بارِ جہاں

www.khrooi.com

اک طرف بپھرے ہوئے جذبوں کا جیش سیل خو
وحشی و آوارہ ، کج رَو ، باغیءِ ایمان و دیں
اک طرف گھرے عقائد کے سلاسل طوق و غِل
غیر مرئی غیر مزحم فرض کردہ سا یقیں

اور ان دونوں کے گرد و پیش کی باغی فضا
ہم نوائے عشرتِ امروز صد عیش و نشاط
دشمن ضبط و ہوا و حامل اسبابِ عیش
دل فریب و دلکش و دل آفریں دل انبساط

اور نشاط و عیش کی ہر سو کھلی دعوت کہ جو
حامل جام جم و صہبا خمارِ کیف زا
جنت و غلمان و حورالعین خمر و سلسبیل
ہر جگہ ہر سو مہیا نقد و آساں کم بہا

www.khrooj.com

عقل و ایماں مضمحل ، احساسِ محرومی ، الم
یرغمال و نا اُمید و سرد ترسائے ہوئے
عشرت موہوم زیر وعدۂ فردہ شکوک
بے یقینی مبہم و قبروں میں دفنائے ہوئے

زُہد اور درسِ عبادت ، شرعی آئین و قیود
رنگ و روغن سے تہی جذبوں کا قتل بے محل
جعفرؔ انساں عشرتِ امروز پر مجبور ہے
ہے ثباتِ دین و ایماں صبر پیما جاں گسل

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

کسیلی لذت

دیوانگی میں لذتِ آلام کیا کہوں
مئے تلخ ہے سرورِ بہ یک جام کیا کہوں

ہر سمت ایک جلوۂ عریاں ہے رُو برو
ہر شئے میں تیرا حسن ہی رقصاں ہے رُو برو
ہر گل میں تیرا لالۂ جاناں ہے رُو برو
ہر دل کہ تیرا غمزۂ پنہاں ہے رُو برو
ہر لب کے نطق پر ہے تیرا نام کیا کہوں

www.khrooi.com

فرقت ہی میں ہے لطف ، مزا وصل میں کہاں
جو بات ہجر میں ہے ، بھلا وصل میں کہاں
جو شئے غیاب میں ہے بتا وصل میں کہاں
دوری میں جو کشش ہے سدا وصل میں کہاں
بیگانگی کا لطف سرِ عام کیا کہوں

جو لطف تلخ میں ہے حلاوت میں وہ کہاں
مئے میں جو اک نشہ ہے تو شربت میں وہ کہاں
لذت جو درد و غم میں ہے راحت میں وہ کہاں
اشکوں میں ہے جو کیف مسرت میں وہ کہاں
لطف عتابِ دوست لبِ بام کیا کہوں

لطف وداعِ دوست کی سرشاریاں نہ پوچھ
ہجر دوام دوست کی رنگینیاں نہ پوچھ
فرقت کے بیچ جو ہیں وہ بے چینیاں نہ پوچھ
دردوں میں جذبِ وصل کی سرمستیاں نہ پوچھ
کیف تصورات کے اوہام کیا کہوں

www.khrooj.com

ان اشکباریوں سے میسر سکوں نہ پوچھ
ہے کس قدر لطیف یہ سوزِ دروں نہ پوچھ
کیا اطمینان بخش ہے غم کا فسوں نہ پوچھ
ہے کس قدر لذیذ تمنا کا خوں نہ پوچھ
دکھ درد ہے حبیب کا انعام کیا کہوں

ندبے میں جو ہے لطف وہ مسکان میں نہیں
جتنا سکوں ہے درد میں امکان میں نہیں
اپنائیت غضب میں ہے احسان میں نہیں
جو یاس میں سرور ہے ایقان میں نہیں
جعفرؔ سرورِ لطف غضب فام کیا کہوں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

وحشت

میرے اعصاب پہ وحشت کی گھٹا چھائی ہے
دھوپ کی لو میں بھی اولوں کا گماں ہوتا ہے
دائرے بُنتی نگاہوں پہ ہے آسیب سوار
سروِ گلشن پہ بگولوں کا گماں ہوتا ہے

نامہ بر جب بھی کوئی تازہ خبر لاتا ہے
دل دھڑکتا ہے میری موت کا پیغام نہ ہو
آنکھ کھل جائے اگر وقت سحر وائے ہراس
دل لرزتا ہے کہ یہ تیرگیِ شام نہ ہو

www.khrooi.com

جب بھی پڑھتا ہوں کسی دوست کے چہرے کے نقوش
طرزِ اخلاص عداوت کی جھلک دیتا ہے
تشنگی جب سر ساحل جو کبھی لاتی ہے
مجھ کو احساس سر دشت پٹک دیتا ہے

داد دیتا ہے کوئی جب بھی مجھے شعروں کی
ہول اٹھتا ہے کہیں طنز کے نشتر تو نہیں
بد گمانی سر تحسین سلگ اٹھتی ہے
یہ خوشامد کے تقاطر سے کہیں تر تو نہیں

پیاس میں چشمۂ حیواں جو نظر آ جائے
خوف رہتا ہے سرابوں کا تماشا ہی نہ ہو
میں سرابوں سے دہل جاتا ہوں دریا ہی نہ ہوں
موجِ دریا پہ تمناؤں کا لاشہ ہی نہ ہو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

من مورت

دیکھا ہے میری آنکھوں نے اک درد کا منظر
رگ رگ میں میرے کرب سے محشر سا بپا ہے

اک روح کو دیکھا ہے مصائب کی گھٹا میں
چہرے پہ اُداسی کا فلک ٹوٹ پڑا ہے

انداز و ادا درد میں ڈوبے ہوئے لمحے
چشم و لب و رخسار سے غم کھیل رہا ہے

ہونٹوں کی چمک برگِ خزاں دیدہءِ گلزار
پژمردہ نگاہوں میں قیامت کی ادا ہے

www.khrooj.com

چہرہ ہے کہ امیدوں کا اک شہر خموشاں
زردی ہے کہ آلام کا اک دشت بلا ہے

وہ خال و خد ناز کے اجڑے ہوئے منظر
پیکر وہ کہ خوشیوں کا خدا کب سے خفا ہے

ٹوٹی ہوئی کشتی کے، کڑی دھوپ میں پتوار
تپتے ہوئے ہاتھوں کی کچھ ایسی ہی ادا ہے

ظاہر کا سکوں سطح سمندر کی طرح چپ
اور قعر سمندر میں سدا کرب و بلا ہے

افسردہ وہ چہرہ کہ کسی قبر کا کتبہ
مایوسی ہمہ وقت جہاں محو دعا ہے

www.khrooj.com

آنکھوں کی چمک ، بہتے ہوئے اشک کا پرتو
ہنسنے میں بھی اک درد کا طوفان چھپا ہے

مدھم سی کراہوں میں وہ ایٹم کے دھماکے
یہ درد میرا خونِ جواں چوس رہا ہے

یہ روح ہے میری ، یہ میری زیست ہے ، جاں ہے
یہ کیا ہے؟ مجسم میرے اندر کی فضا ہے

آنکھوں نے دکھائی ہے مجھے زیست کی تصویر
جعفرؔ یہ میرے من ہی کی ہستی کی ادا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

پگوڑا دیوی

تو ایک بت ہے یا اک حسن کا مجسمہ ہے
تیرے لبوں کا یہ سکتہ جو بے حرارت ہے
تیری پلک کبھی جھپکی نہ تیرا دل دھڑکا
تیرے وجود میں ٹھٹھری ہوئی عنایت ہے

غم و نشاط کا تجھ پر اثر نہیں ہوتا
تمہارے دل پہ اداسی کبھی نہیں آتی
تیرے خیال پریشاں کبھی نہیں ہوتے
اور فکر فردہ نہیں دل کو تیرے تڑپاتی

www.khrooi.com

تو بے نیاز ہے تجھ سے جو کوئی پیار کرے
سوالِ رحم و کرم سے بھی بے نیاز ہے تو
گناہ و عیب ، جزا و سزا سے عاری ہے
حساب و حشر و جہنم کا بے اثر جادو

یہ تیرے چرنوں میں سیندور کا حسین دھواں
یہ گرد و پیش کی پروانہ وار مہکاہٹ
یہ اک طلسمی سا ماحول ساحرانہ فضا
اور تیرے قدموں میں اسراریت کی اک آہٹ

فضا میں ایک خموشی سکوت کا عالم
تو بھی خموش خموشی کا پر وقار عالم
تیرے قریب سکوں سو رہا ہے میٹھی نیند
یہ راحتوں کے سمندر کا راز دار عالم

www.khrooj.com

میری طرف بھی ذرا دیکھ میں بھی آیا ہوں
کہ میرے دل کو ہے تڑپا دیا خداؤں نے
ستم رسیدہ ہوں قدرت کی تلخ گوئی کا
کہ اپنے در سے ہے ٹھکرا دیا خداؤں نے

تو دیکھ میری اداسی میری زبوں حالی
مشیتوں ہی نے میرا سکون لوٹا ہے
اجاڑ ڈالا ہے مجھ کو میرے خداؤں نے
کہ میرے سر پہ مشیت کا کوہ ٹوٹا ہے

خدا بھی دیکھ رہا تھا بڑی متانت سے
اور فصل گل میں میرا آشیاں سلگتا رہا
میرے وجود پہ اک صاعقہ برستی رہی
بھری بہار تھی اور گلستاں سلگتا رہا

www.khrooj.com

فلک سے میری صدائیں بھی سر پٹختی رہیں
میری پکار نے ٹکرا کے اس سے دم توڑا
میری دعاؤں نے بابِ خدا پہ دستک دی
خدا کے آگے امیدوں نے جا کے دم توڑا

میں اس کے حکم سے انساں کے سامنے خم تھا
میں اس کے حکم سے پتھر بھی کھا کے شاداں تھا
میں اس کے درد میں جلتا رہا چتاؤں میں
میں اس کی یاد میں کانٹوں پہ سو کے نازاں تھا

مگر اسی نے کڑے کوس میں نہ ساتھ دیا
تو اپنے قدموں میں مجھ کو لپٹ کے رونے دے
تو اپنے چرنوں میں کچھ تو جگہ مجھے دے دے
تھکا ہوا ہوں مجھے ابدی نیند سونے دے

www.khrooi.com

کہ جیسے شمع کے پہلو میں مردہ پروانہ
بڑے سکون سے اک میٹھی نیند سوتا ہے
تمام دنیا کے دکھ درد سے بھی بیگانہ
ہمیشہ سوتا ہے اور پر سکون ہوتا ہے

تو خود خدا نہ سہی ایک دیوتا ہی سہی
تو ناخدا ہے ، نہ کشتی نہ ہی کنارا ہے
تو ایک تنکا سہی پھر بھی ساتھ دے میرا
کہ ڈوبتے کا تو تنکا بڑا سہارا ہے

میرے خدا نے میرے ناخدا نے کشتی نے
میرے کنارے نے مجھ کو ڈبونا چاہا ہے
یوں میرے جینے کی مسدود ہیں سبھی راہیں
کہ بند میرے لئے عصر کا دو راہا ہے

www.khrooi.com

اسی لئے تو میں تیرے ہی پاس آیا ہوں
تو پتھریلا خدا ہے صنم ہے خارا ہے
تمہارے قدموں میں میں نے سکوں تلاشا ہے
مجھے تو قادرِ کونین ہی نے مارا ہے

نہیں نہیں یہ کوئی دیوتا نہیں جعفرؔ
یہ ایک سنگی مجسمہ ہے شاعری تیری
تو اس کے چرنوں میں سو کر سکون پاتا ہے
کہ اس کی گود میں پلتی ہے بے خودی تیری

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

عیادت

تو عیادت کیلئے دوست چلا آیا ہے
میری بیماری عیادت کی طلبگار نہیں
میں تو بچپن سے عیادت کی انہی رسموں کا
اک تو عادی نہیں پھر کوئی بھی غم خوار نہیں

اور بیمار ہیں جو رسمِ عیادت پہ یونہی
چند ہمدردی کے الفاظ سے خوش ہوتے ہیں
دہر کی جھوٹی محبت سے جو پاتے ہیں سکوں
انہی الفاظ کے حفاظ سے خوش ہوتے ہیں

www.khrooi.com

مجھ کو بچپن ہی سے ان رسموں سے اک نفرت ہے
اپنے احساس سے بیمار جو ہو جاتا ہوں
ہو گر آفاقہ تو چل پھر کے بسر کرتا ہوں
اور یہ بیماری نہ چلنے دے تو سو جاتا ہوں

تیرا احساں ہے یہ اے دوست دعا دیتا ہے
میں دعاؤں سے ہوں بیزار دعا فرض نہیں
میری بیماری عوارض کی سمّیت سے نہیں
یہ تو احساس ہے ، احساس کوئی مرض نہیں

میں ہوں بیمار میرے درد کا درماں نہ کرو
نہ مجھے زیست کی حسرت ہے نہ جینے کی طلب
وہ کرے درد کا درماں کہ جسے جینا ہو
مجھ پہ تو زیست کا ہر سانس ہے محشر کا تعب

www.khrooj.com

زندگانی تو مجھے پہلے بہت پیاری تھی
آج یہ بارِ گراں ہے میں دوائیں کیوں لوں
دل میں اب جینے کی اک پل کی تمنا بھی نہیں
میں کسی دوست کی افسردہ دعائیں کیوں لوں

میری خواہش ہے کوئی پوچھنے والا ہی نہ ہو
ایک تنہا یونہی بستر پہ پڑا سوتا رہوں
پانی مانگوں تو کوئی آب دہندہ ہی نہ ہو
اپنی بے چارگی پہ شام و سحر روتا رہوں

جعفرؔ اس دور میں دشمن سے تو سب ڈرتے ہیں
اور مجھے دوست وفادار سدا ڈستے رہے
زہر کا جام پلا کر وہ ہمیشہ مجھ کو
زندگانی کی دعا دیتے ہوئے ہنستے رہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

ماضی

بھولے ہوئے ماضی نہ مجھے پھر سے صدا دے
میں لوٹ نہیں سکتا مجھے دل سے بھلا دے
خود رفتہءِ عالم کو جنوں ہی کی دعا دے
میں مست مئے تلخیءِ ایام ہوں ماضی
اب تیرے لئے غرقِ تہہ جام ہوں ماضی

خوشیوں کی تمنا بھی ہے اب میں نے مٹا دی
ہر حسرت و امید ہے رو رو کے جلا دی
ناکام محبت ہے تہہ درد سلا دی
اس خوابِ گراں گوش میں کوئی نہ صدا دے
یادوں کی کوئی لَے نہ اسے پھر سے جگا دے

www.khrooj.com

مذہب کی فصیلوں سے میں اس پار کھڑا ہوں
زنجیر رسومات بھی میں توڑ چکا ہوں
جتنوں سے عوائد سے میں آزاد ہوا ہوں
احساس کے اب جال نہ پھیلا میرے ماضی
آزاد کو زنجیر نہ پہنا میرے ماضی

اب دل میں میرے کوئی تمنا نہیں باقی
بیتے ہوئے لمحوں کا دھندلکا نہیں باقی
آنکھوں میں کسی کا بھی سراپا نہیں باقی
وارفتۂ عالم کو بلانا نہیں اچھا
اس آگ پہ پھر تیل گرانا نہیں اچھا

آلام تہہ قبر جنوں اپنے سلا کر
مایوسیاں نِسیاں کے گورستاں میں دبا کر
یادوں کے دیئے اپنے سرِ شام بجھا کر
سرشار ہوں سر مستیٔ لذاتِ الم سے
مستغنی ہوں کونین کے الطاف و کرم سے

www.khrooi.com

روٹھی ہوئی خوشیاں بھی منانا نہیں مجھ کو
چھوڑی ہوئی گلیوں میں بھی جانا نہیں مجھ کو
اس مستی سے پھر ہوش میں آنا نہیں مجھ کو
بے خود ہوں ، مگر اس میں زمانے کا سکوں ہے
میرے لئے گلزارِ ارم دشت جنوں ہے

احساس زیاں تک ہے نہ احساس الم ہے
محسوس میں یکساں ہے کرم ہے یا ستم ہے
بے کیف ہے وہ کیف مسرت ہے یا غم ہے
رسوائی کا نہ موت کا ڈر ہے میرے دل میں
ہاں ہے تو فقط اپنا ہی گھر ہے میرے دل میں

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

وہ لمحہ

مچل رہے تھے گداز جسموں کے برق پارے
بپھر رہے تھے شباب کے دلنواز دھارے

جوان عارض سنہرے پن میں گھرے ہوئے تھے
لطیف جذبے کرن کرن میں گھرے ہوئے تھے

جواں امنگیں قیود سے سرکشی پہ مائل
اور قدسیانِ معاشرہ خود کشی پہ مائل

دلوں کی تہہ میں قیامتیں سر اٹھا رہی تھیں
حسین سوچیں خیالِ جنت لٹا رہی تھیں

www.khrooj.com

زباں پہ کل منجمد سی باتیں پگھل رہی تھیں
خموشیوں میں نگاہیں جذبے اگل رہی تھیں

انیلی سوچیں دلوں میں تھیں احتجاج پیما
شریر خواہش خیالِ فردہ سے تنہا تنہا

لبوں کی حدت تصرفِ شوق میں سراسر
اور گرم سانسوں میں آگ ہی آگ سی برابر

میری نگاہیں حسیں جوانی میں کھو چکی تھیں
اور زانوئے انہماک پر سوچیں سو چکی تھیں

مگر تصور کی وادیوں میں عجب سماں تھا
ضمیر قدسی کا پاک خیمہ دھواں دھواں تھا

کہیں سے تربت مزاج لمحے پکارتے تھے
اور عالم احتضار کا روپ دھارتے تھے

میرا تصور عجیب شعلے اگل رہا تھا
اور اس میں وہ دل نواز پیکر بھی جل چکا تھا

میں جعفرؔ اب بھی یہ سوچتا ہوں وہ حسن کیا تھا
وہ میرا حسنِ خیال ہی تھا جو جل چکا تھا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

ترچھی سوچ

پر تپاک انداز سے رکھ کر میرے سینے پہ سر
کر دیا جذبات کی حدت کو صد برق و شرر

اس کے ہونٹوں پر خموشی ، لب میرے خاموش تھے
آ گہی کے باب پر سر بستہ عقل و ہوش تھے

اس کی سوچیں بھی مآل عشق میں محو خرام
عشق کے ابواب میں کھوئی تھی میری فکرِ خام

گنگ و جمنا کا تھا یہ سنگم سکوتِ شام تھا
راہ گم کردہ حدوں کی فکر میں انجام تھا

www.khrooj.com

رک چکا تھا سیل آتش شعلے برفانے لگے
بے خودی کو آگہی کے سانس مہکانے لگے

بند آنکھوں میں نئی بینائیاں آنے لگیں
اور بھنور اوڑھی ہوئی سوچیں بھی تھرانے لگیں

فکر فردا کی چٹانیں برف پگھلانے لگیں
عشرتِ امشب کی نبضیں ڈوب کر جانے لگیں

وقت کی جلادیت خنجر بکف لہرا گئی
عارضی جذبات سردائے ، پھریری آ گئی

اس کے لب خاموش تھے ، میرے بھی لب خاموش تھے
اور خیال اس کے میری سوچوں سے ہم آغوش تھے

www.khrooj.com

گویا اک منزل کو دو سوچوں کا جاری تھا سفر
اتفاقاً ایک نقطے پر تھی دونوں کی نظر

گرم لمحے عقل کے کانٹے میں اک دم تل گئے
دائرے باہوں کے نامانوس رو میں کھل گئے

بند آنکھیں رہ گئیں ، ہم کیا تھے ، اور کیا ہو گئے
بے خیالی میں پھر ہم دونوں علیحدہ ہو گئے

وصل تھا اک خواب ، اور تعبیر تھی ہجر دوام
کر رہا تھا وقت ہم دونوں پہ کیا حجت تمام

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

ایک جھلک

ایک مترنم صدا کے ساتھ دروازہ کھلا
اجنبی خوشبو نے زلف یاد کو مہکا دیا

با وقار آہٹ نویلی چٹکیاں لینے لگی
جذبِ استفہام میں میری نظر بھی اُٹھ گئی

اُف وہ آنکھوں کے تصادم سے ابلتی بجلیاں
وقت کی ڈوبی ہوئی نبضیں وہ محشر الاماں

سانس کی موجیں لچک کر منجمد ہونے لگیں
دھڑکنیں محشر فشانی پر بضد ہونے لگیں

www.khrooj.com

ایک برقِ ناز یوں محشر بداماں ہو گئی
صبح محشر قامت موزوں میں عریاں ہو گئی

بے نیاز آنکھیں مگن خود میں تھی جذبات سے
بے خبر معصوم چہرہ دور کیفیات سے

جب نظر کی خیرگی جلوے کی متحمل ہوئی
اور نگاہِ طائرانہ حسن کی بسمل ہوئی

دو کواڑوں سے عیاں پایا دو عالم کا شباب
وادیِ نیلم میں جیسے گرمیوں کا آفتاب

سرخ رخساروں سے حورانہ ادا پرتو فگن
شرم کی اجلی گلابی میں وہ مشرق کی پھبن

www.khrooj.com

غیر متوقع ملن سے لاج میں لپٹی جھجک
اپنی لا علمی پہ نادم ، میری اس حیرت پہ شک

ایک لمحے کا توقف عرصہِ روز جزا
رک کے واپس لوٹنا بجلی گرانے کی ادا

بجلیاں گر کر پلٹتی ہیں بہ جسمِ آتشیں
گو پلٹ جاتی ہیں جعفرؔ آشیاں رہتے نہیں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

دھندلکا

اپنی مایوس زندگانی کو
سوچتا ہوں کہ آج بہلا لوں
پر سکوں وقت سامنے رکھ کر
اپنے ماضی کو کچھ تو دہرا لوں

قہقہوں کے سنہری سائے میں
سانس لیتی ہوئی حسیں راتیں
وہ اکھڑتے ہوئے حیات کے سانس
سانولی سی وہ دلنشیں راتیں

www.khrooj.com

وہ دھڑکتے ہوئے جواں لمحے
زندگی کی حیا بھری آنکھیں
چند گیتوں پہ رقص کرتی سی
قاتلانہ ادا بھری آنکھیں

اور وہ دوشیزگی بہاروں کی
اور گلوں کا گداز شاخوں پر
دلہنائی ہوئی ہر اک ڈالی
نکہتیں سرفراز شاخوں پر

وہ تبسم بہ لب حسیں غنچے
نورِ جذبات سے بھری کلیاں
مخفی چھونے کی آرزو جن میں
بجلیوں سے بسی ہوئی کلیاں

www.khrooj.com

وہ شرابی ہوا مہکتی سی
جس کی خنکی میں رو جوانی کی
بوسے لے کر جواں درختوں کے
دے تمنا جو زندگانی کی

میں مزے لے رہا تھا ماضی کے
اس تصور کے دھندلے خاکے سے
کرچیاں اُڑ گئیں خیالوں کی
پھر کسی ناگہاں دھماکے سے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

قبل از وقت

میرے محبوب ان آنکھوں میں سجا کر آنسو
میں تیری یاد کے زانو پہ جھکا رہتا ہوں
جتنے لمحات کو تم مجھ سے خفا رہتے ہو
اتنے لمحات میں جیون سے خفا رہتا ہوں

مجھ کو معلوم ہے وہ وقت معین جاناں
جب ہمیشہ کیلئے مجھ سے جدا ہونا ہے
بال کھولے ہوئے روئیں گی وفائیں کیونکہ
وصل کا قرض مع سود ادا ہونا ہے

www.khrooi.com

وقت سے قبل جدائی کی قیامت لا کر
چند ہنستے ہوئے لمحات رلائیں کیونکر
ٹھیک ہے دورِ خزاں لازمہ ہے گلشن کا
ہم بہاروں میں خزاؤں کو بلائیں کیونکر

جب جدائی کی گھڑی آ کے قدم چومے گی
نہ کوئی شکوہ تجھے ہو گا ، نہ خود مجھ کو گِلہ
میری سانسیں تیرے قدموں پہ نچھاور ہو کر
تجھ سے چاہیں گی میری زندہ وفاؤں کا صِلہ

یاد رکھنا میں اگر تجھ سے بچھڑ بھی جاؤں
میرے احساس پہ پھر بھی ہے حکومت تیری
تو نے کھویا تو کوئی غیر نہ پائے گا مجھے
کیونکہ جعفرؔ کی ہے ہر چیز امانت تیری

www.khrooj.com

آؤ افسردہ امنگوں کو جوانی دے دیں
تیرے دامن کو ترستے ہیں یہ آنسو میرے
بن تیرے کون ہے اتنا بھی جو احساس کرے
کتنی شدت سے برستے ہیں یہ آنسو میرے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

حسرتِ ناکام

اس پیکر لطیف کے بھیگے تصورات
ہیں مقتضی کہ کوئی حقیقت میں ڈھال دے
آنکھوں کو انتظارِ مسلسل ہے اے خدا
کوئی تو عمر بھر کو یہ دنیا اُجال دے

دل بھی گدائے بابِ اجابت ہے اے کریمؐ
کوئی وہ اشرفی میرے کاسے میں ڈال دے
ہونٹوں کا مدعا ہے کہ وہ لمسِ برق پاش
پھر انگبیں کو دعوتِ صد انفعال دے

مدت سے ہے سماعت مجروح کی صدا
ان قہقہوں کو گونج پئے اندمال دے
اس زندگی کی باہیں مسلسل دراز ہیں
اب تو شریک درد وہ ابرو ہلال دے

اپنے عروج پر ہیں مقدر کی سختیاں
اب تو اِلٰہی ان پہ ذرا سا زوال دے
ویرانیوں کی نذر ہے صحنِ چمن میرا
کچھ نغمہ ہائے طوطیءِ شیریں مقال دے

ہجر دوام جس کے تصور سے دور ہو
اس چاند شب میں عمرِ مسلسل وصال دے
اس مہ جبیں کے تکیہءِ زانو کی لمس سے
اس انتشارِ ذہن میں کچھ اعتدال دے

www.khrooj.com

گر یہ دعا ہے طبع مشیت کو ناگوار
پھر حسرتوں کا قلب کو اذنِ قتال دے
احساسِ زندگی کا دبا کر گلا مجھے
عمر گریز پا میں تو فکرِ مآل دے

گر یہ بھی تیری قدرتِ کامل سے ہے بعید
پھر میرے دل سے پیار کی جونکیں نکال دے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

پیار نہ کر

اے میری جانِ محبت اے میری جانِ وفا
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

تو مروّت کا اثر لیتی ہے الفت کی طرح
میری باتیں تجھے لگتی ہیں محبت کی طرح
تو پرستش میری کرتی ہے عبادت کی طرح
یوں مجھے پوج کے الفت کا گناہ گار نہ کر
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

تو مجھے دیکھ کے نظروں کو جھکا لیتی ہے
میری باتوں سے تو الفت کا مزا لیتی ہے
میرے الفاظ کو تو دل میں بسا لیتی ہے

www.khrooj.com

اب محبت نہ جتا ، مجھ کو شرمسار نہ کر
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

تیری بے عیب عقیدت کا ہے احساس مجھے
تیری معصوم محبت کا ہے احساس مجھے
تیری تقدیس و شرافت کا ہے احساس مجھے
میں ہوں مجبور مجھے موت پہ تیار نہ کر
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

www.khrooj.com

میری فرقت میں تو سرد آہیں بھرا کرتی ہے
تو میری یاد کی خلوت میں رہا کرتی ہے
میری تصویر سے تو باتیں کیا کرتی ہے
اپنے جذبات کی تسکین پہ اصرار نہ کر
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

تجھ سے پیمانِ وفا باندھوں تجھے پیار کروں
تجھ سے میں دھوکہ کروں عارضی اقرار کروں
تیرا دل توڑ کے پھر موت پہ تیار کروں
تو مجھے اتنے جرائم کا خطاوار نہ کر
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

تجھ سے جعفرؔ کو عقیدت ہے محبت ہے مگر
اس کی مجبور جوانی پہ ذرا غور تو کر
اس نے اک ذات کو سونپے ہیں جگر قلب و نظر
تو گھروندے میری تقدیس کے مسمار نہ کر
میں کسی اور کا ہوں مجھ سے تو یوں پیار نہ کر

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

چلمنِ ماضی

اے میرے پیار کے مطلع پہ چمکنے والے
اے میرے درد کی آہوں میں سسکنے والے
اے میری یاد کے اشکوں میں ڈھلکنے والے
بھول جاؤں میں تجھے میرا یہ مقدور نہیں
دل کے نزدیک ہے تو آنکھ سے بھی دور نہیں

تیری تصویر جو آنکھوں میں عیاں ہوتی ہے
خامشی تیری محبت کی زباں ہوتی ہے
جوئے الفاظ تیرے لب سے رواں ہوتی ہے
دیکھ کر تجھ کو تصور میں جو تھک جاتا ہوں
تیرے گم گشتہ خیالوں میں بھٹک جاتا ہوں

www.khrooi.com

یاد آتے ہیں وہ بچپن کے زمانے مجھ کو
پھر ستاتے ہیں وہ الفت کے فسانے مجھ کو
اشک آتے ہیں تیری یاد دلانے مجھ کو
پھر اداسی مجھے ہر سمت سے آ لیتی ہے
داغ اک تازہ مجھے روز قضا دیتی ہے

یاد اب تک ہے مجھے پہلی ملاقات تیری
ذہن کے ورق پہ کندہ ہے ہر اک بات تیری
جب تھا ہر دن بھی تیرا اور تھی ہر رات تیری
تیرے بچپن پہ جوانی کی بہار آتی تھی
بادِ فردوس تیرے کرنے سنگار آتی تھی

پھر جوانی رخِ زیبا پہ عیاں ہوتی گئی
میری نظروں میں تو حوروں کا گماں ہوتی گئی
جب پڑی پیار کی شبنم تو جواں ہوتی گئی
میں یہ سمجھا کہ پرستاں سے پری آئی ہے
تحفۂ حسن فقط میرے لئے لائی ہے

www.khrooi.com

گردشِ چرخ نے پھر حشر جگایا اک دم
میری نظروں سے تیرے رخ کو چھپایا اک دم
میں نے پا کے تجھے ہاتھوں سے گنوایا اک دم
میری آنکھوں سے رواں لعلِ گہر بار ہوئے
آتشیں سانس میرے دل پہ شرر بار ہوئے

تیری تصویر پھر آنکھوں میں بسا لی میں نے
کاغذی پھولوں سے گلشن کی ہوا لی میں نے
زہرِ قاتل ہی سے جینے کی دوا لی میں نے
چلمنِ ماضی سے اب بھی یہ صدا آتی ہے
گلشن سوختہ سے بادِ صبا آتی ہے

☆

☆☆☆

یادش بخیر

اے چاند شب میں چمکتے سے دودھیا ٹیلے
میرے خیال کو ماضی سے آج گرما دے
جو دفن ہے تیرے سینے میں ایک مدت سے
تو آنکھوں دیکھی وہی داستاں تو دہرا دے

تو دھیمے دھیمے سروں کے سنا دے وہ گانے
وہ ہلکی ہلکی سی سرگوشیاں بیاں کر دے
کسی کی جانے پہ اصرار کی ادا کہہ دے
اور سوزِ ہجر کی سب سسکیاں بیاں کر دے

www.khrooi.com

وہ عہد نامہ لکھا تھا جو تیرے دامن میں
گواہ جس پہ ہر اک چیز کو بنایا تھا
وہی گھروندا دکھا دے جو تیرے سینے پر
طلائی قدموں نے کچھ سوچ کر سجایا تھا

ہے آج چاند بھی اور چاندنی بھی میں تو بھی
سبھی اداس ہیں اک شخص کے نہ آنے پر
ہر ایک سمت ہے اک انتظار کا عالم
یہ کس نے درد بکھیرا ہے کل زمانے پر

گداز و نرم اے صحرا کے مرمریں ٹیلے
نہیں ہے تو نے بھی جعفرؔ کو آج پہچانا
تو کل تو خوب چہکتا تھا میٹھی باتوں پر
اور آج میں بھی ہوں مایوس ، تو بھی انجانا

www.khrooj.com

اجنبی

6:2:79

تیرا دعویٰ ہے تو اک اجنبی ہے
ذرا تم لا شعور اپنا جگا کر
کسی مانوس چہرے کو تو دیکھو
میرا چہرہ وہی ، بالکل وہی ہے

نقابِ خود فریبی نوچ ڈالو
تیرے دل میں جو کہرے کی ردا ہے
اسے دو ذہن سے اذنِ نشستن
وہی احساس کی پھر لو بڑھا لو

www.khrooj.com

وہ دیکھو سامنے ہے ایک سایہ
لہو کے سرخ ذروں میں سجا ہے
رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے ہر سو
اسے دیکھو ہے اپنا یا پرایا

یہ دل بھی ہے تمنا زار جس میں
ہے خوں احساس دیدہ جس کی لو سے
مچلنا سیکھتا رہتا ہے جس سے
دھڑکنے کی بڑھے رفتار جس میں

تیرے کاجل کی باڑھوں کا جو موجب
تیری زلفوں کے ساون کی تمنا
تیرے ہاتھوں کی لالہ بیز حسرت
تیرے ہونٹوں کے نغموں کا جو موجب

www.khrooj.com

تیرے مہکے ہوئے سانسوں کی گرمی
تیرے سیلے ہوئے ماتھے کی شبنم
طلائی انگلیوں کا لمس پیہم
تیری باہوں کی جادو ساز نرمی

تیرے لب ہائے نازک کا ترانہ
تیرے اکھڑے ہوئے سانسوں کی چاہت
تیرے بھیگے ہوئے آنچل کی مایہ
تیرے زانو کے تکیوں کا فسانہ

تیری پلکوں کا دُزدیدہ اشارہ
درِ دنداں کی مس کردہ وہ انگلی
نظر کے دائرے کا عین مرکز
تیری مدہوش آنکھوں کا سہارا

www.khrooj.com

یہ پھر کہنا تم اس سے اجنبی ہو
ہے گل بھی اجنبی کیا رنگ و بو سے
میری آنکھوں میں جھانکو ، اب تو کہہ دو
اے جعفرؔ تم تو میری زندگی ہو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

کشاکش

15:2:79

اک طرف محبوب کی الفت کا شدت سے کھچاؤ
اک طرف ماحول کی خندق جہیمِ واقعات
ذہن کو ڈستا ہوا اک سمت یہ ظالم ضمیر
اک طرف مذہب کا اس ماحول پر پیہم دباؤ

اک طرف محبوب سے دوری قیامت سے فزوں
پھر معاشرتی قیودِ سخت خلخالِ ستم
دل میں احساسِ گناہ کا موجزن آتش فشاں
اس طرف بالا مذاہب سے محبت کا جنوں

www.khrooi.com

میرے چاروں سمت ہیں روشن محبت کے الاؤ
پھر سے رشتوں کی شکست و ریخت کا دھڑکا سدا
بے سکونی کی قیامت سر پہ احساسات کے
فطرتوں سے دور کرتا سا مذاہب کا بہاؤ

سوچتا ہوں کس کو اپنا لوں کسے میں چھوڑ دوں
میں دبا دوں پیار کی گردن یا مذہب کا گلا
ہاتھ دھو لوں یا تو خود اجداد کی توقیر سے
یا بغاوت کر کے اس ماحول کا سر پھوڑ دوں

پیار دھوکہ ہے ، تمہارے راہ کی دیوار ہے
دیکھ جعفرؔ اس کشاکش سے تو کر حاصل نجات
تیری منزل اور ہے اس پار جانا ہے تجھے
ماورئی ہے ان بکھیڑوں سے تمہاری کائنات

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

موزوں غرور

اے پرستانِ جوانی کی اُبھرتی ملکہ
دولت حسن پہ جتنا ہو غرور اچھا ہے
بے نیازی تیری فطرت کیلئے زیبا ہے
تجھ سے احساسِ کرم جتنا ہو دور اچھا ہے

انکسار عجز و تواضع ہو یا حسن اخلاق
عظمت بارگہ حسن کے شایاں تو نہیں
حسن کی شان ہمالہ سے بہت اونچی ہے
تیری عظمت کے منافی ہے تیری خندہ جبیں

www.khrooi.com

یہ تیرے حسن کی اٹھتی ہوئی سرکش موجیں
زندگی بھر کسی ساحل سے نہ ٹکرا پائیں
ولولے اور یہ کشاکش نہ ٹھہر پائے کہیں
حشر تک حسن کے انداز یہی رہ جائیں

لاکھوں پروانے مرا کرتے ہیں اک اک شب میں
بے نیازانہ جلا کرتی ہے شمعِ محفل
تجھ پہ مر مٹنے کو تیار ہو گرچہ دنیا
حسن آلودۂ غم ہے تو نہیں ہے کامل

حسن آزاد ہے اور شان خدا رکھتا ہے
حسن زنجیر محبت میں گرفتار نہ ہو
بے نیازانہ ادائیں ہی تیری زینت ہیں
تیری شوخی کی جلالت ہے ، کہیں پیار نہ ہو

www.khrooj.com

حسن کو عشق کا احساس جہاں ہوتا ہے
اس جگہ رحم کے جذبات طلوع ہوتے ہیں
اور اس ہمدردی کے جذبوں میں اسیری لے کر
حسن کی پستی کے اسباب شروع ہوتے ہیں

اے پرستانِ جوانی کی اُبھرتی ملکہ
دولت حسن پہ جتنا ہو غرور اچھا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

لمحہِ فراق

(عینی شاہد)

27:2:90

www.khrooi.com

وہ ایک آنسو جو ان کی آنکھوں میں خودکشی کی تمنا لے کر
لٹک رہا ہے صلیب مژگاں پہ ترجمانِ وفا کی صورت
ہزاروں جذبوں کی ترجمانی میں دے رہا ہے خموش خطبے
وہ لاکھوں مفہوم دے کے دنیا کو چپ ہے پھر بھی خدا کی صورت

وہ بے زبانی میں کتنے وعدوں کے ٹوٹنے پر ہے شکوہ ساماں
لٹک کے دہرائے جا رہا ہے ہر اس ملاقات کی وہ یادیں
کہ جن میں دو دل خوشی کے لمحے بتا رہے تھے بڑے سکوں سے
وہ لمحے ایسے حسین لمحے سکونِ فردوس جو بھلا دیں

یہ آنے والے اداس لمحوں کے درد سے کپکپا رہا ہے
بچھڑ کے جینا ہے جی کے مرنا ، ہے کتنا مشکل بتا رہا ہے
ہے انتظار اک عذابِ محشر ، جدائیاں شعلہ ہائے دوزخ
یہ جامِ جم کی طرح سے کل کے تمام منظر دکھا رہا ہے

یہ دل سے نکلا جگر کو چیرا اور نوک مژگاں پہ یوں کھڑا ہے
کہ جیسے کل الوداعی نظروں کے عکس سینے میں بھر رہا ہے
ہماری ان گنت حسرتوں کے یہ قتل کا بھی ہے عینی شاہد
اور آج ہم جب بچھڑ رہے ہیں یہ زندگی سے گزر رہا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بہارِ رفتہ

(مرجھائے پھول سے خطاب)

23:3:89

میری طرح تمہارا بھی چہرہ پڑا ہے زرد
تو بھی خزاں کے ظلم کا شاید شکار ہے

گزری ہوئی بہار کی یادیں سمیٹ کر
تو بھی بہت اداس بہت سوگوار ہے

تیری بھی اک بہار سے گزری ہے زندگی
میرا بھی ماضی دیکھ بہت شاندار ہے

تب تک تو تھا گلاب کہ جب تک شباب تھا
کتنا اداس اب یہ رخِ تابدار ہے

www.khrooi.com

تیرے نصیب میں بھی اور میرے نصیب میں
اب موت اور عدم کا سدا انتظار ہے

آئے گی پھر بہار ہزاروں کھلیں گے پھول
بے سود اب تو اپنے لئے ہر بہار ہے

میری طرح سے تو بھی جوانی کی یاد میں
مرہونِ دوشِ باد ہے اور اشکبار ہے

آ دونوں مل کے موت کے لمحے سنوار لیں
یادِ بہارِ رفتہ میں کچھ پل گزار لیں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

اقدارِ فکر

3:5:89

آلودۂ یک دید ہو جو پھول سرِ شاخ
اس گل کی میری سوچ طلبگار ہو کیسے

جس پھول سے کھیلا ہو کبھی جھونکا ہوا کا
وہ پھول میری زینت دستار ہو کیسے

جس پھول پہ ٹپکا ہو کبھی اوس کا قطرہ
وہ گل میرا سرمایۂ گلزار ہو کیسے

جس پھول سے تتلی نے ہو کچھ رنگ چرایا
وہ میری تمنا کا حنا زار ہو کیسے

www.khrooi.com

جو گل ہو ملوث کسی بھنورے کے قدم سے
وہ میرے گریباں میں شفق بار ہو کیسے

لبریز جو گل ہو لب شبنم کی نمی سے
وہ گل میرے ہم پایۂ کردار ہو کیسے

جو پھول میرے حاملِ معیار نہ ہو گا
دیوانہ کبھی اس کا طلبگار نہ ہو گا

جس حسن پہ ہو چشم زلیخا ہوس انگیز
اس دل کے وہ شایانِ تمنا ہو تو کیسے

جلوہ جو نظر بازیِ موسیٰ کا امیں ہو
وہ میری نگاہوں کا تماشا ہو تو کیسے

www.khrooj.com

جس ماہ کے شبستاں میں پھرے مرغِ سلیماں
وہ میرے شبستاں کی جو سلمٰی ہو تو کیسے

آلودۂ دست ہوسِ آدم و حوا
وہ شجر میری آس کا طوبیٰ ہو تو کیسے

جو نطق ملائک کا ہو پس خوردۂ معنی
وہ مصحف حق میرا صحیفہ ہو تو کیسے

ہو واجب تعمیل جو آلودۂ جبریل
جعفرؔ کے لئے جملۂ اقراء ہو تو کیسے

ہے وحی کی تدریس میں توہین انا کی
جبریل سے نت پاک ہے خلوت یہ حرا کی

☆

☆☆☆

چشم طلب

(مری کے سفر سے متاثر ہو کر لکھی گئی)

12:7:89

www.khrooj.com

انسان بڑھ رہا ہے ترقی کی راہ میں
عالم ہے آرزو کا پرستاں بنا ہوا

فردوس کی حدوں سے نکالا ہوا بشر
خود ساختہ ارم کا ہے رضواں بنا ہوا

شملہ مری سوات کے سبزوں کو پال کر
انساں ہے اک ضمیر گلستاں بنا ہوا

پر پیچ راستے وہ سڑک تارکول کی
کہسار پر ہے کاکل خوباں بنا ہوا

چاروں طرف مکان بیوت النجوم ہیں
فطرت کی شاعری کا ہے عنواں بنا ہوا

وادی وہ بے پناہ درختوں کی عید گاہ
ہر شئے ہے گویا قدسی مزاجوں کی دید گاہ

لاکھوں مکاں سجے وہ نشیب و فراز میں
موزونیت میں لگتے ہیں شاہکار کی طرح

طوبیٰ ہے ہر شجر تو ہر اک کوہ کوہِ طور
سبزے میں لوچ سبزۂ رخسار کی طرح

www.khrooj.com

انسان اس ارم پہ ابھی مطمئن نہیں
پیاسہ ہے خوب تر کا تو فنکار کی طرح

ھَل مِن مَزِید اس کی جبلت میں ہے بھری
دوزخ میں جوشِ آتش بیدار کی طرح

کچھ اور کی طلب میں ہمیشہ ہے بے قرار
عاشق کے شوقِ فرصت دیدار کی طرح

انسانیت کو مرئی ترقی سے کام ہے
گرچہ یہ جانتے ہیں کہ پل کا قیام ہے

بے میر کارواں ہے رواں سارا کارواں
اس کارواں میں غیر پہ بالکل نظر نہیں

www.khrooj.com

ہر شخص اس طرح سے ہے اپنے سفر میں گم
جیسے خود اس کا کوئی یہاں ہم سفر نہیں

ہر شخص یوں کچھ اپنی ترقی میں محو ہے
اس کو خود اپنی ذات کی بالکل خبر نہیں

اس کارواں سے روز بچھڑتے ہیں ہم سفر
لیکن کسی پہ اس کا ذرہ بھر اثر نہیں

اس کارواں سے سب کا بچھڑنا ہے ناگزیر
لیکن نظر کسی کی بھی انجام پر نہیں

جعفرؔ یہ سوچنے کی ضرورت نہیں رہی
انسانیت میں جانِ قناعت نہیں رہی

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

فکرِ امروز

6:10:89

سوچتا ہوں کبھی میں فرصت میں
اپنی دنیا سنوار لوں بڑھ کر

حسن عالم کو دل کے شیشے میں
حسبِ خواہش اتار لوں بڑھ کر

جملہ خوشیوں کے بیکراں لمحے
جاتے جاتے پکار لوں بڑھ کر

www.khrooi.com

اپنے اس مختصر سے جیون میں
رنگ فردوسِ پرسکوں بھر لوں

جملہ تاریکیوں کے گوشے میں
لا کے سورج نئی سحر کر دوں

اہتمامِ بہارِ ابدی سے
دشت ویراں کو ہر گل تر دوں

زندگی کی تمام خوشیوں کو
اپنے پاؤں تلے بچھا کے چلوں

مختصر زندگی کے لمحوں کو
دلہنوں کی طرح سجا کے چلوں

www.khrooj.com

فرطِ عیش و طرب کی مستی میں
آسماں سے بھی سر لگا کے چلوں

دیکھ کر رونقیں زمانے کی
کوئی خواہش دبا نہیں سکتا

اس حقیقت سے کون منکر ہے
خود کو انساں بچا نہیں سکتا

خواہشوں اور خیالِ فردا سے
کوئی دامن چھڑا نہیں سکتا

سوچتا ہوں کہ زندگی کم ہے
آرزوؤں کی انتہا بھی نہیں

www.khrooj.com

موت سر گرم ہے تعاقب میں
بھاگ جانے کا راستہ بھی نہیں

اپنی جنت بنا بھی لوں پھر بھی
اس میں رہنے کا حوصلہ بھی نہیں

زندگی قرض ہے جو دینا ہے
قرض پر جینا زندگی تو نہیں

موت کے انتظار میں اک شب
رہنا جنت میں ہو ، خوشی تو نہیں

میں تو آیا ہوں استفادے کو
میری ہر چیز خود میری تو نہیں

www.khrooj.com

اپنے نازک نفیس کاندھوں پر
میں یہ جنت اُٹھا نہیں سکتا

جس کو خود ہی طلاق دینا ہے
اس کو دلہن بنا نہیں سکتا

یعنی جعفرؔ میں اپنی دنیا کو
لاکھ چاہوں سجا نہیں سکتا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

کربِ نظر

5:10:72

میرے محبوب میرے پیار پہ کیوں شک ہے تجھے
میں تو ہر لمحہ تیرے پیار کا دم بھرتا ہوں
میری سانسوں میں بسی رہتی ہیں تیری یادیں
میں تیرے پیار کی موجوں میں بہا کرتا ہوں

میری آنکھوں میں تیرے خواب رہا کرتے ہیں
تیری تصویر میرے دل میں جواں رہتی ہے
تیرے ہونٹوں کے تبسم کی وہ ہلکی سی جھلک
میری تقدیر کی پر نور غزل کہتی ہے

www.khrooi.com

میرے محبوب مجھے تجھ سے محبت ہے مگر
میں سمجھتا ہوں کہ الفت کا مجھے حق ہی نہیں
پیار کے موتی میں دامن میں نہیں بھر سکتا
سچ تو یہ ہے کہ محبت کا مجھے حق ہی نہیں

تیرے ملنے سے گھڑی بھر کو جو خوش ہوتا ہوں
اس مسرت کی مجھے دہری سزا ملتی ہے
کتنے آلام کے ناگ آ کے مجھے ڈستے ہیں
ہر ہنسی میں مجھے رونے کی صدا ملتی ہے

تم سمجھتے ہو مجھے تم سے محبت ہی نہیں
میں سمجھتا ہوں تیرا پیار میرا جیون ہے
میں اگر گل ہوں تو گلشن ہے محبت تیری
یہ تیرا پیار میرا سپنا میرا آنگن ہے

www.khrooj.com

میری افسردہ نگاہوں کی حقیقت کیا ہے
کیا بتاؤں کہ میں غم کھا کے سدا جیتا ہوں
درد و آلام سے اک پل بھی مجھے چین نہیں
کتنی صدیوں سے مصائب کے سبو پیتا ہوں

اپنے اس دل کی حقیقت میں بتاؤں کیسے
احمریں دشت ہے یہ گنجِ شہیداں کی طرح
جس میں اب تک میرے اجداد کی بکھرے لاشے
حسرتِ دفن میں ہیں شامِ غریباں کی طرح

میرے اس ذہن کی سونتی ہوئی ویرانی میں
میرے ناموس کے خیمے ہیں ابھی تک جلتے
ذہن میں آج بھی ہے گونجتی بینوں کی صدا
بیوہ آنکھوں کے ہیں آنسو بھی ابھی تک ڈھلتے

تم ذرا دیکھو میری فکر کے بازاروں میں
کتنے سر آج بھی ترسے ہیں رداؤں کیلئے
ان مناظر کے تسلسل میں کوئی فرق نہیں
کتنے ہاتھ اب بھی ہیں آمادہ جفاؤں کیلئے

میرے محبوب محبت کا مجھے کیا حق ہے
کوئی جلتا ہوا گھر اپنا سجائے کیسے
جعفرؔ اس قصرِ مصائب میں امنگیں چن کر
اس محبت کے گھروندے کو بسائے کیسے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

فطرت

بے لچک فطرت اٹل قانونِ تعدیلِ ازل
اک مساواتی نظامِ عدل ہر سو بر محل
ایک مادر زاد اندھا ہاتھ مصروفِ عمل
سچے منصف کی طرح جس میں مروّت بھی نہیں
احترامِ عظمت و شوکت کی عادت بھی نہیں

لفظ فطرت اپنے معنی میں سمیٹے ہے جہاں
جس میں ہر شئے کی اڑا کرتی ہیں پیہم دھجیاں
جس کی زد میں صید بسمل کی طرح صد آسماں
بہری فطرت اپنے قانونِ عمل میں بے قرار
گوش زد جس کے نہیں ہوتی کوئی چیخ و پکار

www.khrooi.com

جس کے آگے بے وجود اخلاقِ عالم کی حدیں
سب پہ یکساں کارفرما جس کی سیلابی مدیں
قحبہ خانوں کے مساوی جس کے آگے مسجدیں
ایک آفاقی رویہ بے نیازِ خیر و شر
عالمی نظم مسلسل ، کل جہاں سے بے خبر

بے مروّت بے لحاظ و جاری و ساری نظام
بے حقیقت جس کی نظروں میں ہے طبقاتی خرام
جس کی فطرت میں مذاہب کا نہیں ہے احترام
مومن و کافر کو اک صف میں کھڑا کرتا ہے یہ
خیر و شر کی زد میں دونوں کو رکھا کرتا ہے یہ

فطری شر سے کر نہیں سکتا کوئی حاصل نجات
سردی گرمی سے بچا سکتی نہیں اخلاقیات
نیک و بد سب کے لئے یکساں ہے قانونِ حیات
زندگی جبر مسلسل کے سوا کچھ بھی نہیں
مذہب فطرت نے جعفرؔ کو دیا کچھ بھی نہیں

www.khrooi.com

اُمیدِ یاس

اے میری جانِ تمنا تجھے معلوم نہیں
میں تو بس تیری محبت میں جیا کرتا ہوں
تیرا احساسِ رفاقت ہی ہے میرا جیون
میں تیرے پیار میں ہر سانس لیا کرتا ہوں

جانتا ہوں کہ میرے خواب کہاں ٹوٹیں گے
اپنے ہر خواب کی تعبیر سے میں واقف ہوں
اپنے انجامِ محبت سے بھی مایوس نہیں
اپنے اس پیار کی تقدیر سے میں واقف ہوں

www.khrooi.com

ہم نے اک ''دُوجے'' کو چاہا ہے عبادت کی طرح
فکر انجام سے چاہت کو مٹا دیں کیسے
ایک ہونے کی تمنا بھی کوئی کم تو نہیں
خوفِ انجام سے الفت کو مٹا دیں کیسے

پیار جسموں کا نہیں روحوں کا اک سنگم ہے
کوئی روحوں میں بھی دیوار بنا سکتا ہے
جسم فانی ہیں یہ جیتے ہیں فنا ہوتے ہیں
کوئی روحوں کو بھی ہستی سے مٹا سکتا ہے

لوگ کہتے ہیں کہ ہوتے ہیں یہاں سات جنم
میں سمجھتا ہوں میرے لاکھ جنم بیتے ہیں
ایسا لگتا ہے میرے بیتے ہوئے جملہ جنم
تیری الفت میں یونہی تیری قسم بیتے ہیں

www.khrooj.com

اب تو حالات سے مایوس نہیں ہونا ہے
درد و آلام کی یہ رات گزر جائے گی
اپنی خوشیوں کی سحر ہم بھی کبھی دیکھیں گے
غم کی یہ عارضی ہر بات گزر جائے گی

دیکھنا پھر وہی چھوٹا سا گھروندا ہو گا
ہم نے خوابوں میں جسے اب بھی بنا رکھا ہے
اس میں کلکاریاں گونجیں گی حسیں پھولوں کی
جس کے آنگن کو کھلونوں سے سجا رکھا ہے

ان کھلونوں میں جو گڈا ہے وہی تیرا ہے
اور وہ چھوٹی سی جو گڑیا ہے وہی میری ہے
ان کھلونوں پہ برابر کا ہے حق دونوں کا
ہر خوشی تیری حقیقت میں خوشی میری ہے

www.khrooj.com

اس جنم میں نہ ملے ہم تو کوئی بات نہیں
یہ جنم ویسے بھی ہم ہنس کے بتا بیٹھے ہیں
اس جنم میں جو دیئے جلتے تھے امیدوں کے
وہ تو اک عرصہءِ رفتہ سے بجھا بیٹھے ہیں

ہم نے مل کر جو حسیں خواب سدا دیکھے تھے
ان کو سچ ہونا ہے ہر حال میں ہو جائیں گے
اس جنم میں نہ سہی ایک جنم پھر لے کر
اپنی محروم تمنا کو سجا پائیں گے

میں جب ان وقت کی موجوں پہ نظر کرتا ہوں
میں بھی مایوسی کی امواج میں کھو جاتا ہوں
جعفرؔ آتے ہوئے کل پر جو نظر پڑتی ہے
جانے کیا سوچ کے مسرور سا ہو جاتا ہوں

☆☆☆

www.khrooj.com

سپردگی

30:3:91

اے حسن تجھے اپنی جوانی کی قسم ہے
تو مجھ کو میری منزلِ امید بتا دے

میں جلوۂ خلوت کا امیں ہو نہیں سکتا
لِللہ مجھے محرمِ اسرار بنا دے

میں تجھ کو تو پابند وفا کر نہیں سکتا
تو مجھ پہ وفاداری کی ہر شرط لگا دے

میں خاک نشیں ہوں مجھے دھرتی سے اٹھا لے
تو میرا نہ بن ، تو مجھے اپنا تو بنا لے

www.khrooi.com

زہرخیال

29:10:91

گزر رہا ہوں بڑی خار دار وادی سے
اٹی ہوئی ہے جو آلام کے ببولوں سے
میں رہ گیا ہوں الجھ کر ہزار کانٹوں سے
اور نا امید ہوں اپنی خوشی کے پھولوں سے

میں خواہشات کی خوشبو چرانے آیا تھا
اور پھنس گیا ہوں دکھوں کے مہیب جنگل میں
تمام راہیں میری منزلوں سے خالی ہیں
بھٹکتا پھرتا ہوں اک دل فریب جنگل میں

www.khrooi.com

ہر ایک خار ہے پیاسہ میرے لہو کیلئے
میرے بدن میں مگر اس قدر لہو بھی نہیں
کہ جس سے پیاس بجھے ان تمام خاروں کی
لہو میں ایسی کوئی زندہ آرزو بھی نہیں

جو راہ لگتی ہے مجھ کو کہ راہِ منزل ہے
بہت طویل وہ رستہ ہے زندگی کم ہے
اور مجھ میں چلنے کا اب حوصلہ نہیں باقی
ہیں نا امید نگاہیں تو آنکھ پرنم ہے

جو بن کے ساتھ رہا نت میرا شریک سفر
کیا جو غور تو وہ میرا اپنا سایہ تھا
تھا جس کا ساتھ فقط روشنی کی راہوں تک
اور اس کا ساتھ بھی میرا نہیں پرایا تھا

www.khrooj.com

میں چل رہا ہوں مگر نا امید منزل ہوں
میں جی رہا ہوں مگر شوقِ زندگی بھی نہیں
کوئی یہ موت سے پوچھے کہ کیوں نہیں آتی
میرے نصیب میں پل بھر کی اک خوشی بھی نہیں

اُداس لمحوں کی چادر لپیٹ کر تن پر
میں زندگی کے ترانے بھلا کے جیتا ہوں
دکھوں کے زہر میں جعفرؔ کچھ ایسی لذت ہے
حیات و موت سے آنکھیں چرا کے پیتا ہوں

☆

☆☆☆

تو؟

تو اس ادا سے ہوا جلوہ کش میرے آگے
پھر اس کے بعد نہ ٹھہرا کوئی نگاہوں میں

زمانہ لُوٹے گا کیا دولت جنوں میری
ہے میرا عشق تیرے حسن کی پناہوں میں

نہیں ہے خلد سے بڑھ کر کوئی سزا ان کو
جو مبتلا ہیں تیرے عشق کے گناہوں میں

تو ہی تو دولت کونین ہے ، وہ جس کے طفیل
کہ ہم فقیر بھی شامل ہیں بادشاہوں میں

www.khrooj.com

کسی کے کیسے یہ ہو سکتے ہیں بجز جعفرؑ
ہیں جتنے نقش جبیں نقش تیری راہوں میں

☆

———————☆☆☆———————

www.khrooj.com

جہانِ نو

آؤ ہم جا کے رہیں اک نئے سیارے میں
اپنی الفت کی نئی دنیا بسائیں جا کر
اس جگہ جائیں جہاں پر کوئی انسان نہ ہو
ہم وہاں زیست کی زلفوں کو سجائیں جا کر

ہجری ادوار سے بنیاد رکھیں جیون کی
اک نئے آدم و حوا کی کہانی لے کر
اپنے انداز سے تعمیر کا آغاز کریں
لاکھوں جذبوں سے بھری تازہ جوانی لے کر

www.khrooj.com

اپنی اس دنیا کے گل رنگ نظاروں کی وہاں
اپنے بچوں کو سنائیں گے کہانی ہم تم
ہم ہیں جنت سے نکالے ہوئے گستاخ بشر
یہ بھی بچوں کو بتائیں گے زبانی ہم تم

سلسلہ نسل جو لاکھوں پہ پہنچ جائے گا
یہ کہانی بھی سنی جائے گی قرآں کی طرح
لوگ دہرائیں گے یہ باتیں عبادت کی طرح
ہوں گے ہم آدم و حوا ، کسی امکاں کی طرح

جب ہماری کوئی اولاد بھٹک جائے گی
لے کے ان پر کوئی جبریل وحی آئے گا
جعفرؔ اس وقت ہمارا کوئی نوخیز سپوت
نسل انساں کیلئے بن کے نبی آئے گا

☆☆☆

www.khrooj.com

یادِ شجر

وہ شجر وہ گھنا حسین شجر
جس کی چھاؤں میں تھا سکون بھرا
جس کے سائے میں ایک راحت تھی
حسرتوں کا تھا جس میں خون بھرا

جس کا سایہ بھی راحت افزا تھا
جس کے سائے میں چین ملتا تھا
جو تھا الفت کا موجزن دریا
جس سے اک پیار سا ابلتا تھا

www.khrooi.com

جس کی ٹھنڈی گھنیری چھاؤں میں
میٹھی میٹھی سی نیند آتی تھی
کتنی اپنائیت تھی چھاؤں میں
جس میں فطرت مجھے سلاتی تھی

جس کے سائے میں لو کے جھونکے بھی
ایک خنکی بہا کے لاتے تھے
جس کی شاخوں سے دھوپ ممتا کی
چھن کے آتی تھی چین پاتے تھے

جس کے سائے میں میرے بچپن نے
گھٹنوں چل کے ہی چین پایا ہے
اور لڑکپن بھی اس کے سائے میں
خوب ہنس کھیل کر بِتایا ہے

www.khrooj.com

جس کے سائے کی پاک چادر میں
میں نے آواز دی جوانی کو
جس کی چھاؤں میں ایک جنت تھی
جس میں پالا تھا زندگانی کو

ڈال جس کے طلائی بازو تھے
جھول جانے کو دل مچلتا تھا
بھینی بھینی سی جس کی خوشبو تھی
جس میں ممتا کا پیار پلتا تھا

دل تو چاہتا تھا اس کے سائے میں
میری یہ زندگی تمام ہوتی
اس میں الفت کی ایک ٹھنڈک تھی
اس کے سائے میں میری شام ہوتی

www.khrooj.com

ہاں وہی میری زندگی کا شجر
خشک ہو کر ہے آج مرجھایا
کتنا مایوس کن ہے یہ منظر
اس پہ اک زرد رنگ ہے چھایا

اور خزاں کے کرخت پنجوں نے
جس کی ہر تازگی کو نوچا ہے
ایسا لگتا ہے موت نے آ کر
میری ہی زندگی کو نوچا ہے

میری بیکس نگاہ نے دیکھا
اس کی رنگیں بہار کو لٹتے
میں تو کچھ بھی نہیں تھا کر سکتا
دیکھا صبر و قرار کو لٹتے

www.khrooj.com

اس کے سائے کی سرد چادر کو
دست وحشت نے تار تار کیا
میرے سر پر بھی دھوپ آ پہنچی
جس کی حدت نے بے قرار کیا

آج میں نے بھی یہ کیا محسوس
جل رہا ہوں سلگتے صحرا میں
ہر طرف ایک تپتا صحرا ہے
اور اکیلا سا میں ہوں دنیا میں

مجھ پہ سورج ہے شعلے برساتا
جسم جلتا ہے لو کی حدت سے
جس سے آج اک دھواں سا اٹھتا ہے
اب سکوں اُٹھ گیا ہے قسمت سے

www.khrooj.com

جسم بھی جل رہا ہے پاؤں بھی
جسم گویا چِتا میں جلتا ہے
ٹھنڈی چھاؤں کہاں سے اب لاؤں
ہو کے مایوس دل مچلتا ہے

وہ شجر تو ہے آج سوکھ چکا
اس کا سایہ کہاں تلاش کروں
جس میں اپنائیت کی خنکی تھی
اس کی چھایا کہاں تلاش کروں

وہ شجر وہ لطیف سا سایہ
ڈھونڈھنے پر بھی مل نہیں سکتا
یوں خزاں کی نظر لگی ہے اسے
چاکِ فرقت بھی سل نہیں سکتا

لو کے جھونکوں نے میرے چہرے کو
اب تو جھلسا کے کر دیا ہے سیاہ
کوئی سایہ نظر نہیں آتا
تپتے ٹیلوں پہ تا بہ حدِ نگاہ

میری قسمت میں اب تو اے جعفرؔ
جلتے رہنا ہے اور کچھ بھی نہیں
زندگی بھر غمِ جدائی کا
درد سہنا ہے اور کچھ بھی نہیں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

زندگی

زندگی ایک جہنم کے سوا کچھ بھی نہیں
زندگی گریۂ شبنم کے سوا کچھ بھی نہیں
زندگی اک غم پیہم کے سوا کچھ بھی نہیں
زندگی تارِ تنفس پہ گراں باری ہے
زندگی موت کی آغوش میں کلکاری ہے

زندگی چڑھتے ہوئے دن کا ہے گھٹتا سایا
دن چڑھ آتا ہے تو جاتا ہے سمٹتا سایا
دن ہو سر پر تو ہے پاؤں سے لپٹتا سایا
سایہ ملتا نہیں جب دھوپ ہی چھا جاتی ہے
ہاں وہی دھوپ ہے جو موت بھی کہلاتی ہے

www.khrooj.com

موت کے پیڑ پہ اک لپٹی ہوئی بیل ہے یہ
موت سے آنکھ مچولی پہ رواں کھیل ہے یہ
روح کو موت کی بخشی ہوئی اک ڈھیل ہے یہ
زندگی درد میں گھلتی ہوئی ہے قند کی کاش
زندگی غم کے ہے تابوت میں اک سرد سی لاش

نبض انسان کے لمحوں کو گنے جاتی ہے
دل کی دھڑکن ہے کہ یہ وقت چھنے جاتی ہے
موت ان سانسوں سے جیون کو چنے جاتی ہے
سرخیءِ خوں سے بھرے زیست کے پیمانوں کو
موت کا زہر پلاتی ہے یہ شریانوں کو

زندگی حسن کے اک پھول میں ہے بوئے فنا
زندگی دامن انسان میں ہے دست قضا
زندگی موت کے جبڑوں میں سسکتی سی انا
زندگی کاغذی نیّا سی ہے طوفانوں میں
زندگی سوکھی کلی درد کے گلدانوں میں

www.khrooj.com

دل تو کہتا ہے کہ اس گھاٹ کو اک دم جھیلوں
اپنے حصے کے سبھی سانس میں اک دم لے لوں
اس سے میں بھاگوں سدا موت کو بڑھ کر لے لوں
اس کی دیواروں میں یہ کس نے چنا ہے مجھ کو
کس خطا کی اے خدایا یہ سزا ہے مجھ کو

کیوں دکھی دل ہیں تیرے آج خیالات نفی
ہو رہے ہیں تیرے کیوں جینے کے اثبات نفی
کس لئے سوچتے ہیں اب تیرے جذبات نفی
زندگانی کا حقائق سے یہ فرار ہے کیوں
جعفرؔ اب تو ہی بتا جینے سے بیزار ہے کیوں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

حساس گنہگار

اے کریم بے مثل فرمانروائے بے کساں
کیا ازل سے ہیں میری قسمت میں سب محرومیاں

اک طرف تو کر رہا ہے دعوائے لا تقنطو
لولا فضل اللہ کی کرتا ہے پھر تو گفتگو

(1)سورہ الزمر53،(2)سورہ نور20

یہ بھی دعویٰ ہے تیرا اے ذوالجلال ذی حشم
جس پہ بھی میں چاہتا ہوں کرتا ہوں فضل و کرم

جس کو میں محفوظ کر دیتا ہوں خود عصیان سے
کوئی بھی غلطی نہیں ہوتی پھر اس انسان سے

www.khrooj.com

ہے ثبوت اس کا دیا تو نے خدایا جا بجا
تو نے دنیا کی ہر اک شئے کو ہے کی عصمت عطا

جس کو میں گمراہ کروں وہ راہ پاتا ہی نہیں
اور مَن یُفسِد سے راہِ حق پہ آتا ہی نہیں

تو نے بخشی ہے نظافت جاویداں ملکوت کو
اور ہدایت کی ہے اہل عالم جبروت کو

ہے زمین و آسماں کا ذرہ ذرہ متقی
تو نے پاکیزہ کیا ہے ان کو اے رازِ خفی

لولا فضل اللہ کے ہیں یہ ثبوت بے مثل
مجھ کو دنیا میں جو بخشا ہے تو اک راہِ عمل

www.khrooj.com

تو جمائے رعب ہم پر جنت فردوس کا
بادشاہی ہے تیری ، پر ہے مقام افسوس کا

میں تو ہوں احقر سے احقر ذرۂ ناچیز ہوں
نیستی اپنی پہ نادم ہوں کہ میں کیا چیز ہوں

مجھ کو یوں مرعوب کرنا تھا نہیں زیبا تجھے
ایک ذرہ سے بھی کم تر جبکہ ہے دنیا تجھے

ہاں کوئی تیرا شریک مملکت ہوتا اگر
تھا تجھے زیبا اسے مرعوب کرنا سر بہ سر

میں تو ہردم تیرے ہی در پر جھکا دیتا ہوں سر
پھر میری ان غلطیوں پر کیوں ہے سختی اس قدر

www.khrooj.com

جن کو تو محفوظ کرتا ہے تو بچ جاتے ہیں وہ
گیت تیرے فیض کے ہر آن بھی گاتے ہیں وہ

خود بچاتے ہو انہیں دیتے ہو پھر خود ہی جزا
مجھ کو خود گمراہ کر کے خود ہی دیتے ہو سزا

تیری ان دو رنگیوں سے کیوں نہ ہو انساں قنوط
کیوں نہ کھنچ جائیں جبیں پر نا امیدی کے خطوط

اور یزکی من یشاء بھی آپ کا ارشاد ہے
یہ گنہگاروں کے حق میں کس قدر بے داد ہے
(3)سورہ نور 21

من نمی دانم خدایا مقصد بند حیات
من نہ فہمیدم چرا است ایں عتاب و التفات

www.khrooj.com

اک طرف نیکی کا مجھ میں ہے مسلسل انحطاط
اک طرف ہے چھن رہی مجھ سے نشاط و انبساط

ہاں مگر اس بات سے میرا ہے ترسیدن بجا
کیا ہوں میں اور کیا ہے تو اور کیا ہے یہ دار فنا

اس قدر پیچیدہ تر ہیں تیرے قانونِ حیات
گویا ہے اک آسماں میرے لیئے یہ کائنات

نیک بندے بھی گریزاں ہیں سدا بدکار سے
تجھ کو بھی کچھ ربط ہے تو وہ ہے نیکو کار سے

ہم گنہگاروں کو راہِ حق پہ اب لائے گا کون
منزلِ مقصود پر ہم سب کو پہنچائے گا کون

www.khrooj.com

سست رَو ہیں شست پا ہیں غمزدہ مجبور ہیں
راہبر ہم سے ہے اور ہم راہبر سے دور ہیں

راہِ حق پہ آنا چاہیں بھی تو آ سکتے نہیں
دینِ حق کو پانا چاہیں بھی تو پا سکتے نہیں

جب نہ یھداللہ معاون ، جب نہ فضل اللہ مدد
اک دلِ عصیاں زدہ اور وہ بھی عصیاں پر بضد

(4)سورہ اعراف178

ایسی صورت ہے کہ ہر راہ عفو کی مسدود ہے
ایسا عالم ہے ، گریزاں عبد سے معبود ہے

ایسی مایوسی کا عالم ہو تو کیا انساں کرے
اپنی بخشش کے لئے کس طرز کا ساماں کرے

www.khrooj.com

کیا مقدر میں نہیں اپنے لکھی کوئی خوشی
کیا یونہی گزرے گی بد تر موت سے بھی زندگی

کیا گناہ گاروں کو جینے کا نہیں دنیا میں حق
کیا عذابِ نار کا دنیا میں جاری ہے سبق

ہاں تمہاری بارگاہ میں ہے میری یہ التجا
تو یزکی من یشا کے تحت مجھ کو بھی بچا

یا تو میرے حال پر نظر کرم کر اے خدا
ورنہ کر دے ختم میری زندگی کا سلسلہ

یا وجودِ معصیت کا ہو جہاں سے اندفاع
ورنہ یارب چھین لے تو زندگانی کی متاع

www.khrooj.com

رشتہءِ تارِ نفس کو ایک پل میں توڑ دے
یا میری تقدیر کے دھاروں کا رخ تو موڑ دے

تو خفا ہو اور رکھیں زندگی کو ہم عزیز
یہ نہیں ہو سکتا آقا دے نہ دے کوئی بھی چیز

ہاں مجھے تو موت کا جام حسیں کر دے عطا
میری ہستی کو تو یکسر دے زمانے سے مٹا

جب نہیں کچھ فائدہ اس زندگانی سے مجھے
احتمالِ معصیت ہے جب جوانی سے مجھے

مجھ سے یہ رنگیں جوانی کی متاع بھی چھین لے
اس حیاتِ عارضی کا ارتفاع بھی چھین لے

www.khrooj.com

جو بھی بخشا تھا مجھے وہ بھی ابھی تو چھین لے
زندگی آرام و راحت ہر خوشی تو چھین لے

جبکہ اٹھ جاؤں گا میں اس محفل لولاک سے
اور ہو جاؤں گا میں پیوند برد خاک سے

پھر تو راضی ہو گا تو اس محفل احبار میں
جھونک کر ہم عاصیوں کو اپنی جوئے نار میں

تیرے روزِ حشر سے یارب میں گھبراتا نہیں
کچھ حساب و حشر کا اب خوف ہی آتا نہیں

میں بچاؤں گا جسے ، تیرا جو یہ ارشاد ہے
پھر تو بندہ کل جوابوں سے ابھی آزاد ہے

www.khrooj.com

اِنَ الانسانَ لفی خسرِاِ کا جب مصداق ہوں
پھر حسابِ حشر سے میں آج ہی بے باک ہوں

(5) سورہ العصر 2

پھر بھی دیتے ہیں تیرے در پاک پر جھک کر صدا
ہے بہر صورت تمہاری ذات ہی کا آسرا

ذات تیری ہم پہ جب نظر کرم فرمائے گی
تب ہمیں توفیق ترکِ معصیت مل جائے گی

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

خیال کا سفر

ایک صحرائے لق و دق اور وہ بے آب و گیاہ
ریگزارِ پر خطر ہرسو بگولوں کا ہجوم
ریت کے تپتے ہوئے ٹیلوں پہ سورج چشم باک
اور ہر ذرے پہ آتش بار شعلوں کا ہجوم

لو کے جھونکوں سے جھلس جاتے ہیں ذروں کے وجود
اور زمیں گرمی کی شدت سے جہنم کا سماں
دور تک سایہ نہ سبزہ ریگ تا حد نگاہ
چلچلاتی دھوپ اور بے ابر سارا آسماں

www.khrooj.com

ایک آتش گیر دنیا از زمیں تا آسماں
تلملاتی ریت پر دوزخ کا سایہ موجزن
اور ہوا کی آنچ سے وہ کھولتے بحرِ سراب
ایک پگھلائے ہوئے سیسے کا دریا موجزن

کون ہے وہ ، دور ٹیلے پر کھڑا ہے بے خبر
سر برہنہ پا برہنہ اور ہے چہرہ زرد زرد
کوئی راہی ہے یا دیوانہ ہے یا وحشی کوئی
ایسے عالم میں ہوا ہے کون یہ دوزخ نورد

بال بکھرائے پسینے میں نہایا بے قرار
آبلے پاؤں میں ، رخ پر تہہ چڑھی ہے گرد کی
جسم حدت سے سیاہ آنکھوں میں زردی کی جھلک
بے خبر منزل سے ، رگ رگ میں حرارت درد کی

www.khrooj.com

پیاس کی شدت ، زباں ہے خشک ، لب بے رنگ ہیں
اور ہے جلتا جسم سورج کی چتا میں بھن رہا
ساتھ ہی مایوس آنکھوں کو ہے سائے کی تلاش
اور ہے اپنے ڈوبتے دل کی بھی دھڑکن سن رہا

دھیرے دھیرے چل رہا ہے اور تھکن سے چور ہے
پاؤں جلتے ہیں تو اکڑوں بیٹھ جاتا ہے کبھی
ہاتھ رکھ ماتھے پہ وہ ہر سمت کرتا ہے نگاہ
اور پریشانی کے چند آنسو بہاتا ہے کبھی

کون ہے یہ کون ، میں خود جا کے دیکھوں تو ذرا
ہاں وہ دیکھو اس نے دیکھا ہے ابھی میری طرف
کس طرح گہری ہے رُخ پر یاسیت کی زرد تہہ
درد کے آثار جس چہرے پہ ہیں خنجر بکف

سوچتا ہوں کون اس آتش فشاں صحرا میں ہے
کیوں بھٹکتا پھر رہا ہے زندگی کے واسطے
اس کو آنا ہی نہیں تھا آتش نمرود میں
کیا خلیل آیا ہے پھر رب کی خوشی کے واسطے

غور سے تو دیکھ اور پہچان اے چشم خیال
یہ تو خود میرا ہی ''دل'' ہے عشق کا صحرا نورد
ڈھونڈتا پھرتا ہے الفت کا یہ سایہ ہر طرف
فرطِ مایوسی نے اس کا کر دیا ہے رنگ زرد

آج جعفرؔ بے خیالی میں یہ کیا آیا خیال
زیست کی تلخی سے سوچیں بھی تیری مسموم ہیں
حادثوں کے زہر دے کر فکر کو مت قتل کر
تو ہی خاطی ہے، تیرے افکار تو معصوم ہیں

☆☆☆

سگریٹ

ایک سگریٹ ہے میرے ہونٹوں میں
اور پریشان ذہن سویا ہے
کتنی پیاری ہے یہ حسیں سگریٹ
میرا ہر سانس جس میں کھویا ہے

ذہن کو کیا سکون ملتا ہے
جب یہ ہونٹوں سے پیار کرتی ہے
خود سلگتی ہے ذہن کا لیکن
ختم ہر انتشار کرتی ہے

www.khrooj.com

سوچتا ہوں اے میری محبوبہ
تو بھی ہوتی کوئی حسیں سگریٹ
ہونٹ میرے تجھے بھی چھو سکتے
کاش تو ہوتی دلنشیں سگریٹ

میں تلاشِ سکون میں اکثر
تجھ کو خلوت میں بیٹھ کر پیتا
اور دھواں پر خمار سا دھواں
جذب سینے میں کرتا اور جیتا

میری سانسوں سے مختلط ہو کر
یہ تیری روح یہ دھواں پیاری
ہوتا تحلیل میرے پیکر میں
ہوتی دونوں کی ایک جاں پیاری

www.khrooj.com

تو نہ ہونٹوں سے پھر جدا ہوتی
روح تیری اتارتا دل میں
تیرے نازک نفیس پیکر کو
پوجتا اور سنوارتا دل میں

یوں نہ ہوتا شکستہ دل میرا
یاد ماضی نہ مجھ کو تڑپاتی
تیری میٹھی سی لمس ہونٹوں پر
مجھ کو ابدی سکون دے جاتی

جب تمہارا وجود اجسادی
میری سانسوں کی لے میں کھو جاتا
تیرے ہی پیار کی طرح دل میں
ضم تیرا جسم مجھ میں ہو جاتا

www.khrooj.com

میری ان انگلیوں کے چہرے پر
گرم سانسوں کا ہے ہوا احساس
سانس لیتی ہے آخری شاید
یہ جو سگریٹ ابھی ہے میرے پاس

اب خیالوں کا تار ٹوٹا ہے
بجھ چکی ہے یہ آخری سگریٹ
کیا سکوں بخش تھی یہی جعفرؔ
کھو چکی ہے جو زندگی سگریٹ

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

انسان کے دو رُوپ

ایک ٹہنی پہ فاختہ تنہا
سوچتی ہے کہ کیا زمانہ تھا
یہ حسیں باغ تھا بہار بھی تھی
راحت افزا یہ آشیانہ تھا

اور میرا تھا جو شریکِ حیات
کتنا پیارا تھا پیار کرتا تھا
دانہ جب کوئی ڈھونڈ لیتا تھا
وہ میرا انتظار کرتا تھا

www.khrooi.com

میرے پہلو میں بیٹھ کر اکثر
مجھ سے کرتا تھا پیار کی باتیں
کتنی میٹھی تھیں کتنی پیاری تھیں
میرے اس راز دار کی باتیں

اکثر اس کے پروں میں سر اپنا
میں چھپاتی تھی دل بہلتا تھا
اس کے نازک پروں کی گرمی سے
دو جہاں کا سکون ملتا تھا

چونچ سے چونچ جب ملاتا تھا
ایک میٹھا سرور آتا تھا
چومتا تھا وہ میری آنکھوں کو
پھر سے آنکھوں میں نور آتا تھا

کوئی انسان جب تھکا ہارا
ٹھنڈی چھاؤں میں سونے آتا تھا
بیٹھ کر وہ بھی آشیانے میں
گیت گا کر اسے سلاتا تھا

میں بھی سنتی تھی لوریاں اس کی
ان میں خود میں بھی کھو ہی جاتی تھی
پر سکوں زندگی کے لمحوں میں
میں بھی لوری پہ سو ہی جاتی تھی

مجھ سے کہتا تھا یہ جو انساں ہیں
رحم دل ہیں یہ بے ضرر انساں
دکھ کسی کو کبھی نہیں دیتے
کتنے پیارے ہیں بے خطر انساں

امن عالم کا درس دیتے ہیں
بے زبانوں پہ رحم کھاتے ہیں
ظلم و بیداد سے بھی عاری ہیں
پر سکوں رہ کے چین پاتے ہیں

ایک دن ایک راہی اس راہ کا
پیڑ کے پاس آن کر لیٹا
ہم بھی بیٹھے تھے آشیانے میں
وہ بھی چادر سی تان کر لیٹا

اور میرا تھا جو شریک حیات
پاس میرے ہی آشیانے میں
آدمی کا سکوں تھا پیش نظر
محو بیٹھا تھا لوری گانے میں

www.khrooj.com

پھر اچانک اٹھا وہی انساں
کوئی شئے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے
پھر دھماکہ ہوا میں سہم گئی
غم کے بادل تھے دل پہ چھائے ہوئے

میں نے دیکھا میرا شریک حیات
گر کے ریتی پہ پھڑپھڑانے لگا
ایسا عالم نزع کا طاری تھا
میرا دل ڈوب جانے لگا

کیا یہ انسان ہے وہی انساں
گیت جو شانتی کے گاتا تھا
کیسا جلاد تھا چھری ظالم
ننھے سے حلق پر چلاتا تھا

www.khrooj.com

آج بھی ایک راہی پھر جعفرؔ
پیڑ کے پاس آ کے سویا ہے
سوچتی ہوں اُڑوں کے بیٹھی رہوں
ذہن ماضی کی لَے میں کھویا ہے

ہائے انسان یہ ترے دو روپ
نعرے تو امن کے لگاتا ہے
اور معصوم سے پرندوں پر
اپنی بندوق بھی چلاتا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

تعزیت

24:2:76

www.khrooj.com

ملا ہے آج مجھے اپنے دوست کا نامہ
جو میرے پیار کا مرکز ہے میرا بھائی ہے
ہر ایک لفظ تھا نامے کا ، درد کا حاصل
بہن کی مرگ کی اس نے خبر سنائی ہے

بہن کا رشتہ تقدس کے پیار کا رشتہ
کہ جس کا کوئی بدل ہے نہ کچھ مداوا ہے
یہ پھول وہ ہے کہ خوشبو ہے جس میں الفت کی
جسے ہمیشہ محبت وفا کا دعویٰ ہے

یہ خط کھلا ہے میرے سامنے مگر میں تو
خود اپنے ماضی کے زخموں کے درد میں گم ہوں
ہے ایک موت کا منظر میری نگاہوں میں
خود اپنی بہن کے رخسار زرد میں گم ہوں

وہ میری بہن جو دکھ سہہ کے شاد رہتی تھی
دکھوں کو بھول کے خوش تھی میری خوشی کیلئے
تھا کتنا پیار اسے میرے ہنستے لمحوں سے
دعائیں کرتی تھی جو میری زندگی کیلئے

وہ اس کے آخری لمحے وہ درد کا عالم
وہ اضطرار کی حالت وہ اشک بار آنکھیں
وہ میرا ہاتھ پکڑ کر لگانا آنکھوں سے
میرے خیال میں اٹھتی وہ بار بار آنکھیں

www.khrooj.com

وہ اس کا پیار سے کہنا بھیا بچا لو مجھے
کہ دل ہے ڈوب رہا دم لبوں پہ آیا ہے
کہ مجھ سے زیست کا دامن ہے اب چھٹا چاہتا
میری حیات پہ کچھ بد روحوں کا سایا ہے

یہ اس کی بات بھی پوری نہ ہو سکی تھی ابھی
کہ اس کی آنکھوں کی لو تیز تیز ہونے لگی
بہت ہی دھیرے سے تھرائیں ریشمی پلکیں
نگاہ کی اوٹ سے موت عکس ریز ہونے لگی

تھی اس کے زرد سے چہرے پہ تہہ اداسی کی
کہ سانس تیز ہوئے ، نبض ہو گئی دھیمی
پھر اس کی آنکھیں ہوئیں بند اس کے ماتھے پر
تھی ایک ٹھنڈے پسینے کی روشنی دھیمی

www.khrooj.com

میری نگاہ نے دیکھا جب اس نے دم توڑا
تڑپ رہا تھا میں ، وہ ابدی نیند سوتی تھی
وہ میٹھی نیند وہ ابدی سکوں کی میٹھی نیند
کہ جس پہ موت بھی خود بال کھولے روتی تھی

یہ اک فسانۂ جاں سوز پر الم انجام
یہ زندگی کا سفر صدمۂ حیات بنا
وہ ایک شمع جو خاموش ہو گئی پل میں
اسی کا درد میرے دل کی کائنات بنا

وہ میرے سامنے دم توڑنا ، وہ سو جانا
میری نظر کو ہمیشہ اداس رکھے گی
میرے مزاج پہ اک یاسیت کا عالم ہے
میرے خیال کو وہ اپنے پاس رکھے گی

یہ خط کھلا ہے مگر میں تو پڑھ نہیں سکتا
ہیں میرے قلب کے ناسور ہو گئے تازہ
مجھے یوں لگتا ہے اک یہ بھی بہن ہے میری
کہ جس کے چہرے پہ ہے موت کا سجا غازہ

میں سوچتا ہوں کہ اب تعزیت کروں کیسے
یہ غم تو دونوں کا ہے ایک، کیا میں کہہ پاؤں
یہ دل تو کہتا ہے ان درد و غم کی موجوں میں
میں ایک اشک کی صورت ٹپک کے بہہ جاؤں

میں سوچتا ہوں مرا موت پر جو بس چلتا
پکڑ کے اس کا گریبان اتنا کر جاتا
کہ اس کے ہاتھوں سے میں چھین لیتا بہنوں کو
یا پھر میں ایک ہی سرد آہ بھر کے مر جاتا

www.khrooj.com

وہ موت جس نے اجاڑے ہیں لاکھوں بستے گھر
جو خاندانوں کی خوشیوں سے بیر رکھتی ہے
وہ موت جس کا ہے آسیب ساری دنیا پر
جو انبیاء کی بھی چھاتی پہ پیر رکھتی ہے

ہے جعفرؔ اب تو یہی آرزو کہ دنیا سے
یہ غم کا یوم زمانے پہ پر فشاں نہ رہے
ہو راج والیءِ کونین کا زمانے میں
ہو ورنہ دھرتی فنا ، سر پہ آسماں نہ رہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

تصفیہ

19:6:81

تو بھی اب وہ نہیں ، نہ میں وہ ہوں
سارا ماحول ظلم خوردہ ہے
تیری میری نہیں یہ بات سجن
اب جگت کا ضمیر مردہ ہے

تو بھی خاطی ہے ، میں بھی خاطی ہوں
جب ملیں گے تو ظلم پھوٹے گا
امن ہستی کی پاک کشتی کو
میں بھی لوٹوں گا ، تو بھی لوٹے گا

میں تجھے کیا امان بخشوں گا
میں تو خود بے امان پھرتا ہوں
شمر خو خواہشوں کے زمرے میں
سر بہ نوکِ سنان پھرتا ہے

عارضی ہیں یہ تیری کل سوچیں
تیرے جذبات ہیں تو وقتی ہیں
کوئی جذبہ نہیں ہے اب صادق
اب خیالات ہیں تو وقتی ہیں

ظلم سے تھک گئے ہیں ہم دونوں
اس لئے اب تھکن نکالیں گے
جب بھی اترے گی یہ تھکن پھر سے
تازہ دم ہو کے ڈاکے ڈالیں گے

اس سے بہتر ہے ہم جدا ہی رہیں
اور نہ گنگ و جمن کا سنگم ہو
گھر نہ بہتے پھریں غریبوں کے
اٹھتے طوفاں کا جوش کچھ کم ہو

جعفرؔ اس دور میں شریفوں کی
خواہشوں سے نجات لازم ہے
نیک و احسن عمل سے تابندہ
اک نئی کائنات لازم ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

اندوہِ دروں

14:2:79

انسان کا اظہار مصیبت بھی ہے فطرت
دکھ درد سنانے کی یہ عادت بھی ہے فطرت

جب قلب کی گہرائی میں جل اٹھتا ہے پٹرول
لو دیتے ہیں الفاظ سلگ اٹھتا ہے ہر قول

اک لاوا تہہ قلب مچلتا ہے مسلسل
سیسہ لب انساں میں پگھلتا ہے مسلسل

شریانوں میں ہوتا ہے لہو درد سے مسموم
افکار کے برگد پہ چہکتے ہیں سدا بوم

www.khrooi.com

بند جذب کا بندھ جاتا ہے جب حلق پہ یکدم
رُندھ دیتا ہے پھر حلق کو سیلاب تپِ غم

فطرت جو فشار اپنا دکھاتی ہے بصد ناز
بندھ جاتی ہے ہچکی تو بھرا جاتی ہے آواز

نبضوں میں تڑپتا ہے کوئی طائر بسمل
دریا کے کٹاؤ کا سماں دیتا ہے یہ دل

سینے کی حبس دیتی ہے اندر سے دباؤ
آنکھوں میں ٹھہر جاتا ہے فطرت کا بہاؤ

تلخی سی پپوٹوں میں چبھی جاتی ہے پیہم
چند کرچیاں مژگاں سے اتر آتی ہیں یکدم

www.khrooj.com

آلام کا جب پڑتا ہے آنکھوں پہ دباؤ
روکے سے نہیں رکتا پھر اشکوں کا بہاؤ

لیکن اے میرے دوست حقیقت کو سمجھنا
خود غرضیءِ کونین کی فطرت کو سمجھنا

جس وقت بھی آ جاتی ہے اظہار پہ نوبت
اور درد کے اظہار کی گفتار پہ نوبت

سننے کا نہیں کوئی بھی یہ درد کی بپتا
خالق کی قسم دنیا میں رہ جاؤ گے تنہا

غمخوار زمانے میں نہیں کوئی کسی کا
ساتھی ہے زمانہ تو مسرت کا خوشی کا

www.khrooj.com

دکھ درد کے اظہار کا ذلت ہے نتیجہ
تنہائی ہے انجام تو وحشت ہے نتیجہ

بہتر ہے کہ ہر درد کو سینے میں دبا لو
ہنس ہنس کے ملو سب سے ، غم دل کو چھپا لو

جعفرؔ ذرا سوچو کہ یوں عزت بھی رہے گی
احباب کی خود غرض محبت بھی رہے گی

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

معذرت خواہی

تمہاری کیسی ہے یہ کیسی معذرت خواہی
تیری خودی کو کوئی ٹھیس ہی نہ لگ جائے
کسی قدم پہ ندامت تمہیں بھی ہوتی ہے
خود اعتمادی کو تیری ، یہ دل نہ تڑپائے

یہ دورِ عصر میں دل توڑنا غلط تو نہیں
یہ شیشہ ٹوٹ کے سینے میں دفن رہتا ہے
یہ دین و دنیا کے رشتے فریب پیہم ہیں
تو کس لئے یہ ندامت کی رو میں بہتا ہے

www.khrooi.com

تو تا بہ زیست میرے دل کو چور کرتا رہ
مجھے وفا کی قسم میں معاف کر دوں گا
یہ جانِ زار بنی ہے ستم اٹھانے کو
تو ظلم کر ، میں دلِ زار صاف کر دوں گا

تو میری رسوا محبت سے شرمسار نہ ہو
یہ چند خون کے ہیں گھونٹ جو میں پی لوں گا
میں مسکرا نہ سکا بھی تو کوئی بات نہیں
میں جیسے جیتا ہوں بے چین رہ کے جی لوں گا

نہیں ہے ایسا کوئی میرا دوست دنیا میں
کہ دوستی میں جسے میں بھی آزما پاؤں
نہ دے فریب مجھے اس خلوص قلبی پر
معاملات میں جس کو میں با وفا پاؤں

www.khrooj.com

یہ دل تمہارے نہیں کئی وفا شعاروں کے
حسین ہاتھوں کی ضربات سے شکستہ ہے
عبث یہ تم نے ہے سمجھا کہ صرف اک تیری
غرور و کبر زدہ بات سے شکستہ ہے

تمہارے بارے یہ کہتے ہیں میرے دوست مجھے
ملا ہے خوب تجھے اپنی دوستی کا صلہ
یہ ٹھیک مجھے تجھ سے نہ یہ توقع تھی
مگر نہیں مجھے تم سے بھی رائی بھر کا گلہ

یہ میرے دوست بھلا ایسی بات کیا سمجھیں
کہ اب معاشرے کی زندگی سیاست ہے
خلوص نام کو باقی نہیں زمانے میں
جہاں کی دشمنی اور دوستی سیاست ہے

www.khrooj.com

حساس دل پہ ہتھوڑے چلائے جاتے ہیں
خیالِ خاطر احباب کی کسے فرصت
خلوص کیش ہیں آماجگاہِ طنز و ستم
بجز سیاست دوراں نہیں کہیں الفت

یہ دوست کہتے ہیں غیروں کی کوئی بات نہیں
جسے تم اپنا سمجھتے تھے اجنبی نکلا
جسے حیات بڑھ کر عزیز رکھتے تھے
وہ لوٹنے میں تمھیں لے کے سادگی نکلا

وہ یہ سمجھتے نہیں آج اس زمانے میں
ہر ایک ناز و نیاز و ادا بناوٹ ہے
جو دعویدارِ وفا و خلوص ہیں ان کی
ملمع کردہ حیا اور وفا بناوٹ ہے

www.khrooj.com

اے میرے دوست نہ گھبرا میری پریشانی
ہے چند روز میں پھر سے تمہیں کو چاہوں گا
تو میرے زخم ذرا مندمل تو ہونے دے
میں اس کے بعد تیری دوستی کو چاہوں گا

جو زخم ہوتا ہے وہ مندمل تو ہوتا ہے
پر اس کا پھر بھی ہمیشہ نشان رہتا ہے
ہو جس سے ٹھیس لگی دل کو ایک بار کبھی
دل اس سے بھی تو سدا بدگمان رہتا ہے

سمجھنے پایا نہیں کوئی بھی تجھے جعفرؔ
کہ تو تو ہر کس و ناکس سے پیار کرتا ہے
جو پیش آئے تکلف سے تجھ سے دنیا میں
تو اپنی جان بھی اس پر نثار کرتا ہے

☆☆☆

www.khrooj.com

دوست کے نام

اے میرے بھائی میرے دوست میری جان ظفؔر
میرے اشعار سدا پیار تجھے کرتے ہیں
بوسے لیتا ہے تیرے نام کے جھک کر یہ قلم
گویا قرطاس و قلم تیرا ہی دم بھرتے ہیں

میرے محبوب ہے مسموم یہ ماحول تیرا
اپنے ماحول کے زہراب کے اثرات سے بچ
اپنی تقدیس کے سونے کو تو نیلام نہ کر
حسنِ آورہ و بیباک کے جذبات سے بچ

www.khrooi.com

میں تجھے دنیائے فانی سے بچاؤں گا سدا
اس کی اس عارضی رنگت کی حقیقت کہہ کر
تیری راہوں کو رہِ حق سے ملاؤں گا سدا
زر کو زن کو میں زمانے کی مصیبت کہہ کر

تو نے پائی ہے جہاں پرورش اے جان عزیز
وہ تو اک درس گہہِ عشرت و آسائش ہے
اب تو رکھنا ہے تجھے اس کے معائب پہ نظر
تجھ پہ افتاد ، یہ ماحول کی آلائش ہے

حسن اور عشق وہاں دونوں ہوس پیشہ ہیں
حسن اور عشق کے انداز و ادا بکتے ہیں
ہے خریدار دکاں دارِ ہوس دونوں طرف
اہل زر لیتے ہیں اور ماہ لقا بکتے ہیں

www.khrooj.com

تیرے ماحول کے نوخیزوں میں مفقود ہے شرم
تیرے گلزار کی کلیوں میں وہ تقدیس نہیں
سر پرستوں کو سدا فکر زر و فکر معاش
باغبانوں کی عمل یافتہ تدریس نہیں

تیرے ماحولِ وراثت میں مچلتا ہے شباب
حسن آوارہ کی انگڑائیاں ہیں حشر نما
خود ہی بھنوروں کو جگا دیتی ہیں ہنستی کلیاں
دعوتِ سجدہ بھی خود دیتے ہیں پتھر کے خدا

تیرے ماحول کی لیلاؤں کو مجنوں کی ہے چاہ
حسن خود عشق کے انداز سکھا دیتا ہے
تیرے میخانے کے ساقی ہیں سدا جام بکف
زہد خود جام مئے ناب پلا دیتا ہے

www.khrooi.com

ایسے ماحول میں یوں دوست تجھے رہنا ہے
جیسے خاروں کے خرابے میں سرِ شاخ گلاب
سرخرو رہتا ہے تقدیس کے غازے سے سدا
تیرے کردار کی زینت ہو تیرا حسن و شباب

جس جگہ بچنا ہو مشکل ، تو وہاں بچ کے دکھا
یہ شہادت سے بھی افضل ہے عمل سوچ کے چل
اپنے دامن کو ہمیشہ تو معاصی سے بچا
طفل ناداں کی طرح تو نہ کھلونوں پہ مچل

کر تو توفیق طلب اپنے امامؑ حق سے
ترے کردار کی زلفوں کو سنواریں گے وہی
تیرے اوقات کے جوڑے میں سجا کر تقویٰ
تیرے اعمال کی کلیوں کو نکھاریں گے وہی

یاد رکھنا یہ نصیحت ہے تجھے جعفرؑ کی
تیری ہی خیر ہمیشہ سے ہے مطلوب مجھے

دوستی کا یہ تقاضہ تھا کہ آئینہ بنوں
اور تیری راحت دارین ہے محبوب مجھے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

سالگرہ

آج کا دن بھی کیا عجیب دن ہے
کتنا ویراں اداس مرجھایا
آج کے دن ہے میری سالگرہ
سال کے بعد ہے یہ دن آیا

سب ہیں مصروفِ جشن میں لیکن
سوچتا ہوں کہ کیا مناسب ہے
آج کے دن بھی ہنسنا جائز ہے
یا پھر آہ و بکا مناسب ہے

www.khrooi.com

سب مسرت کی جھوٹی خواہش میں
یونہی اک جشن سا مناتے ہیں
بے خبر ہیں کہ سالِ عمر کٹا
موت کے دن قریب آتے ہیں

آج کے دن یہ لوگ کہتے ہیں
کیسے بادل سہانے آئے ہیں
حالانکہ لاشِ سالِ رفتہ پر
یہ تو آنسو بہانے آئے ہیں

میرے ماضی کے زرد چہرے پر
کتنے آلام کی خراشیں ہیں
میری اس زندگی کی گودی میں
کتنے برسوں کی سرد لاشیں ہیں

www.khrooj.com

یہ جو پچیسواں تھا سالِ رواں
آخر اس نے بھی ساتھ چھوڑ دیا
سال بھر ایڑیاں رگڑتے ہوئے
آخر اس نے بھی دم ہے توڑ دیا

سوچتا ہوں گذشتہ سال سے بھی
میری کتنی ہیں یادیں وابستہ
رنگ برنگے دنوں کو چن چن کر
جو سجایا تھا میں نے گلدستہ

آج میں ان دنوں کی یادوں کو
طاقِ نسیاں پہ رکھ کے شاداں ہوں
اک نئے سال میں قدم رکھ کر
اپنی طول امل پہ نازاں ہوں

www.khrooj.com

ہوں گی جب موم بتیاں روشن
ساری محفل کو جگمگائیں گی
میری اس زندگی کے لاشے پر
آنسو آ کر وہی بہائیں گی

ہپی برتھ ڈے کی طرزِ ابتر پر
لوگ ہنستے ہیں رقص کرتے ہیں
ہم ہیں ترساں کہ زندگی نہ کٹے
کیک بھی کاٹنے سے ڈرتے ہیں

اپنے ماضی کی قبر پر شمعیں
پوری پچیس میں جلاؤں گا
لوگ جب تالیاں بجائیں گے
تب میں چند اشکِ غم بہاؤں گا

www.khrooi.com

یہ جو پچیس سال ہیں تیرے
عقل کہتی ہے ان پہ کر لے نگاہ
کوئی لمحہ نہ ایسا پائے گا
جب نہ سرزد ہوا ہو تجھ سے گناہ

کتنے معصوم تھے وہ دن کہ جنہیں
میں نے ہر ظلم سے گزارا ہے
میں ہوں قاتل کہ خود انہیں میں نے
زہر عصیاں پلا کے مارا ہے

سال کا خواب آج ٹوٹا ہے
آج توبہ کا پھر ارادہ کر
ترکِ عصیاں کا کر لے عزمِ قوی
اپنا جذبِ عمل زیادہ کر

www.khrooj.com

یہ شب و روز و ماہ و سال ترے
تیری میت پہ رو نہیں سکتے
بے وفائی ہی بے وفائی ہے
یہ تیرے غم میں کھو نہیں سکتے

میں نہ پھر یہ جشن مناؤں گا
یہ ہے ماضی کے خاص روگ کا دن
زندگی کا سہاگ اجڑا ہے
یہ خوشی کا نہیں، ہے سوگ کا دن

اب پشیماں ہوں اپنے ماضی پر
اب خیالوں کا تار ٹوٹا ہے
آج چونکا ہے خواب سے جعفرؔ
سال بھر کا خمار ٹوٹا ہے

☆☆☆

www.khrooi.com

گنگ محل

اے میری زیست میں ہوں گنگ محل کا قیدی
ہے یہ ماحول کی سنگلاخ چٹانوں کا محل
ہر طرف گھیرے ہے پتھریلی دیواروں کا حصار
گویا صدیوں سے ہے آسیب زدہ تاج محل

ہر بشر خشت ہے پتھر سے تراشیدہ خشت
اور یہ ان اینٹوں کے چننے سے ہے تعمیر ہوا
اور رواجوں کے یہ گنبد ہیں ، یہ رسموں کے کلس
جس کی ہر اینٹ پہ مذہب کا پلستر ہے چڑھا

www.khrooi.com

حبس کتنی ہے میری سانس گھٹی جاتی ہے
کیا گھٹن ہے کہ ہے دشوار یہاں دم لینا
میری تنہائی پہ ہنستے ہیں اندھیروں کے یہ بت
میری وحشت کی یہ ضد ہے کہ صدا دے دینا

جب بھی تنہائی سے گھبرا کے صدا دیتا ہوں
بازگشت اپنی جو سنتا ہوں تو ڈر جاتا ہوں
لوٹ آتی ہے جو دیواروں سے ٹکرا کے صدا
اپنے ہی اشکوں کی موجوں سے نتھر جاتا ہوں

یہ محل جتنا بھی باہر سے حسیں ہے لیکن
ہے یہ اندر سے سیاہ اور ہے عفونت سے بھرا
اس کی ہر خشت پہ چھائی ہے سیاہ گرد کی تہہ
ایک کھنڈر سا ہے آسیب کی ہیبت سے بھرا

www.khrooj.com

میری معصوم سی ہستی ہے یہاں بے بس سی
اپنی تنہائی کی فریاد بھلا کس سے کروں
گوش دیواروں کے ہوتے ہیں جہاں کہتا ہے
اور یہاں لوگ بھی بہرے ہیں تو میں کس سے کہوں

دل تو کہتا ہے یہ جعفرؔ کہ میں سر ٹکرا دوں
اپنے ماحول کی دیوار کی سخت اینٹوں سے
یا تو اڑ جائیں پرخچے انہی دیواروں کے
یا میں سر پھوڑ کے مر جاؤں کرخت اینٹوں سے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

احساسِ ندامت

25:2:79

تمہارے ہونٹوں پہ یہ کپکپی ہے کیوں پیارے
تمہاری آنکھوں کو زیبا نہیں پشیمانی
جو مجھ پہ ظلم ہوئے تو تھا میں اسی قابل
تمہاری شرم سے بھیگی ہے کیوں یہ پیشانی

ندامتیں تیرے شایان شاں نہیں پیارے
تیرے مزاج کو زیبا ہے صرف یزدانی
نہیں ہے عفو کے قابل یہ جرم الفت کا
ہے راس عشق کو جعفرؔ یہ حشر سامانی

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

منافقت

کچھ عداوت بھی ہے اور درد کے اظہار بھی ہیں
ہیں حقیقت میں میرے اپنے ، پہ اغیار بھی ہیں
ایک تصویر کے دو رخ تو ہوا کرتے ہیں
غم جو دیتے ہیں تو وہ خود میرے غمخوار بھی ہیں

نفرتیں آنکھوں کے پردوں پہ ہیں رقصاں رقصاں
قسمتیں ہنس کے یہ کہتی ہیں انہیں پیار بھی ہے
جعفرؔ حالات کا یہ دوغلہ پن کیا سمجھے
وہی رہزن ہے وہی قافلہ سالار بھی ہے

☆

☆☆☆

جسم وروح

19:7:79

تصور نے پئے عبرت دکھایا
مجھے اک قبر کا پر ہَول منظر
اداسی اور سیاہی کا وہ عالم
کہ جیسے شہر کا تیرہ مقدر

لحد کے وسط میں اک نوجوان جسم
کفن تانے ہوئے پاؤں پسارے
پڑا تھا خاک پر بے یار و یاور
حسیں جیون کی جمنا کے کنارے

www.khrooj.com

لحد کے گوشہءِ ویراں میں اک سو
کھڑی ہے ایک دوشیزہ کھلے سر
بدن پر ہے اک الطف سا لبادہ
اداسی کی فضا ، سیلی جبیں پر

بہ عبرت دیکھ کر کہتی ہے اس سے
اے میرے نوجوان بے سود پیکر
میرے محبوب میرے قالب جاں
وہ اک چنچل جواں وہ شیر تیور

تیرے بازو کہ جن میں رستمی تھی
میرے مہ رُو وہ بازو اب کہاں ہیں
وہ کاکل ریشمی عنبر فشاں سے
لٹکتے رخ پہ گیسو اب کہاں ہیں

تیرے رخ کی وہ سرخی جس سے اکثر
دھڑک جاتے تھے سینے دشمنوں کے
وہ ہونٹوں کی حرارت جس سے ہردم
اُتر جاتے تھے سینے گل رخوں کے

تیری پٹرول خو شعلہ بیانی
کہ جس سے برف گرتی تھی دلوں پر
کہاں ہے وہ چمک تیری نظر کی
کہ جس سے رنگ آتا تھا گلوں پر

یہ تنہائی کا عالم میری توبہ
تیری محفل کے پروانے کہاں ہیں
جو دم بھرتے تھے تیری دوستی کا
نہ جانے اب وہ انجانے کہاں ہیں

www.khrooi.com

یہ حالت اب نہ دیکھی مجھ سے جائے
کہ ہر موئے بدن سے جاری پانی
اور اب حشرات بھی تجھ پر ہیں جابر
تیری لاؤں کہاں سے پھر جوانی

ہے جسم نازنیں کیڑوں کی زد میں
کہاں ہیں اقربا آ کر بچائیں
وہ رشتہ دار ہیں کس سمت جعفرؑ
کسی کو تو ذرا اب آزمائیں

خدا حافظ میرے محبوب پیکر
جدا ہونا مقدر ہے ہمارا
سنا کرتا تھا جس منزل کی باتیں
اسی میں اب خدا حافظ تمہارا

☆☆☆

www.khrooj.com

مجبوریاں

15:10:79

www.khrooj.com

میرے محبوب کیا کہا تو نے
میرے چہرے پہ سرد مہری ہے
میری الفت کا رنگ پھیکا ہے
میری چاہت کی آنچ ٹھنڈی ہے

اور یہ بے کیف میری آنکھیں ہیں
بدلا بدلا ہوا ہے رخ میرا
ایک زردی ہے میرے چہرے پر
دھندلا دھندلا گیا ہے رخ میرا

کاش تم میرے قلب مضطر کے
اٹھتے طوفاں پہ اک نظر کرتے
تم میرے ذہن کی قیامت کے
ایک ہی رخ پہ اک نظر کرتے

میرے محبوب کیا کہوں تجھ سے
کتنی مایوس زندگانی ہے
کتنی بربادیوں کے ہاتھوں میں
میری مایوس کن جوانی ہے

اپنی آنکھوں کی اشک باری میں
اپنے ماضی کو گنگناتا ہوں
اپنی یادوں کے ہر دریچے میں
تیری تصویر کو سجاتا ہوں

www.khrooj.com

میرا ماضی کہ جس کا ہر لمحہ
ایک دکھ درد کا فسانہ ہے
جس میں جنت ہے میرے سپنوں کی
ان دکھوں میں سکون خانہ ہے

اپنے دکھ درد خود اٹھا کر بھی
میرے دل کو سکون آتا تھا
تیرا احساس اس جہنم کو
مثل فردوس جگمگاتا تھا

اب بظاہر سکھی ہوں میں لیکن
اک جہنم کی نذر رہتا ہوں
تجھ سے مل کر بھی خوش نہیں ہوتا
کتنے خاموش درد سہتا ہوں

www.khrooj.com

میرے ہونٹوں پہ آج پہرے ہیں
میری باتوں پہ آج پہرے ہیں
میرے جذبوں پہ آج پہرے ہیں
میری آنکھوں پہ آج پہرے ہیں

سخت پہروں کی باڑھ کے اندر
کھل کے الفت جتا نہیں سکتا
اپنی سچائیوں کی خاطر بھی
چند آنسو بہا نہیں سکتا

میں نہ بدلا ہوں اور نہ بدلوں گا
رخ تو حالات ہی نے بدلا ہے
خشک آنکھوں کی نم کو کیوں جانے
میرے اوقات ہی نے بدلا ہے

www.khrooj.com

تم سے مل کر بھی اپنی باتوں کا
اب میں اظہار کر نہیں سکتا
کتنا بے بس ہوں میں تجھے پا کر
کھل کے اب پیار کر نہیں سکتا

تیری مجبوریوں کی دنیا میں
اک قیامت ہے دل لگی میری
دل تو کہتا ہے ختم ہو جائے
تیرے قدموں میں زندگی میری

بد نصیبی ہے یہ مقدر کی
میری الفت پہ شک رہا تم کو
میری اس بد نصیب الفت نے
مطمئن ہی نہیں کیا تم کو

www.khrooj.com

تو جو چاہے تو تیری الفت میں
ختم میں اپنی زندگی کر لوں
گر تجھے اعتماد آئے تو
ہنس کے خود آپ خود کشی کر لوں

اپنی الفت کی اس صداقت کی
تم کہو کون سی قسم کھاؤں
جس سے ہو اطمینانِ دل تیرا
وہ حلف نامہ لکھ کے خود لاؤں

اعتبار اب اگر نہ آ پائے
پھر یہ اپنا میرا مقدر ہے
کیا گلہ ہے کسی سے پھر جعفرؔ
سارا بد قسمتی کا چکر ہے

☆☆☆

www.khrooj.com

قصوروار

28:5:81

www.khrooi.com

جرم آخر جرم ہے چاہے عمل میں ہو نہ ہو
ہاں وہ ناکردہ خطا جو نامکمل رہ گئی
اس کا بانی کون تھا اس کا محرک کون تھا
دجلۂ عصیاں میں تھی کس کی طبیعت بہہ گئی

اک قدم میرا بڑھا پاکیزگی کی راہ سے
اک قدم اس کا بڑھا جذبات سے بیگانہ تر
پھر اچانک اس طرف سے وہ قدم آگے بڑھا
جس کی ہلکی لمس سے وا ہو گئے جذبوں کے در

وہ بڑھے ، میں بھی بڑھا ، ہم اس طرح بڑھتے رہے
وہ میری پھر حوصلہ افزائیاں کرتے گئے
میں کسی موقع پہ ٹھہرا بھی تو پھر ان کے قدم
میری جانب خود ہوس آرائیاں کرتے گئے

میں ہوا گستاخ اور وہ در گزر کرتے گئے
پھر میری گستاخیوں کو مل گیا شرفِ قبول
اُس طرف سے پئے بہ پئے الہام تھا ھَل مِن مَّزِید
اِس طرف سے پئے بہ پئے گستاخ جذبوں کا نزول

پھر اچانک چیخ کر جاگا ضمیر اس خواب سے
زیرِ شبنم آ گئیں جذبات کی چنگاریاں
اُس طرف مخمور آنکھیں آنسوؤں میں کھو گئیں
اِس طرف بھی آنسوؤں کی تلخ آتش باریاں

روتے روتے سوچتا ہوں اصل مجرم کون ہے
جرم دونوں کا برابر ہے کہ ہیں دونوں خفا
آج ہم دونوں ملا سکتے نہیں پل بھر نگاہ
وہ بھی خاطی بے خطا اور میں بھی خاطی بے خطا

اصل مجرم کون ہے کہتا ہے خود میرا ضمیر
اصل مجرم تو ہے جعفرؔ ، تجھ کو تھا حاصل شعور
وہ اگر بہکے بھی تھے تو ، تو نہ گم کرتا حواس
وہ نہیں مجرم حقیقت میں ہے سب تیرا قصور

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

تلاش

21:10:82

میں سوچتا ہوں خلا کی وسعت میں میرا اپنا مقام کیا ہے
اور عقل مجھ سے یہ کہہ رہی ہے کہ تو تو خود سے بھی کھو چکا ہے

یہ فکر کہتی ہے دیکھئے جی تم اور کی جستجو کو چھوڑو
تم اپنی ہستی سے آپ گم ہو ، یونہی ہمالہ سے سر نہ پھوڑو

حضور اس کائنات کی وسعتوں میں لاکھوں ہیں کہکشائیں
تمہارے افکار خود تمہاری ہی کہکشاں کو نہ ڈھونڈ پائیں

یہاں تو اک کہکشاں میں بھی ہیں وہ اربوں شمسی نظام جاری
وہ اربوں سورج چمک رہے ہیں ، سفید بونوں کی تاجداری

www.khrooi.com

ہر ایک شمسی نظام تیرے نظام شمسی سے کئی گنا ہے
وہ کھربوں سیارچوں کی پروانگی کا منظر کھنچا ہوا ہے

شموس کا کارواں رواں ہے سیار و ثابت کے جھرمٹوں میں
علیحدہ شمسی نظام قائم ہیں ان سیاروں کے جمگھٹوں میں

ہر اک سیارہ بذاتِ خود اک نظام اقمار میں کھڑا ہے
تمہارا شمسی نظام گویا کہ نجد عالم میں کنکرہ ہے

حضور اس کائنات میں خود تم اس زمیں پر نگاہ ڈالو
کہاں ہے گیتی ، زمیں کہاں ہے ، اگر کہیں ہے تو خود بلا لو

زمیں تو اک خال سے بھی کم ہے اور اس میں پانی ہے دو تہائی
یہ ربع مسکوں ہے ایک نقطہ ، ہے جس میں انسانیت سمائی

مجھے حضور اب تلاش کیجئے ، ہے خورد بینوں سے کام لینا
مگر میرا ملک بھی تو ڈھونڈو ، ابھی نہ خود میرا نام لینا

اگر میرا ملک مل بھی جائے تو شہر میرا کہاں ملے گا
اگر میرا شہر مل بھی جائے کہاں ہمارا مکاں ملے گا

یہاں تو ہے خوردبین عاجز کہ جملہ آلات سر بہ خم ہیں
ہیں ایک نقطے کے کھربوں حصوں پہ جملہ اعداد سر قلم ہیں

مکاں کی وسعت میں میرا پیکر کہاں ہے کوئی مجھے بتائے
ہے میرا پیکر اس عالم زر کا کتنا حصہ ، سمجھ تو آئے

نہیں نہیں میں تو کچھ نہیں کیونکہ عالم انس در عدم ہے
وہ جس میں قطرے چمک رہے ہیں یہ صرف موجوں کا پیچ وخم ہے

www.khrooj.com

تمہاری گیتی تو ریگ زاروں میں ایک ذرے سے کمتریں ہے
تلاش کرنا نہیں ہے ممکن جسے وہ خود یہ تیری زمیں ہے

یہ میرے دل کے اتھاہ سمندر سے ایک آواز آ رہی ہے
تجھے انا کی حسین دیوی پسِ عناصر بلا رہی ہے

نظام کل کا نظام اکبر تمہارے پیکر سے ہے مماثل
یہ کائناتی حدوں کو دیکھو کہاں کہاں ہے وہ روحِ اوّل

سمندروں کا محیط پانی ، وہ جتنے اجزا سے ہے مرکب
تم ایک قطرے کی نبض دیکھو، وہاں ہے جو کچھ یہاں بھی ہے سب

جو کل میں ہے جز میں ہے وہی کچھ ہے ایک قطرے میں لطف دریا
ہے جتنے فیصد سمندروں میں ، ہیں اتنے فی صد اسی کے اجزا

تو نظم عالم کی چھوڑ باتیں تجھی میں پنہاں ہے نظم اکبر
تو ہی تو تفسیر روحِ کل ہے تو اس کی جز ہے اے نظم اصغر

اِدھر بھی اک روح مشترک ہے ، اُدھر بھی اک حسن مشترک ہے
تو اس میں خود کو تلاش مت کر ہے تجھ میں مضمر نہ کوئی شک ہے

ہے تجھ میں اُم الکتاب جعفرؑ تجھی میں ہے عرشِ کبریا بھی
تجھی میں آدم تجھی میں قدسی تجھی میں جنت ہے اور خدا بھی

☆

———☆☆☆———

www.khrooi.com

دل شکنی

اے دوست مجھے تجھ سے محبت تھی بجا ہے
کیا تجھ کو بھی میرا کبھی احساس ہوا ہے
اس فکر کے تپتے ہوئے صحرا میں تو دیکھو
ماضی میرا بسمل کی طرح لوٹ رہا ہے

پتھر ہے جہاں ، اُف میری آئینہ مزاجی
میں جس کیلئے گل تھا ، وہی خار ہوا ہے
جڑ جاتا ہے شیشہ پہ دراڑیں نہیں جاتیں
کیا ہے تمہیں معلوم کہ دل ٹوٹ چکا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooi.com

خاک

1:2:83

زرخیز و گہر خیز ہے یہ ارضِ جمادات
ان ہی سے سہاگن ہے یہ آغوشِ مرئیات

یاقوت کے ہونٹوں پہ تبسم ہے کسی کا
نیلم میں ہے انداز کسی تشنہ لبی کا

اور رنگ میں مرجاں بھی کوئی خوشۂ دل ہے
اور تامڑا پتھرایا ہوا حور کا تل ہے

الماس کا کرنوں سے دھڑکتا ہوا سینہ
دَر دُرِّ نجف شرم سے جامد ہے پسینہ

www.khrooi.com

چقماق کے باطن میں حرارت کا ذخیرہ
ہر کوہِ جمادات کے صحرا میں جزیرہ

خورشید سی ہر ذرے کی آنکھوں میں چمک ہے
صحرا کی وجاہت پہ بھی افلاک کا شک ہے

گیتی کی جواں کوکھ کہ جنتی ہے جواہر
اس خاک کے فرزند ہیں تعداد سے باہر

چاندی ہو کہ سونا ہو یا گندھک ہے یا سیماب
لیتے ہیں جنم بطن سے گیتی کے بصد آب

ایٹم ہے سپوت اس کا تو پٹرول پسر ہے
انساں ہے قمر پر تو سدا اس پہ نظر ہے

www.khrooj.com

کل اس کے معاون ہیں یہ گیسز یا نگینے
پاتال سے آتے ہیں معادن کے خزینے

سمجھیں تو تصرف ہے نباتات کا اس پر
اور بوجھ ہے انواع کی ہر بات کا اس پر

ہاں جملہ نباتات جو مصروفِ عمل ہیں
در اصل جمادات کی محنت کا یہ پھل ہیں

کھا کھا کے نباتات کو پلتے ہیں جمادات
اس خال کی جاں لے کے جواں ہوتا ہے ہر پات

انواع کے درجات ہیں صرف اتنا سبق ہے
ہر پست پہ ہر بالا کو اسراف کا حق ہے

جب نوعِ نباتات پہ اُٹھتی ہیں نگاہیں
مل جاتی ہیں گلزار سے ادراک کی راہیں

ہر سمت جڑی بوٹیاں حکمت کی امیں ہیں
بیلیں وہ کہ نت عجز سے پیوند زمیں ہیں

سبزہ جو لہک جاتا ہے ہر سو سر گلزار
اس شاہد گیتی کا ہے یہ سبزۂ رخسار

دھرتی کا لہو گویا ہے پھولوں کی جبیں پر
اس دھرتی کو چوسے تو اُگے پودا زمیں پر

ان سب سے اگر قیمتی سمجھیں تو ہے یہ خاک
اس خاک کی عظمت کو ترس جاتے ہیں افلاک

www.khrooj.com

اس خاک ہی میں نسخہءِ اکسیر نمو ہے
اس خاک کا صدقہ ہے جو انساں کا لہو ہے

رہنے کو یہ مسکن ہے مروت میں یہ ماں ہے
رزاقِ دوعالم کی یہ رحمت کا بیاں ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

آفتاب

5:3:83

سر بہ خم ہے عقل انساں محفل خورشید پر
چشمہءِ فیض مسلسل مبدۂ نور عطا
گرمیءِ خون بشر میں جذب ہے اس کا عمل
کردگار موجہءِ حق اور حرارت کا خدا

دل میں فیضانِ طبیعت کے اُترتے خد و خال
رحمتیں کرتی نچھاور طبع صد رحمت فشاں
ایک ذرے سے بہ حد مشتری زہرہ قمر
مہرباں فطرت ہمیشہ بے نیازِ دشمناں

www.khrooj.com

عالمِ حس ، سر تا پا محتاج ہے امثال کا
شمسِ مطلق کی یہ مہر تاباں اک تمثال ہے
ذرۂ بے نور سے کمتر ہے یہ اس کے حضور
گویا اس تفصیل لا محدود کا اجمال ہے

شمس سے کرنوں کا رشتہ چولی دامن کا ہے ساتھ
جب سے ہے خورشید تب سے ہر کرن کا ہے وجود
شمس کے وجدان کا ردِ عمل ہے ہر شعاع
خالق اور مخلوق کے لاگو نہیں اس پر قیود

ہر شعاعِ شمس خلقت میں نہیں محتاج کن
ہے وجودِ شمس اس کے واسطے حکم فکاں
شمس کی تابش کا ہے ردِ عمل اس کا وجود
خود بخود سورج سے لیتی ہیں جنم ضو باریاں

www.khrooj.com

کیسے ممکن ہے بھلا خورشید ہو کرنیں نہ ہوں
ایک لمحے کی کسے تقدیم پہنچائے خیال
شمس حادث ہے تو کرنوں پر بھی ہے واجب حدوث
اور ہو سر زد قدم سے حادث یہ ہے عقلاً محال

کون ہے بالذات اور سمجھیں کسے ہم مستفاد
کون ہے واجب کسے ممکن کا پہنائیں لباس
گر نہ ہوں کرنیں تو ہے بے اصل روئے آفتاب
ہر کرن خورشید کی خورشیدیت کی ہے اساس

ان شعاعوں ہی سے ہے خورشید کا عرفانِ ذات
ان شعاعوں ہی سے ہے محسوس پر سورج کا نام
ان شعاعوں ہی سے اگتا ہے عمل خورشید کا
اور کرن خورشید کھو بیٹھے تو سورج نا تمام

www.khrooj.com

شمس کی ذروں میں تابش ہے تو کرنوں کے طفیل
موسموں کی نبض پر خورشید کی انگلی کرن
چاند کے معصوم چہرے پر اندھیری رات میں
شمس مرہونِ شعاعِ ناز کا ہے بانکپن

ان شعاعوں ہی سے ہے خورشید نت رحمت فشاں
فیض یاب ہیں ان شعاعوں سے نباتات و جماد
ان شعاعوں سے ہے ابر و باد و باراں کا عمل
ٹوٹتا ہے ان شعاعوں سے بشر کا انجماد

کر دیا جائے اگر سورج سے کرنوں کو جدا
مہر عالم پیکر بے نور میں دم توڑ دے
ورطۂِ ظلمات میں ہستی کی کشتی ڈال کر
توڑ کر پتوار جینے کی تمنا چھوڑ دے

www.khrooj.com

کون کہتا ہے کہ سورج اور کرنیں اور ہیں
کون کہتا ہے کہ ہے بیگانہ اسود سے سواد
شمع وحدت کی شعاعیں ہیں جو انوارِ جلی
ان میں کیا تفریق کر پائے گی عقل کج نہاد

شمس کے اوصاف سے موصوف ہے ہر اک کرن
تابکاری اور توانائی کو حق وجدان کا
روشنی تابش حرارت روز و شب ، غیب و شہود
شمس اک گویا ذریعہ ہے کرن فیضان کا

شمس کی تعین انساں کو سکھاتی ہے کرن
شمس سے منسوب ہیں اعمال و افعال و شعاع
روز و شب کی دھڑکنوں میں کار فرما ہر کرن
شمس کی تفصیل کہہ سکتا ہے اجمالِ شعاع

www.khrooj.com

(نتیجہ)

شمس مطلق لم یلد احد و صمد واحد وحید
عین اور بالذات ذاتی واجب و مطلق قدیم
جعفرؑ اس کے نور خالص کی شعاعیں پنجتنؑ
قادر و مدرک مرید و باری و ازلی کریم

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

خورشید

10:3:83

فرقِ آفاقِ بشر پر تاجِ حق ہے آفتاب
قسمتِ اعراض و جوہر جس کی ضو پر منحصر
عالمِ انواعِ عالم جس سے محتاجِ وجود
زندگی اصل و بقا و مبدائے کل مقتدر

جس کے قرصِ نور سے اگتی ہے راحت کی کرن
جس کی ہلکی آنچ پر پکتی ہے ہستی کی بقا
جس کی گرمی سے دھڑک جاتا ہے دل لمحات کا
جس کی تابش سے جنم لیتی ہے ممکن کی انا

www.khrooi.com

جس کی ضو سے جملہ اجرام ہدایت ضو فشاں
جس کے جبروتی تناقل میں نظام ہست و بود
جس کے قدوسی تدافع اسرائے خلق و امر
کل رسولانِ کواکب جس کے پابند قیود

چشم بینا قلب بینا پر ہمیشہ نور پاش
لمحہ بھر اس پر نظر ٹھہرے تو دنیا تار ہے
روشنی اس کی اگر دامن میں بھر بھی لے نظر
پھر چراغوں کی ضیا باری بھی ظلمت بار ہے

اس کی برق غیر مرئی روحِ اجسادِ وجود
اس کی روح میں کار فرما تابکاری کا عمل
تابکاری اور توانائی کی اک برقِ لطیف
ہر طرف ، ہر آن ، ہر جا ، ہر طرح سے بر محل

www.khrooi.com

مادیت کی تین پشتیں اس کی مرہونِ عطا
ریڈیائی مقناطیسی تند لہروں کا ہجوم
کاسمِک گاما شعاعیں اور اثیر نورِ ذات
اس کی رحمت موجزن ہے بالخصوص و بالعموم

رحمت توحید ہے اس کا نکلنا اور طلوع
اور کرم کی انتہا ہے اس کا چھپنا اور غیاب
اس کی غیبت میں نجوم چرخ نورانی قبا
ان کی تابش میں رہین جلوہ ہائے آفتاب

جب طلوعِ ناز سے پہنچے علیٰ نصف النہار
مادیت سائے بناتی ہے سبھی اجساد کے
استقامت کو اگر کر لیں سروں پر مستقیم
اس کی پھر حدت سے جلتے ہیں قدم الحاد کے

www.khrooj.com

پردۂ غیبت میں گر تا دیر رہ جائے تو پھر
کروٹیں لیتی ہے ہر دل میں چمک کی آرزو
ہر نظر خورشید سے دو چار ہو سکتی نہیں
آبِ نور شمس سے اعمیٰ نگاہ ہے بے وضو

مہر تاباں کی ضیا انگاریوں کے باوجود
نور سے محروم رہ جاتا ہے کوریدہ شعور
موند لے آنکھیں کوئی یا بند کمرے میں رہے
فیض یاب ہونے میں حائل ہو اگر عقلی فتور

استفادہ کی تمنا ہے جسے خورشید سے
کم سے کم کرنا پڑیں گے مادّی کل مانعات
کثرتِ مانع رہے یا نفس سے اٹھتے ہوئے
ابر بن جاتے ہیں اکثر خواہشوں کے ابخارات

www.khrooj.com

ابر میں رہ کر بھی چشمہ فیض کا ہے آفتاب
مانع رحمت نہیں رویت کی دیوارِ قوی
عقل کامل سے نہیں ممکن ہو انکارِ وجود
کیا عدم وجدان سے ہوتی ہے واجب کی نفی

اس محیط کلّ شیٍٔ کو نہیں زیبا حجاب
مطلعِ رویت پہ ہو وائیل کا گرچہ سماں
اس کی برقی رو سے ہے ہر شئے کی ہستی محو کار
اور یریٰ ما لا یریٰ ہے اس کے در حفظ و اماں

حاضر و محضور و ناظر پر ہیں سب بحثیں فضول
کیونکہ ان کا نور ہے انوارِ حق کا عطر نور
جن کو ذرے کی حقیقت بھی نہیں معلوم ، کیوں
مہر تاباں کا انہیں حاصل ہو ادراک و شعور

☆☆☆

www.khrooj.com

آزادی

7:8:83

قمر در برجِ آزادی سر پرچم عیاں ہو جا
اے نجم طالعِ مسلم قر+ن کے ہم زباں ہو جا

ہلالِ پرچم اخضر بہ ایں تابندگی آ کر
ہلالِ عید آزادی کا پھر سے ترجماں ہو جا

تو ہی تو غرۂ ماہِ شوال قوم مسلم ہے
صیام سامراجیت میں تو صوتِ اذاں ہو جا

www.khrooi.com

اے چرخ پرچمی کے نجم تابندہ شرف میں آ
تو میرے طالعِ ملت کا پھر بخت جواں ہو جا

اے ارضِ پرچم اخضر اے سبزہ زار آزادی
مچل کر میرے صحراؤں میں تفسیر جناں ہو جا

تیرا دوشِ صبا پر موجزن نت بحر اخضر ہو
بہ ایں مد و جذر اٹھتی امنگوں کا نشاں ہو جا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

برعکس میری ممتا

8:4:86

www.khrooj.com

تیری پوجا تو فرض تھا میرا
مجھ سے بڑھ کر تو پیار کرتا ہے
مجھ کو لازم تھا انتظار تیرا
تو میرا انتظار کرتا ہے

تھا میرا فرض تیری یادوں کو
دل کے قرآن میں سجانا تھا
میں نے پھر بھی بھلا دیا تجھ کو
تو نہ بھولے گا کس نے جانا تھا

تو میرا اصل ہے حقیقت ہے
تو میرا گھر ہے میرا آنگن ہے
تو سمندر ہے اور میں قطرہ ہوں
تو میری زیست میرا جیون ہے

میری آوارگی یہ بے راہی
تیری حد کرم کے اندر ہے
مثلِ ماہی جدھر جدھر بھٹکوں
تیری حد میں ہوں تو سمندر ہے

میں نے تجھ کو بھلا دیا ہر پل
میں تجھے پھر بھی بھول سکتا ہوں
تم نہ مجھ کو کبھی بھلا دینا
میں تو انسان ہوں بھٹکتا ہوں

www.khrooj.com

مجھ سے نت بے وفائیاں ہوں گی
دیکھنا تم نہ بے وفا بننا
مجھ سے کل غلطیاں بھی ہونا ہیں
تم محبت کے تب خدا بننا

میں تو غافل ہوں اور جاہل ہوں
میں تو حرص و ہوس کا بندہ ہوں
تو تو آفاق کی ہے سچائی
میں تو اک جھوٹ کا پلندہ ہوں

میں جو بہکوں سنبھالنا مجھ کو
میں جو بھٹکوں تو خود بلا لینا
تم اے جعفرؑ کے کردگارِ ازل
صرف اور صرف مامتا دینا

☆☆☆

www.khrooj.com

مفہومِ فراق

اپنی ناکام محبت کی امنگیں چن کر
از سر نو مجھے جیون کو بنانا ہو گا
اپنے زردائے ہوئے پیار کے غنچے لے کر
گلشن زیست کو اب پھر سے سجانا ہو گا
اک نئے عزم سے رستوں کا تعین کر کے
خود کو غرقابہءِ ہستی سے بچانا ہو گا

ہجر اور وصل محبت کیلئے لازم ہیں
پیار کی صرف جدائی میں بقا ہوتی ہے
عشق کی فصل کی زرخیزی ہے یہ کشت فراق
پیار کی ہجر ہی میں نشو و نما ہوتی ہے

☆☆☆

www.khrooi.com

علم الاخلاق

11:11:86

علم الاخلاق بھی اک علم ہے ، معلوم نہیں
علم الاخلاق بھی خود حامل اخلاق نہیں
یہ تو مفروضہ سلاسل ہے یا زنجیر خیال
فرض کردہ سی حدیں داخل آفاق نہیں

نہ یہ جوھر ہے نہ یہ عرض نہ مادہ نہ خدا
نہ یہ ابعاد و موالید کا اطلاقی ہے
خیر اور شر کے تعین پہ یہ کیسی بحثیں
خیر اور شر کا تصور کہاں آفاقی ہے

www.khrooj.com

علم اخلاق ہے آفاقی صداقت کی تلاش
لیکن اس میں کوئی آفاقی صداقت ہی نہیں
لوگ کہتے ہیں کہ اخلاق ہے آوازِ ضمیر
میں تو کہتا ہوں ضمائر میں حقیقت ہی نہیں

جملہ ادیان میں تقسیم ہے آوازِ ضمیر
گائے کھانے پہ کہیں سور پہ لعنت کر دے
اس کی آواز پہ چھائے ہیں تضادات کے رنگ
فعل واجب بھی کہے ، ساتھ ہی حرمت کر دے

ایک ہی فعل پہ بٹ جاتی ہے یہ فقہ ضمیر
شر کی تعیین کہیں ملکی ہے ادیانی ہے
اس کے احکام میں آفاقی قوانین کہاں
اس کی ہر ایک کڑی ارضی ہے انسانی ہے

علم اخلاق کو خالق سے بڑا کہتے ہیں
کیونکہ خالق پہ بھی لاگو ہیں قیود اخلاق
حکم اخلاق کے موجب ہے وہ اک خیر اجل
اس لئے اس سے محیط ہوں گے حدودِ اخلاق

کیا حقیقت ہے کہ اخلاق ہے آفاقی نظام
فائدہ اس سے کوئی ہو گا سرِ راہ حیات
کیا حقیقت ہے کہ ہو حامل اخلاق جو فرد
فطری شر سے بھی اسے دے گا یہ اخلاق نجات

جب بھی طوفان یا سیلاب کہیں آتا ہے
نیک و بد سب کے گھروں کو وہ گرا دیتا ہے
ظالم و فاسق و فاجر کی حویلی کی طرح
معبد و مندر و مسجد کو بہا دیتا ہے

www.khrooj.com

یہ تو مفروضۂ اوہام جہالت ہے کہ جو
ذہن انسان پہ آسیب بنا بیٹھا ہے
جعفرؔ اس علم کے بل بوتے پہ جاہل مُلّا
مسند علم پہ بت ، بن کے خدا بیٹھا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

خواہش

خواہشوں کے دائروں میں نقطۂِ اصغر جہاں
مختصر جیون میں بیش از یک نفس فرصت نہیں
آرزوں کیلئے عمر شرر ہے عمر نوح
زیست کے دامن میں لمحہ بھر کی بھی وسعت نہیں

حسرتوں کے واسطے درکار عمرِ کائنات
طرح عمرِ برمحل بر آب اک قصرِ حباب
زندگانی کے تقاضے دو جہانوں سے محیط
موت کا اصرار بستر باندھ ، او خانہ خراب

www.khrooi.com

بندۂ اسباب مرہونِ وسائل عبد زر
خود پرستی عیش کوشی میں حریص نقد جو
حسرتوں کا کشتہ ، حب جاہ میں پاگل بشر
بے خبر یہ چل رہا ہے موت کا پی کر لہو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

سنہری منزل

29:6:87

میں وہ مسافر ہوں جس کی راہیں زرِ عزائم پہ ڈاکہ زن ہیں
یہ راستوں کے حسیں مناظر ، ہیں دل فزا آرزو شکن ہیں

یہ وادیاں ہیں نباتِ فردوس اپنا گھونگھٹ اٹھا کے ہنستی
ہیں ندیاں دخترانِ کوثر چرو کے دل پر لگا کے ہنستی

ہر اک شجر کی ہری قبا میں قیامتیں منہ چھپا رہی ہیں
کئی عروسانِ حسن منظر کھڑی ہوئی مسکرا رہی ہیں

www.khrooi.com

ہر اک نظارہ یوں پر کشش ہے سفر میں زنجیر پا ہو جیسے
قدم اٹھائیں تو اٹھ نہ پائیں کہ ان کو حکم خدا ہو جیسے

حسین چشمے ہیں سحرِ ارزق جو مست کر دیں نگاہِ بادہ
نظر ہٹانے سے ہٹ نہ پائے اٹھے اگرچہ بلا ارادہ

جوان پودوں کی بند کلیوں میں درسِ بوس و کنار پیہم
مہکتے غنچوں کے ہونٹ جن پر ہے دعوتِ دل شعار پیہم

یہ ہر طرف دل چراتی پریوں کا حسن انگڑائی لے رہا ہے
تھرکتی حوروں کا حسن ہر دل کو دعوت عام دے رہا ہے

جمال اس کا کلی کے گھونگھٹ میں اک عروس شب تمنا
شنیل کی وادیوں میں مخمل مزاج دلہن کا ایک جلوہ

www.khrooj.com

جمالِ فطرت امنڈتی کالی گھٹا میں زلفوں کا ایک جھٹکا
سحر کے نوری صبیح چہرے پہ نور قدرت کا اک دھندلکا

یہ جذب اور انجذاب کی دوہری قوتوں سے سدا مزین
یہ فعلی اور انفعالی آرائشوں کی زیبائشی سی دلہن

چٹکتے غنچوں میں غیر مرئی اسی کا ہے زیر لب تبسم
حسیں چٹانوں پہ گرتے جھرنوں میں اس کا اک نقرئی ترنم

وہ ساحلوں پر لہکتی موجوں میں اس کا دھڑکن فزا تلاطم
صبا کے جھونکوں میں شوخ و چنچل اسی کا الھڑ جواں تکلم

یہ جام و مینا بدست جلوے جو اپنی بانہوں میں لینا چاہیں
یہ اپنی آغوشِ عیش میں ہیں سلانا چاہتے بڑھا کے باہیں

www.khrooj.com

یہ دیو مالائی راستہ ہے کہ جس میں جادو بھرا ہوا ہے
یہ اک پرستاں کی جلوہ گاہ ہے کہ جس کی ہر بات شعبدہ ہے

یہ ہے عزائم کی ایک مقتل ، صلیب ہے جذب و آرزو کی
یہ ہے ارادوں کا گنج شہداء یہی سمادھی ہے جستجو کی

عمل کا شمشان ہے یہ وادی یہاں تو ہے حکم بے خودی کا
ہر اک تمنا کے دل میں لیتا ہے کروٹیں شوق خودکشی کا

یہاں کی دوشیزہ مست حوریں شباب پی کر جواں ہوئی ہیں
جوانیوں کے عروج پر ہر شباب کا امتحاں ہوئی ہیں

جو سوئے منزل ہوا روانہ اسی کو پیچھے بلا کے چھوڑا
ہے جس نے بھی پیچھے مڑ کے دیکھا اسی کو پتھر بنا کے چھوڑا

وہ دور اونچی مہیب چوٹی سے مجھ کو منزل پکارتی ہے
اور اپنے جلووں کی تابناکی کو میرے دل میں اتارتی ہے

میں راستے میں کھڑا ہوں مجھ کو وہ میری منزل بلا رہی ہے
اور اپنے ابدی سنہری منظر وہ دور سے ہی دکھا رہی ہے

میں ساحرانہ فضا میں مبہوت اک قدم بھی اٹھا نہ پاؤں
میں اتنا مسحور ہو چکا ہوں کہ اس سے آگے میں جا نہ پاؤں

عجیب عالم ہے بے خودی کا قدم اٹھانا ہے آج مشکل
وہ دل فریبی ہے راستوں کی یہاں سے جانا ہے آج مشکل

ادھر وہ میری سنہری منزل پکارتی ہے کہ آگے آؤ
ادھر یہ مخمور کن مراحل یہ کہہ رہے ہیں نہ آگے جاؤ

www.khrooj.com

میں جانتا ہوں کہ میری منزل گھری ہوئی خار زار میں ہے
رکاوٹوں سے اٹی ہوئی ہے مگر میرے انتظار میں ہے

میں پا برہنہ میں آبلہ پا ہوں ، آگے دہکا ہوا ہے صحرا
اور درد آلام گھات میں ہیں برش ہے تلوار کی یہ رستہ

اِدھر یہ رنگینیوں کا عالم ، اُداسیوں کا اُدھر سفر ہے
اِدھر مقدر میں ہنستے لمحے ، اُدھر مقدر میں چشم تر ہے

وہاں مجھے آتشیں سمندر کے پار منزل بلا رہی ہے
یہاں میری زخم خوردہ طبع ضعیف کچھ ڈگمگا رہی ہے

میں جعفرؔ اپنی سنہری منزل کو اب بھی لبیک کہہ رہا ہوں
میں پھر بھی پگھلے ہوئے عزائم میں مثل خاشاک بہہ رہا ہوں

☆☆☆

www.khrooj.com

بے نیازی

خالق نے کہہ دیا ہے حقیقت نہ کر تلاش
جھک جا مگر تو سمت عبادت نہ کر تلاش

وہ کون ہے کہ جس کی پرستش میں گم ہے تو
یہ سوچ جرم ہے ، تو گناہ ہے یہ جستجو

ہر فکر و فہم و عقل و فراست حرام ہے
مذہب کا کس قدر یہ انوکھا نظام ہے

جھکتے ہیں ، اور اُدھر سے کوئی بات بھی نہیں
مالک بھی ہے اور ہم سے ملاقات بھی نہیں

www.khrooj.com

ہم اس کے ہیں اور اس کا کوئی رابطہ نہیں
ہے مہرباں پہ ہم سے کوئی واسطہ نہیں

وہ مادّی نہیں ہے مگر ذی وجود ہے
ایمان و کفر کار زیاں ہے نہ سود ہے

جس بے ثبوت ذات کا اثبات بھی نہیں
ثابت نہیں ثبوت تو پھر ذات بھی نہیں

وہ ہے تو اس جہان میں آخر کہاں ہے وہ
اپنے پجاریوں سے بھی ہردم نہاں ہے وہ

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

اُمیدفردا

27:11:89

میرے اندر ہے شکست و ریخت کا جاری عمل
گر رہا ہے قصرِ شخصیت تو کھنڈر کی طرح

اپنے باطن کی ہر اک دیوار گرتی دیکھ کر
خود ضمیر ذات بھی ساکت ہے پتھر کی طرح

ایک ملبے کی طرح بکھری ہے تعمیر حیات
تیز بارش میں کسی نادار کے گھر کی طرح

شور خوردہ ہیں سبھی اہرام اقدار سماج
ساحل گنگا پہ اک بوسیدہ مندر کی طرح

www.khrooi.com

ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں کل روایات عظیم
شر بھی اب اک خیر ہے ، تو خیر ہے شر کی طرح

دنیا و عقبیٰ وجودِ حق نمودِ کائنات
زخم خوردہ ہیں کسی مجنون کے سر کی طرح

سب قوانین و قیود و ضابطے احکام دیں
ٹوٹتے جاتے ہیں کسریٰ کے بڑے در کی طرح

مٹ رہی ہے میرے اندر کی سنہری کائنات
ہو رہے ہیں چاند تارے بے ضیا ڈھلتی ہے رات

آخر اک دن ٹوٹنے کا یہ عمل رک جائے گا
پھر نئی تعمیر کی بنیاد ڈالی جائے گی

کچھ نئے اقدار عرشوں سے اتارے جائیں گے
جن سے شخصیت کی اک دنیا بنا لی جائے گی

www.khrooi.com

ردِّ عمل

3:2:91

www.khrooj.com

کیا محبت کا دیا جاتا ہے نفرت سے جواب
پیار کے جرم کی دنیا میں سزا لازم ہے
مجھ سے نفرت ہے میرے پیار سے نفرت ہے تمہیں
پیار جو کرتے ہیں ، کیا ان پہ جفا لازم ہے؟

کھلنے پائی نہ تھی اس دل کی کلی جب تم نے
اپنے پاؤں کے تلے اس کو مسل ڈالا ہے
میری خوشیوں کی تمنائیں ہوئیں تھیں پیدا
ان تمناؤں کو نفرت سے کچل ڈالا ہے

جب بھی ملتا ہوں تجھے پیار کی حسرت لے کر
تیری ہر بات مجھے دور پٹک دیتی ہے
تھامتا ہوں جو تیرا ہاتھ محبت کیلئے
کتنی بے دردی سے تو ہاتھ جھٹک دیتی ہے

دل میرا توڑ کے شاید تمہیں ملتا ہے سکوں
سیکڑوں بار ستایا ہوا دل ٹوٹا ہے
سیکڑوں بار سنبھالا ہے دل مضطر کو
نا امیدی نے چمن میرا سدا لوٹا ہے

دیکھتا ہوں جو محبت سے تیرے چہرے کو
تیری آنکھوں میں تو نفرت کی چمک ہوتی ہے
جو میرے گیت تجھے سننا گوارا ہی نہیں
میرے ان گیتوں میں الفت کی مہک ہوتی ہے

www.khrooj.com

میں سمجھتا ہوں کہ میں تیرا ہوں تو میری ہے
تو مجھے اپنا سمجھنے پہ بھی تیار نہیں
میں نے آنکھوں میں بسایا ہے تجھے الفت سے
اور تیرے آگے میرے پیار کا معیار نہیں

میں تو ہر وقت خیالوں میں تجھے ملتا ہوں
تجھ کو گر مجھ سے محبت ہے تو ظاہر کر دو
میں نے چاہا ہے تمہیں دل سے سدا چاہوں گا
تم کو جعفرؔ سے جو نفرت ہے تو ظاہر کر دو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

منزلِ گم گشتہ

میں کھڑا ہوں ایک بے چارے مسافر کی طرح
سوچتا ہوں اک تھکے ہارے مسافر کی طرح

زندگی کی راہ پر جو کر چکا ہوں طے سفر
سمت بھی کیا ٹھیک تھی یہ بھی نہیں مجھ کو خبر

یاس میں ڈوبی ہوئی سوچیں ہزاروں پیچ و خم
عزم کے ٹوٹے تراشے چار سو زیرِ قدم

سوچتا ہوں اب تو میں واپس بھی جا سکتا نہیں
زندگی کے بہترین ایام پا سکتا نہیں

www.khrooj.com

آگے کیا جاؤں کہ منزل کا نہیں کوئی نشاں
یاسیت میں خیمہ زن ہے حسرتوں کا کارواں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

عہدوفا

6:11:92

تم مجھے بھولنا چاہو تو بھلا سکتے ہو
میں تو الفت کا یہ انعام نہیں لے سکتا
جل تو سکتا ہوں تیری یادوں کے انگاروں میں
روک دے تو ، تو تیرا نام نہیں لے سکتا ہوں

تیری یادوں سے تو ہے بھاگ نکلنا مشکل
تجھ کو اپنانے کی خواہش کو دبا سکتا ہوں
تیری یادوں کو جدا دل سے نہیں کر سکتا
ضد پہ آ جاؤں تو میں خود کو مٹا سکتا ہوں

دل تو ملتے ہیں سدا ساتھ نبھانے کیلئے
جن کی قسمت میں بچھڑنا ہو بچھڑ جاتے ہیں
گھر جو دنیا میں اجڑتے ہیں وہ بس جاتے ہیں
کیسے بس سکتے ہیں وہ دل جو اجڑ جاتے ہیں

تم مجھے چھوڑ کے جاؤ بھی تو جا سکتے ہو
میں بھی جل سکتا ہوں اور ہونٹوں کو سی سکتا ہوں
تیری گر میرے بناں ہنس کر گزر سکتی ہے
جبر کر کے بھی میں اس دنیا میں جی سکتا ہوں

حوصلہ مجھ میں ہے ان درد کے طوفانوں کا
زندگی یاد کی چھاؤں میں گزر سکتی ہے
تیری ٹھوکر میں مقدر کا محل رکھا ہے
مٹ نہیں سکتی میری ذات بکھر سکتی ہے

www.khrooj.com

تو نے اظہارِ محبت سے مجھے روکا ہے

تجھ پہ تو کوئی بھی الزام نہیں آ سکتا

تم سے جعفرؔ کا یہ وعدہ ہے تیرے کہنے پر

میرے ہونٹوں پہ تیرا نام نہیں آ سکتا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

مآلِ آرزو

میں نے دیکھا ہے اک حسیں سپنا
جو میری زندگی پہ چھایا ہے

میں نے فردوس کی فضاؤں میں
ایک چھوٹا سا گھر بنایا ہے

جس کے آنگن میں فرش سبزے کا
دست قدرت نے خود بچھایا ہے

ہر روش کو حسین پھولوں نے
اپنے آنچل میں خود سجایا ہے

www.khrooj.com

خوبصورت برآمدے جن کو
چاندنی نے گلے لگایا ہے

رنگ برنگی حسین بیلوں نے
جن کو سجنے کا گر سکھایا ہے

کچھ تناور درخت آنگن میں
جن کا خنکی میں ڈوبا سایہ ہے

جن کے قدموں نے قصر جنت کے
حسن انداز کو چرایا ہے

اس میں رہتی ہے ایک شہزادی
جس نے کل گھر کو دلہنایا ہے

www.khrooj.com

جس کی آنکھیں حیا سے بوجھل ہیں
اس نے گھونگھٹ میں منہ چھپایا ہے

مسکراہٹ حیا بھری لب پر
جس نے کلیوں کو گدگدایا ہے

جس کے رخسار کی تمازت نے
چاندنی کا چمن کھلایا ہے

گود میں اک حسیں کھلونا ہے
جس نے آغوش کو سجایا ہے

جس کی کلکاریوں کی بوندوں سے
مثل گل پیار مسکرایا ہے

www.khrooj.com

جس کی معصومیت کا ہر لمحہ
لوریوں میں نہا کے آیا ہے

جس کے نازک گداز گالوں کو
میری پلکوں نے تھپتھپایا ہے

دودھیا رنگ سے یہ لگتا ہے
دودھ ماں کا چرا کے لایا ہے

یہ میری آرزو کی دولت ہے
ماں کی ممتا کا میٹھا سایا ہے

قسمتوں نے خوشی کے لمحوں کو
اس پہ بے ساختہ لٹایا ہے

www.khrooj.com

کاش سپنا میرا حقیقت ہو
جس میں میں نے سکون پایا ہے

اس نے جینے کی آرزو دی ہے
من کے اک باب کو جگایا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

انفرادیت

منفرد کام سے ہوتا ہے یہاں نام سدا
اک جمود عالم ہستی پہ ہوا کرتا ہے

ایک ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح ہے دنیا
منفرد کام ہی ذہنوں کو ہلا سکتا ہے

کتنے لوگوں نے کتابوں میں بتایا جیون
لاکھوں صفحات لکھے پھر بھی کوئی نام نہیں

کتنے لوگوں نے عبادات و ریاضات کیئے
ظلم دنیا کے سہے پھر بھی کوئی نام نہیں

www.khrooj.com

کتنے لوگوں نے مذاہب کی بنا ڈالی ہے
سجدے کرواتے رہے پھر بھی کوئی نام نہیں

کیونکہ جدت کا تنوع کا عمل اس میں نہ تھا
منفرد کام حقیقت میں نہ کر پائے تھے

ذہن ہستی میں کوئی زلزلہ وہ لا نہ سکے
ارضِ اذہان میں ہل کھینچنا دشوار بھی تھا

انقلاب عالم موجود میں جو لاتا ہے
نام دنیا میں فقط اس کا ہی رہ جاتا ہے

وہ شکاگو کے ہوں مزدور ، یا فرعونِ قدیم
منفرد کام ہی سے نام سدا باقی ہے

www.khrooj.com

وہ ہو لینن یا ہو ہٹلر یا ہلاکو بابر
وہ ہو مجنوں یا ہو فرہاد یا ہو نور جہاں

وہ ارسطو یا پلوٹو ہو یا سقراط کا نام
منفرد کام سے دنیا میں ابھی باقی ہیں

ایک ہی نام ہے جو رب کی طرح زندہ ہے
لاکھوں ٹن آنسو بہائے گئے جس نام کے ساتھ

لاکھوں انسان ہوئے جس کی محبت میں نثار
اربوں ابدان ہوئے زخمی فقط اس کیلئے

لاکھوں ٹن خون ہوا جس کی عقیدت میں نثار
تا ابد ذہنوں میں زندہ ہیں حسینؑ ابن علیؑ

☆☆☆

www.khrooj.com

حاصلِ مراد

سوچ لے تو جس طرف ہے رات دن پیہم رواں
تو نہیں تنہا تمہارے ساتھ ہے اک کارواں

تیرا رکنا جاگنا سونا انہی کے ساتھ ہے
زندگی ان کی بھی تیری زندگی کے ساتھ ہے

با خبر رہنا ہے تجھ کو اپنے ہر اک گام سے
ان کا ہے انجام وابستہ تیرے انجام سے

تو نہیں آزاد اور آزاد ہو سکتا نہیں
ہر مصیبت میں جو سب روئیں ، تو رو سکتا نہیں

www.khrooj.com

گر کمر بارِ گراں سے ٹوٹ بھی جائے تو کیا
پر تجھے اس بوجھ کو رکھنا ہے کاندھوں پر سدا

تو نہیں تنہا تمہارے ہم سفر بھی ساتھ ہیں
ناتواں کمزور اور بے بال و پر بھی ساتھ ہیں

جو بھری دنیا میں ہے تنہا وہی آزاد ہے
جب نہ ہو ساتھی کوئی تو زندگی آزاد ہے

بندھنوں کا جو اکیلا ہے وہی عادی نہیں
سچ ہے تنہائی سے بڑھ کر کوئی آزادی نہیں

جو بھی تنہا ہے وہی آزاد ہے ہر بات سے
کرنا پڑتا اس کو سمجھوتہ نہیں حالات سے

www.khrooj.com

کوئی پابندی نہیں چاہے رکے چاہے چلے
چاہے جس جانب مڑے جس سمت بھی چلتا رہے

جو ہے تنہا اس پہ عائد ہی نہیں حد و قیود
اور حقوقِ غیر سے آزاد ہے اس کا وجود

جس کے راہِ زیست میں ہمراہ ہوں کچھ ہم سفر
چل رہے ہوں ساتھ وہ چاہے ہوں کتنے مختصر

ہو کے رہ جاتا ہے پھر انساں فرائض کا اسیر
ہر ذمہ داری کو رکھ دیتا ہے کاندھوں پر ضمیر

گھیر لیتی ہیں بشر کو ان گنت مجبوریاں
عذر تک رکھتی نہیں ہیں ان کی بے مقدوریاں

www.khrooj.com

یہ بذاتِ خود ہے مستحسن کہ یہ اک کام ہے
یہ سفر بھی اک طرح سے منزل و انجام ہے

شمع کی مانند دے کر روشنی جلتا رہے
آدمی منزل پہ نہ پہنچے مگر چلتا رہے

نیکیوں میں بے نیازی چاہیے انجام سے
پئے بہ پئے بڑھتے رہو تم کام رکھو کام سے

تم عواقب اور نتائج کی نہ کچھ پرواہ کرو
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقصد تمہیں حاصل نہ ہو

آنے والی نسل کو شاید ہو حاصل یہ مراد
لیکن ان کی کامیابی میں سدا تو زندہ باد

☆☆☆

www.khrooj.com

چہرہ

23:4:96

www.khrooj.com

میرا چہرہ شناخت ہے میری
میری پہچان میرا چہرہ ہے
آئینہ دارِ ذات ہے میرا
خود خاندان میرا چہرہ ہے

اس میں خوشبو ہے میرے آنگن کی
دفن اس میں میری بہاریں ہیں
میرا شجرہ اسی پہ کندہ ہے
اس میں اجداد کی مزاریں ہیں

میرے اجداد اور بزرگوں کے
ثبت اس پر ہیں سب نقوشِ قدم
میرے کلچر میری ثقافت کا
میری قدروں کا ہے یہ باغِ ارم

مجھ سے چہرہ میرا جدا نہ کرو
میرے ماضی کا یہ خزانہ ہے
حال جاری تو کچھ نہیں اس میں
میرا گزرا ہوا زمانہ ہے

یہ ملا ہے مجھے بزرگوں سے
یہ امانت تو جاں سے پیاری ہے
اس تشخص کو باقی رکھنے میں
کتنی نسلوں نے جان ہاری ہے

www.khrooj.com

یہ امیں ہے میرے عقائد کا
یہ امیں ہے میری روایت کا
یہ ہے ورثہ حضورؐ اکرم کا
اس پہ ہے رنگ میری عظمت کا

جعفرؓ اس آندھیوں کی بستی میں
تو بزرگوں سے شرمسار نہ ہو
جان دے دے مگر تیرا چہرہ
اس میں آلودۂ غبار نہ ہو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

حصولِ مسرت

زندگی نام ہے مسائل کا
مر کے اس سے نجات ملتی ہے
زندہ رہ کر یہاں جو مرتا ہے
اس کو ابدی حیات ملتی ہے

زندگی نام ہے سرابوں کا
جو بھی بھاگے گا وہ نہ پائے گا
آب ہی تو دوائے عطش نہیں
جو یہ سمجھے گا بیٹھ جائے گا

www.khrooi.com

زندگی نام ہے مصائب کا
روتے آئے تھے ، روتے جانا ہے
جو بھی روئے گا اپنی مرضی سے
اس نے ابدی خوشی کو پانا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

یاس

تو نے میری سالگرہ پہ سینکڑوں دیئے جلائے
لیکن میرے من کا اندھیرا اور ہی بڑھتا جائے

دکھ اور درد کی اندھی آندھی روشنیوں کی دشمن
جتنے دیپ جلائیں اتنی ہی تاریکی چھائے

غم کی دیواروں کے خول میں بند ہے میری ہستی
باہر کا منہ زور اجالا اندر کیسے آئے

ان معصوم چراغوں کو مت میرے لئے جلاؤ
کوئی دیا کیوں میری خاطر مفت میں جان گنوائے

www.khrooj.com

جعفرؔ کالی رات کا باسی قسمت میں ہے لکھا
رات رہے گی چاہے کوئی سورج نوچ کے لائے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بچپن

وہ بچپنا کہ جس میں کوئی شوخیاں بھی تھیں
بھولی شرارتیں کئی اٹھکیلیاں بھی تھیں

دریافتوں کے شوق میں کچھ تجربے بھی تھے
ان میں بطور حسن کئی غلطیاں بھی تھیں

کچھ اپنی بات تھی کہیں تقلید غیر کی
جولانیوں کے ساتھ کئی خامیاں بھی تھیں

پہلی ہمک کا جوش کہیں لڑکھڑاہٹیں
کچھ لغزشیں قلم کی تو کچھ خوبیاں بھی تھیں

www.khrooj.com

جعفرؒ بہ ایں ہمہ وہ متاعِ حیات تھا
اس میں میری نمود کی رنگینیاں بھی تھیں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بے برگ

برسوں پہلے تم کو دیکھا پیار نے لی انگڑائی
تجھ کو پا لینے کی حسرت ، دل میں جوت جگائی

دل میں اپنی مورت رکھ کر ، وصل کی آس جگا کر
خاموشی کی سونپ ریاضت تو واپس نہ آئی

ایک زمانہ بیت گیا تیری یاد کی آگ میں جلتے
لیکن پیار کی بارش سے نہ تو نے آگ بجھائی

پھر اک دن تو سامنے آئی سیکڑوں بار ملے ہم
لیکن میرے من کی بات بھی ہونٹوں پر نہ آئی

www.khrooj.com

میرے دل کی لاکھوں باتیں دفن رہیں سینے میں
آخر میرے پیار کی تو نے کی ہمت افزائی

دل کی بات زباں پر آئی وہ بھی ٹوٹی پھوٹی
پندرہ برس کی تڑپ تمہارے سامنے تڑپ نہ پائی

لیکن اس کے بعد تو تیری یاد رہی تڑپاتی
تو ماحول کے ڈر سے میرا پیار سمجھ نہ پائی

میں برسوں سے ترس رہا ہوں ، خالی ہاتھ کھڑا ہوں
تو تو چین سے ہر شب سوئی مجھ کو نیند نہ آئی

پیار ہے ایسا پودا جس کے پھول ہیں اور نہ پتے
جعفرؔ نے تو کانٹوں پر ہے ساری عمر بتائی

☆☆☆

www.khrooj.com

قناعت

31:5:84

خبر کیا تھی کہ ہوتی ہیں نگاہوں میں بھی زنجیریں
گرفتارِ محبت کر لیا کرتی ہیں تصویریں

نگاہوں سے نگاہیں چار کر کے دل چراتے ہیں
حسینوں کو سکھا دی ہیں نہ جانے کس نے تدبیریں

مجھے تڑپا کے ہمدم کو نہ جانے کیا مزا آیا
کہ مجھ سے چھین لی ہیں خود میرے خوابوں کی تعبیریں

محبت دے کے دل کو یوں اداسی سونپ دی مجھ کو
کہ ساری رات آنکھوں میں ہیں رہتی ان کی تصویریں

www.khrooi.com

میرے ہمدم تیری الفت ہے میرا اصل سرمایا
نہیں بڑھ کر محبت سے یہ دولت اور یہ جاگیریں

یہ دنیا اتنی ظالم ہے کبھی ملنے نہیں دیتی
کئی رانجھے تڑپتے ہیں ، ترستی ہیں کئی ہیریں

میرے محبوب کیا کم ہے کہ دو دل پیار کرتے ہیں
کہ اک دوجے کی الفت کا سدا اقرار کرتے ہیں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

بدگمانی

6:5:96

آدمی جب کبھی حالات سے اکتاتا ہے
لاکھوں انجان سی گلیوں میں بھٹک جاتا ہے
لمحہ بھر کو نہ کہیں دل کو قرار آتا ہے
لمحہ لمحہ اسے اک درد سا تڑپاتا ہے

دل ہے گھٹتا کسی محبوس پرندے کی طرح
سرکشی ذہن میں پلتی ہے درندے کی طرح

لاکھوں خالق کے گلے جی میں امنڈ آتے ہیں
اعتبار اس کی کرم خیزی سے اُٹھ جاتے ہیں
من میں گستاخ خیالات ہی چِلاّتے ہیں
بن کے آسیب کئی وہم جگر کھاتے ہیں

www.khrooi.com

www.khrooi.com

دل کبھی بیٹھتا ہے رکتا ہے پھر چلتا ہے
موم بتی کی طرح قلب و جگر جلتا ہے

☆

☆☆☆

قطعہ

ہے فیصلہ میری عبرت تلاش نظروں کا
جہاں بھی حسن ہو درس آفرین ہوتا ہے
یہ زلف یار کے ہر بال نے کہا مجھ سے
ہو اتفاق جہاں بھی حسین ہوتا ہے

www.khrooj.com

ہار جیت

اب میں ہاروں یا تو ہارے لازم ہے جیت خدا کی ہو

اس دنیا کے ہر گوشے میں اک جنگ مسلسل جاری ہے
انسان سے انساں لڑتا ہے وحشت سی جہاں پر طاری ہے

کھانے میں کمانے پر جھگڑے قانونی جنگ عدالت میں
آپس میں جنگ وکیلوں کی اک جنگ ہے کذب و صداقت میں

اک جنگ ہے جج کے اندر میں ، جاری ہے نفس و ضمیر کی جنگ
رشوت کے سفارش کے نیزے ، تخریب کی اور تعمیر کی جنگ

www.khrooj.com

دنیا برباد نہ ہو جائے ، اخلاق تباہ نہ ہو جائے
انسان فنا نہ ہو جائے ، جینا بھی گناہ نہ ہو جائے

ہر مسجد میں ہر مندر میں لازم ہے جیت خدا کی ہو
ہر ڈیرے پر ہر اک گھر میں لازم ہے جیت خدا کی ہو

ہر خشکی اور سمندر میں لازم ہے جیت خدا کی ہو
ہر باہر میں ہر اندر میں لازم ہے جیت خدا کی ہو

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

شاہکار

آگ سے حدت تو کندن سے چمک
پھول سے اجلی نزاکت مانگ لی
شام کی سرخی سحر کے نور میں
مختلط کر کے صباحت مانگ لی
موجہء کوثر سے از راہِ فشار
عطر آمیزہ حلاوت مانگ لی
تیرے عارض کیلئے فنکار نے
جلوۂ سینا سے فطرت مانگ لی

کیا نہیں تیرے حسیں رخسار میں
خود مصور گم ہے اس شہکار میں

سزائے موت

تنگ و تاریک سی یہ کوٹھڑی وحشت خوردہ
جس کی خاموشی پہ اک موت کا سکتہ طاری
اور یہ لوہے کی سلاخوں کی ہیں وحشی باڑیں
جیسے پنجے کسی ظالم کے، کرم سے عاری

ان سلاخوں کے بہت پیچھے پریشاں چہرہ
موت کی زردی ہے اس رخ کا لہو چوس رہی
اس کی آنکھوں میں ہے ویرانی سدا خیمہ زن
جیسے یہ آنکھیں ہیں مدت ہی سے مایوس رہی

www.khrooi.com

بال بکھرائے جواں رخ پہ ضعیفی کی نمود
سانس لیتا ہے تو بس قلب کی گہرائی سے
اور یہ چلتے ہوئے سفاک سے بوٹوں کی صدا
دل دھڑکتا ہے اسی چال کی بے جائی سے

میں نے جیلر سے یہ پوچھا کہ بتا کون ہے یہ
ہنس کے بولا کہ یہ مجرم بھی ہے دیوانہ ہے
آخری رات کا مہمان ہے اس جیل میں یہ
شب گئے اس نے تو پھانسی پہ لٹک جانا ہے

در پہ اک بوڑھی سی عورت ہے سلاخیں تھامے
ملنے آئی ہے کہ یہ اس کا جوان بیٹا ہے
مردنی چہرے پہ ، مجبور سے ہونٹوں پہ دعا
سامنے فرش پہ وہ شخص پڑا لیٹا ہے

www.khrooj.com

اپنے میلے سے دوپٹے میں ہزاروں آنسو
جذب کر لیتی ہے ، رونے کی ابھی حسرت ہے
ہونٹ خاموش ہیں بیٹے کو تکے جاتی ہے
ماں کی ممتا بھی ہے مجبور ، یہی الفت ہے

کتنی مایوسی سے تکتی ہے یہ جیلر کی طرف
جیسے کہتی ہو میرے لعل سے ملنے دے مجھے
انگلیاں پھیروں میں بیٹے کی حسیں زلفوں میں
میری یہ بوڑھی تمنائیں دعا دیں گی تجھے

رحم کس بات پہ جیلر کو نہ جانے آیا
مسکراتے ہوئے اس جیل کا در کھول دیا
جاؤ تم مل لو ابھی اپنے جوان بیٹے سے
اس نے کچھ ترش سے لہجے میں یہ بڑھیا سے کہا

www.khrooj.com

اندر آئی جو ضعیفہ تو عجب عالم تھا
ماں کی ممتا کو تو پھر ضبط کی طاقت نہ رہی
دیکھتا رہ گیا سرہانے کھڑی مادر کو
اتنا مایوس تھا وہ اٹھنے کی سکت نہ رہی

دھیمی آواز میں پھر اس نے کہا اے اماں
اس سے پہلے کہ زمانے سے گزر بھی جاؤں
اتنا جی بھر کے مجھے دیکھ کہ حسرت نہ رہے
اس سے پہلے کہ سر دار میں مر بھی جاؤں

اس سے پہلے کہ یہ آنکھیں میری پتھرا جائیں
اور میرے سوکھے ہوئے ہونٹوں میں حرکت نہ رہے
میرا یہ جلتا ہوا جسم ٹھٹھر بھی جائے
میری اس ریشمی گردن میں نفاست نہ رہے

www.khrooj.com

اس سے پہلے کہ میری لاش لٹک بھی جائے
تختۂ دار سے یوں مجھ کو گرایا جائے
سخت پھندوں میں میرا منکا ڈھلک بھی جائے
سامنے لوگوں کے پھانسی پہ چڑھایا جائے

اس سے پہلے کہ میرا دنیا سے رشتہ ٹوٹے
میرے دل میں تو فقط ایک ہی یہ حسرت ہے
بوڑھے قدموں میں جھکانے دے مجھے سر اپنا
لوگ کہتے ہیں کہ ان قدموں میں بھی جنت ہے

میرا بچپن تیری آغوش میں ہنستے بیتا
میرا بچپن ذرا اب یاد دلا دے مجھ کو
موت سے قبل مجھے کچھ تو سکوں مل جائے
پھر تو بچپن کی وہی لوری سنا دے مجھ کو

www.khrooj.com

جس میں راحت تھی ، سکوں بخش تحفظ کا خیال
جس میں ممتا کی دعاؤں کی مہک رہتی تھی
جس کے ہر لفظ پہ انجانا سکوں ملتا تھا
جس کو سننے کی میرے دل میں ہمک رہتی تھی

آج اک بار یہ کہہ دو کہ اے چندا بیٹا
سو جا سو جا میری آنکھوں کے ستارے سو جا
تجھ کو میں پلکوں کے پلنے میں سلاؤں ہر دم
میٹھی سی نیند ، میرے دل کے سہارے سو جا

ماں کی ممتا ہے کہ خاموش نہیں رہ سکتی
گنگناتی ہے پہ آواز لرز جاتی ہے
لفظ رک رک کے زباں سے جو ادا ہوتے ہیں
اشک گرتے ہیں تو آواز بھرا آتی ہے

www.khrooi.com

بیٹے کی زندگی باقی ہے کئی لمحوں تک
اور یہ ممتا ہے کہ لوری کی صدا دیتی ہے
انگلیاں پھیر کے بیٹے کی حسیں زلفوں میں
دل بھر آتا ہے تو سینے سے لگا لیتی ہے

میں نے جیلر سے کہا آؤ کہیں دور چلیں
عین ممکن ہے قیامت نہ ابھی آ جائے
بوڑھی ماؤں کی دعاؤں کا اثر ہوتا ہے
عین ممکن ہے کہ ہم سب کو زمیں کھا جائے

میرا بس چلتا تو دنیا میں ابھی اے جعفرؔ
ایسے قانونِ عدالت کو فنا کر دیتا
موت کے منہ سے میں ماؤں کے جواں بیٹوں کو
چھین لیتا اور انہیں وقفِ بقا کر دیتا

☆☆☆

www.khrooj.com

سمّیت

اس قدر زہر مصائب ہے بھرا نس نس میں
نام امرت کا بھی لیتا ہوں تو جل جاتا ہوں

کوئی خوشیوں سے یہ کہہ دے نہ میرے پاس آئیں
میں مسرت کی حرارت سے پگھل جاؤں گا

میں ہوں اک آگ ، حیات اس کی ہے جلتے رہنا
موت ہے بجھنا میں جل جل کے جیا کرتا ہوں

مجھ پہ خوشیوں کی یہ شبنم بھی نچھاور نہ کرو
میں تو شعلوں میں سدا سانس لیا کرتا ہوں

www.khrooj.com

بحر آلام میں تم غرق سمجھتے ہو مجھے
میں تو اس بحر میں مچھلی کی طرح رہتا ہوں

لمحہ بھر اس سے میں نکلوں تو بھی مر سکتا ہوں
زندگی درد و مصائب ہی کو میں کہتا ہوں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

شُکریہ

4:2:79

ہونٹ مصروف عطر باری ہیں
آنکھیں مشغول گل نگاری ہیں

دھڑکنیں محو اپنی گنتی میں
انگلیاں ماحصل فشاری ہیں

ذہن کے مطلعِ تقدس پر
عالم کیف و رنگ طاری ہیں

دل میں اک پھلجڑی سلگتی ہے
جدتیں وقف لالہ کاری ہیں

www.khrooj.com

فکر نے خلد کے دریچوں میں
جا کے چند ساعتیں گزاری ہیں

میٹھے الفاظ کے جھروکوں سے
آنکھیں حوروں نے چھپ کے ماری ہیں

اور تخئیل کی دیکھ کر چستی
بجلیاں مرحبا پکاری ہیں

خامہ رطب اللساں کتابت میں
پھول الفاظ کے بہاری ہیں

اس قدر اہتمام سا کیوں ہے
چشمے عسل و لبن کے جاری ہیں

www.khrooj.com

سب سے کہتی ہے یہ خودی بڑھ کر
اب یہی کوششیں ہماری ہیں

ہے خدائی سے شکریہ کہنا
لفظ رحم و عطا سے عاری ہیں

ساتھ دیتے نہیں زبان و بیاں
ہاں یہی وجہ شرمساری ہیں

کیسے اظہار ہو تشکر کا
شکریے وقف انکساری ہیں

جعفرؔ اتنی سی تہنیت کر دے
شکریے سے بھی معذرت کر دے

☆☆☆

www.khrooj.com

امیدِ سحر

تو میرے ساتھ چل اگر سحر کا انتظار ہے
اے دوست انتظار کر مجھے بھی انتظار ہے

کیوں آرزو ہے موت کی نظر یہ کیوں اداس ہے
تو زندگی کو چھوڑتا ہے موت کس کو راس ہے
نہ مانگ موت بے خبر کہ زندگی کی آس ہے
یہ تیرگیءِ شب تو پیش خیمہءِ نہار ہے

یہ منزلیں ہیں پر خطر یہ غم کی شب طویل ہے
یہ راستہ کٹھن ہے اور عزم بھی کفیل ہے
اندھیری شب تو راہ میں بھٹکنے کی دلیل ہے
اور ظلمتوں کے دبدبے کا روشنی شکار ہے

www.khrooj.com

کیوں رک گیا ہے یہ سفر پکڑ کے ہاتھ چلتا رہ
یہ میری بات سنتا جا اور اپنے دل کی بات کہہ
تو یہ طمانچہ ہائے غم قبول کر خوشی سے سہہ
تیرے لئے اے ہمسفر قنوطیت تو عار ہے

زمیں پہ بیٹھتا ہے کیوں تھکن کا تجھ پہ ہے اثر
یہ ہے تقاضہ وقت کا کہ بیٹھنا ہے پر خطر
چمک رہی ہیں بجلیاں سحر ہے اب قریب تر
قدم بڑھا قدم بڑھا جو روشنی سے پیار ہے

یہ ریگ زار پر خطر یہ آندھیاں چنگھاڑتی
فلک پہ اس سیاہ گھٹا میں اک چڑیل دھاڑتی
ہوا کی وحشی بد روحیں قدم قدم اکھاڑتی
یہ رات اک مہیب رات زندگی پہ بار ہے

www.khrooj.com

ہے دل تمہارا ڈوبتا قدم ہیں لڑکھڑا رہے
رگوں میں جم چکا ہے خوں ہیں پاؤں ڈگمگا رہے
مگر ہزاروں وسوسے ہیں قلب کو جلا رہے
یہ جان لے خزاں کے بعد موسمِ بہار ہے

یہ کیسا خوفِ تیرگی ، ہے رنگ تیرا زرد کیوں
ہے کیوں نظر میں یاسیت ہے جذبِ شوق سرد کیوں
ہے نا امید بیٹھتا بسا کے دل میں درد کیوں
کمر کو کس کے باندھ لے یہ سخت راہ گذار ہے

وہ دیکھ اُفق مشرقی سے صبح کی نمود ہے
تو دیکھ خوفِ صبح سے یہ روئے شب کبود ہے
شب فراق ختم ، صبح وصل کا وجود ہے
تو نا امید ہو نہ گر یہ رات تیرہ تار ہے

www.khrooj.com

یہ رات رات کتنے تک رہے گی افق دہر پر
رکھے گی قبضہ کتنے تک یہ روشنی کے شہر پر
جمے گی برف کتنے تک حقیقتوں کی نہر پر
چمک کے دن چڑھے گا اب فضائے آشکار ہے

تو بھی ندھڑک چلتا جا قریب تر ہے روشنی
اور یہ دھندلکے جب مٹے کرے گی رقص زندگی
وہ مہر جام دہر میں انڈیل دے گا ہر خوشی
کہ شب کے بعد دن چڑھے یہ امر کردگار ہے

تو اے دل الم نشاں غموں سے اب نہ تھک کے گر
تو دم نہ توڑ شب گئے نہ رہ میں تو ٹھٹھک کے گر
نہ موند اپنی چشم غم اور تو نہ یوں دھڑک کے گر
اے جعفرؔ اس سحر کو دیکھو اس افق کے پار ہے

☆☆☆

www.khrooj.com

گوسفند

میرا دنبہ میرا حسیں دنبہ
کتنا معصوم کتنا سادہ ہے
مجھ کو بھی اس سے پیار ہے لیکن
مجھ سے الفت میں یہ زیادہ ہے

سوچتا ہوں کہ یہ جو حیواں ہے
کتنا صابر ہے حلم کا پیکر
ہے یہ مالک کی مرضی پہ راضی
پھر بھی رہتا ہے شکر کا مصدر

www.khrooj.com

اس کے بالوں کو کاٹا جاتا ہے
بھوک اور پیاس یہ نبھاتا ہے
پھر بھی کرتا نہیں کبھی شکوہ
صبر کی انتہا دکھاتا ہے

دھوپ میں باندھ دو یا سردی میں
پر سکوں ہو کے بیٹھ جاتا ہے
خاک پر بیٹھتا ہے سوتا ہے
زہد کی رمز بھی بتاتا ہے

ہر درندہ دُکھ اس کو پہنچائے
اور ہے مالک بھی خون کا پیاسا
سب ہیں دشمن ، پہ یہ سبھی کا دوست
زندگی اس کی ہے گلاب آسا

www.khrooj.com

کتنی معصومیت سے یہ ہردم
اپنے مالک کے پیچھے آتا ہے
پھر یہ مالک بھی ہاتھ سے خنجر
اس کے حلقوم پر چلاتا ہے

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

غروبِ آفتاب

23:10:79

دور اک سرمئی پہاڑی کے
نیلگوں اور کثیف آنچل میں

اپنی دن بھر کی حسرتیں لے کر
میرے اس بے قرار جیون کا

خون چہرے پہ مل کے حسرت سے
اپنی خونی شفق میں تر ہو کر

ایک خونی کفن میں کاندھے پر
لے کے غربت زدہ جنازہ سا

www.khrooj.com

نا امیدی کی راکھ ماتھے پر
کتنی تازہ ترین قبروں کی

یاد کو دفن کر کے سینے میں
کتنے ہاتھوں کی سرخیاں یونہی

ذہن کے مضطرب سلاسل میں
قید کر کے بڑی خموشی سے

آج سورج نے منہ چھپایا ہے
دور اک سرمئی پہاڑی کے
نیلگوں اور کثیف آنچل میں

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

اِحساسِ غم

27:10:79

چاندنی رات اور گرد آلود عالم کی فضا
دھول کی زد میں ہے چرخِ رُو سیاہ نیلی خیام

ایک شجری سا عقیق بے ضیا بے نور چاند
ذہن عاشق کی طرح ہر سو پریشاں سے شجر

خاک پر شجروں کے سائے دور تک یہ محو خواب
ہر شجر ہر سائے پر آویزاں ہیں داغِ برص

جھینگروں کی ایک آسیبی سی چک چک کی صدا
اور مہیب آندھی کا پیہم خشک پتوں سے گزر

www.khrooi.com

ان میں اک چمگادڑوں کے پھڑپھڑانے کی ادا
چشم ظالم کی طرح بے اشک چشم کور چشم

بے ستارہ آسماں اور کہر خوردہ کہکشاں
دھندلی آسیبی فضا ہے از زمیں تا آسماں

چرخ پر اڑتے ہوئے وہ ابر پارے ہر طرف
جس طرح مفلس کی عزت کی کچیلی دھجیاں

گرد میں ڈوبا ہوا افسردہ روئے ماہ تاب
جیسے منہ دیہات کے بچوں کا اَن دھویا ہوا

شہر کی گلیوں میں ان روتے ہوئے کتوں کا خوف
رات کی پیہم خموشی کا جگر کرتا ہے چاک

www.khrooj.com

دن کی ساری رونقوں کا شب کے گورستان میں
لے رہا ہے کون فطرت سے نہ جانے انتقام

☆

———☆☆☆———

www.khrooj.com

مرگِ ناگہاں

ٹیلی فون انڈیکس 80

www.khrooj.com

فکر اور اندیشۂ سود و زیاں
اک حسیں چہرے پہ چیچک کے نشاں

زندگی ہے زندگی کا ناگ ہے
زندگی پانی میں زندہ آگ ہے

زندگی کا ہر فسانہ زندگی
جانے والوں کا نہ آنا زندگی

دل جواں ہو تو جواں ہے زندگی
ورنہ مرگ ناگہاں ہے زندگی

زندگی ہے اک پریشاں داستاں
زندگی کوئی یہاں ، کوئی وہاں

مفلسی میں بھی گزر کرتی ہے یہ
تخت پر بھی سسکیاں بھرتی ہے یہ

زندگی سہمی ہوئی دلہن بھی ہے
زندگی بے نام سا مدفن بھی ہے

موجہءِ آبِ رواں ہے زندگی
زندگی کے درمیاں ہے زندگی

www.khrooj.com

لاکھ عوالم سے گزر کرتی ہے یہ
زندہ رہنے کیلئے مرتی ہے یہ

زندگی گل میں مثال رنگ و بو
جیسے فن میں صاحب فن کا لہو

ہے مجھے اک سانس نے گل کر دیا
تھا میں طوفانوں میں بھی جلتا رہا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

درد

29:10:82

کونین کے انفاس میں آلام کی بو ہے
اک درد کا آفاق کی رگ میں لہو ہے

معمورہءِ عالم بھی ہے اس درد سے معمور
یہ درد کہیں ظلمت و یہ درد کہیں نور

ہر درد کا خاصہ ہے مٹا دیتا ہے خواہش
اذہان کو چھو لے تو بھلا دیتا ہے خواہش

کل خواہشیں بہہ جاتی ہیں اس درد کی رو میں
ارمان تڑپ جاتے ہیں اس دیپ کی لو میں

www.khrooj.com

جب جسم میں دردوں کی لچک جاتی ہے صمصام
جسمانی سبھی خواہشیں کٹتی ہیں سرِ عام

انسان کے کل درد ہیں دو قسموں پہ تقسیم
جسمانی ہے اک درد تو ہے جسم میں تسمیم

چھو جائے جو سر درد تو بے لطف ہے جینا
لذات سے لذت کہاں ، الماس کا پینا

مرغوب غذاؤں کی بھی لذت نہیں رہتی
پینے کی کسی شئے میں حلاوت نہیں رہتی

ہو جاتی ہے مصلوب ہر اک خواہش محروم
لذات کی تحصیل بھی راحت سے ہی معلوم

www.khrooj.com

کیا اکل ہے کیا شرب ہے ہر شے ہے فراموش
ہو جاتے ہیں لذات سے بیگانہ لب و گوش

اور اس سے بڑا درد ہے تو روح کا غم ہے
یہ نفس کی خواہش کیلیئے ساغر سم ہے

روحانی اذیت میں تو کچھ ہو نہیں سکتا
رونا بھی اگر چاہے بشر رو نہیں سکتا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

شرابِ طہور

دے مجھے بادۂ گل رنگ کا جام اے ساقی
جس سے حاصل ہو مجھے ہوشِ دوام اے ساقی

جس کی شورش میں ہو اک موجِ طرب کیفِ خودی
جس کی ہر بوند ہے توحید کا نام اے ساقی

جس کی سرخی سے کریں حوریں اخذ غازۂ رخ
جاویداں جس سے معطر ہوں مشام اے ساقی

جس کی لذت سے بھی کوثر ہو سرِ خلد خجل
جس کی نکہت سے ہو جنت کا مقام اے ساقی

www.khrooj.com

جس کے آنے سے مسرت کی صبح ہو جائے
جس کے پینے سے کٹے رنج کی شام اے ساقی

جس کی تنویر سے مہتاب بھی شرمندہ ہو
جس کا پرتو ہی بنے ماہِ تمام اے ساقی

جس کی جنبش میں ہو حوروں کا تبسم پنہاں
جس کی لغزش میں ہو کوثر کا خرام اے ساقی

جس کی پاکیزگی کی رب نے قسم کھائی ہو
جس کی تقدیس پہ واجب ہو سلام اے ساقی

جس کی قل قل کی صدا میں ہو غریو مستی
جس کے بر دوش ہو فطرت کا نظام اے ساقی

www.khrooj.com

میں ہوں میخوار کہن جعفرؑ مستانۂِ حق
مئے سے پرہیز سمجھتا ہوں حرام اے ساقی

☆

☆☆☆

www.khrooj.com

میرے بعد

تیری ان آنکھوں میں کاجل جب بھی سجے گا میرے بعد
ہر آنسو کے ساتھ یہ کاجل مل کے بہے گا میرے بعد

اپنی ان زلفوں کی ساری شامیں میرے نام کرو
ان زلفوں پر شوخ کویتا کون لکھے گا میرے بعد

اپنا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو گیت ملن کے گانے دو
کون یہ گیت تمہارے آگے گا کے ہنسے گا میرے بعد

اپنے قدموں کی ہر آہٹ میری سماعت کو دے دو
ورنہ ان قدموں کی چاپیں کون سنے گا میرے بعد

www.khrooj.com

پیار کی جن پاکیزہ راہوں پر ہم مل کر چلتے ہیں
اس راہ پر تیرا ہاتھ پکڑ کر کون چلے گا میرے بعد

ان غنچہ پرور ہونٹوں کے سارے تبسم دو مجھ کو
اس شوخی کے ساتھ یہ غنچہ پھر نہ کھلے گا میرے بعد

میرے لئے جس آئینے میں خود کو سنوارا کرتے ہو
وہ بھی نہ تجھ کو روز سنورتا دیکھ سکے گا میرے بعد

میرے سامنے ان ہونٹوں کی سب مسکانیں بکھرا دو
نقرئی قہقہوں کا ہر گھنگھرو پھر نہ بجے گا میرے بعد

مست جوانی کا ساون یوں بیت نہ جائے شرماتے
جعفرؔ کون ان بھیگی رُتوں کی قدر کرے گا میرے بعد
☆

☆☆☆

www.khrooj.com

یاهوالوهاب الخبیر العلیم

یا مولا کریم عجل الله فرجك و صلوات الله علیك

القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کی مطبوعات

تالیفات وتصنیفات

السیّد مخدوم محمدؐ جعفرؒ الزمان نقوی البخاری

(1) انتصارِ مظلوم [اردو مسدس نظمیں]

(2) عرفانِ حجتؑ

شہنشاہ معظم کے اسم حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات

(3) کنٹھا المعروف قلندر نامہ [فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]

(4) عصمت السیدات علیٰ غیرالسادات

سیدزادی کا کسی غیر سید سے عقد ہر گز جائز نہیں ہے،

اس کے متعلق ناقابل تردید دلائل، ثبوت اور حقائق

(5) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ اصلاحی نظمیں]

(6) طریق المنتظرین

حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب

(7) دعائے تعجیل فرج

(8) امتیاز العالین عن انواع العالمین

(9) معدن العصمت فی سیرت ام القائم الحجۃ صلواۃ اللہ علیہا

(10) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیات

www.khrooj.com

(11) افکارالمنتظرین [غوامض اِلٰہیات پرخطبات]

(12) The Last Reformer of the World

دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور

(13) باادب بامراد

(14) عرفانیے [مدحیہ اردونظموں قطعات ورباعیات کا مجموعہ]

(15) شرح دعائے عہد

(16) انتصارِ ولایت عصر

کربلا نے ہمیں انصار سازی کا کیا درس دیا ہے؟

(17) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلومین پانچ جلدیں، اُردو، سرائیکی

محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک جغرافیہ، ایک روضہ نگاری

جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کردیں

(18) اسماء القائمؑ 4 جلدیں

امامؑ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء مبارکہ پر خطبات

(19) دین نصرت

(20) مصباحِ شیعت [شیعیت کے اصول وفروع پر جامع کتاب]

(21) وحدانیت مطلقہ

[امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں مولا امیرؑ المومنین کے چالیس فرامین]

(22) کرچیاں [اردو قطعات، رباعیات، سلام]

www.khrooi.com

(23) کشکول

السید محمد باقر الزمان نقوی المعروف ببلہ سائیں کا سرائیکی مجموعہ کلام

(24) کاروانِ ادعیہ

بارگاہِ امام عصرؑ میں استغاثے اور دعاؤں کا سرائیکی مجموعہ

(25) موعود الرسلؑ دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور

(26) محسنین اسلام عقد محسنہ اسلام صلوات اللہ علیہا کے موضوع پر جامع کتاب

(27) داغ ماتم فن نوحہ نگاری (4 جلدیں)

(28) عرفانِ امامت

(29) ہیلاں (سرائیکی مسدس)

(30) صحیفہ نصرت (اردو مسدس نظمیں)

(31) کنوزِ قصائد (قصائد پاک و عارفانہ کلام)

(32) زر پارے (اقوال و آرٹیکلز)

(33) آہیں (غزلیات)

(34) دہکتے احساس (اردو نظمیں)

(35) گوہر روحانیات (روحانیت پہ مبنی لیکچرز)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمؑ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ اَجمَعِین

www.khrooj.com

مصنف ادیم نقوی

(31) محسن عالم

(32) اہل البیتؑ

(33) خونِ ناحق

(34) مشعلِ نور

(35) ہل من ناصر ینصرنا

(36) جاہلیت کی موت

(37) مدح اولیاء

(38) راہِ ارم

(39) مجالس الصادقین

(40) الحسینؑ والبکاء

www.khrooj.com

مصنف ابوالفارق واسطی

(41) تعلیم الاسلام

(42) جامع الانوار

(43) انوارالایقان

مصنف ابومنصور

(44) القرآن .... مترجم

(45) تعلیم بذریعہ ادعیاء معصومینؑ

(46) عرفان

(47) حقائق و اسرار

(48) دعائے ابوحمزہ ثمالی

(49) امت منقاد

(50) جادہ منزل

(51) نشانِ منزل

(52) ''سرِ خودی'' (علامہ اقبال کے اشعار کی تشریح)

مصنف شبیر بلگرامی

(53) سورۃ فجر اور کربلا

(54) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے متعلق غیر مسلم مشاہیر کی آراء

(55) غم حسینؑ اور تزکیہ نفس

(56) مکتوب غم

(57) Grief Purifies The Self

(58) Beacon Light

(ادیم نقوی کی الہامی نظم ''مشعل نور'' کا انگریزی ترجمہ)

(59) Glories of Belief

(ادیم نقوی کی معرکتہ الآراء کتاب ''انوار ایقان'' کا انگریزی ترجمہ)

(60) The First Word of Islam

(ادیم نقوی کی کتاب ''اسلام کا پہلا کلمہ'')

www.khrooj.com

مصنفہ عذرا مسعود

(61) رموز

مصنف حکیم سید محمود گیلانی

(62) ایلی علیہ السلام

مترجم لیفٹیننٹ کرنل (ر) مظفر علی ہمدانی

(63) ''پھر حضرت علی آئے'' یہ ترجمہ ہے ڈی۔ایف۔کراکا کی کتاب Then Came Hazrat Ali کے دو ابواب 19،21 کا ہے اور اسی مصنف کے ایک مضمون کا بھی جو بمبئی کے انگریزی جریدے ''کرنٹ'' 23 ستمبر 1976ء کی اشاعت میں ''علی عظیم کے روضہ نجف میں آج بھی معجزے ہوتے ہیں'' کی سرخی کے تحت شائع ہوا

☆

☆☆☆

www.khrooj.com